

عراقی ادبیات

فیضانِ سوہاگنی

www.urdufanz.com

منظہر کلیم

ایک لے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ "فین سوسائٹی" کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس حصے میں کہانی اتہائی تیزی سے اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے اور آپ یقیناً اسے پڑھنے کے لئے بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی پڑھ لیں کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں۔

صوابی سے اشفاق علی یوسف زئی صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں اور آپ کے ناولوں سے ہم قارئین واقعی بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ البتہ ایک بات کی نشاندہی ضروری ہے کہ آپ اپنے ناولوں میں لفظ "بے اختیار" کا بہت استعمال کرتے ہیں۔ جیسے بے اختیار چونک پڑا، بے اختیار اچھل پڑا وغیرہ۔ بے اختیار کا زیادہ استعمال حقیقت کے رنگ کو کمزور کر دیتا ہے۔ اس لئے آپ اس کا استعمال کم سے کم کیا کریں۔"

محترم اشفاق علی یوسف زئی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک لفظ "بے اختیار" کے استعمال کا تعلق ہے تو یہ لفظ مخصوص ذہنی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے جو دانستہ کے متضاد استعمال ہوتا ہے۔ جیسے بے اختیار چونک پڑا سے مطلب ہوتا

ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

منذیاں۔ ایٹ آباد سے سمیع اللہ مروت صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کو دو خطوط پہلے ہی ارسال کر چکا ہوں مگر آپ شاید صرف ان خطوں کے جواب دیتے ہیں جن میں آپ کی تعریف لکھی ہو جبکہ میں اس لئے تعریف نہیں لکھتا کہ آپ مجھے خوشامدی تصور نہ کریں ورنہ آپ کا ذہن ہم سب کے لئے باعث فخر ہے۔ آپ کے ناولوں میں اکثر چھوٹی موٹی غلطیاں ہوتی ہیں لیکن "نائنٹ پلان" میں ایک بڑی غلطی سامنے آئی ہے کہ تنویر ٹیم کے ساتھ شامل ہوتا ہے لیکن پھر اچانک غائب ہو جاتا ہے اور پھر حصہ دوم میں اچانک سامنے آ جاتا ہے۔ یہ غلطی اس لئے بھی بڑی ہے کہ تنویر ہمارا پسندیدہ کردار ہے۔ امید ہے آپ آئندہ اس کا خیال رکھیں گے۔"

محترمہ سمیع اللہ مروت صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ میں پہلے بھی کئی بار لکھ چکا ہوں کہ بے شمار خطوط میں سے صرف ان خطوط کا جواب دیا جاتا ہے جس میں دوسرے قارئین کے لئے دلچسپی کی کوئی بات موجود ہو۔ جہاں تک ناول میں تنویر کے اچانک غائب ہو جانے اور پھر واپس آ جانے کا تعلق ہے تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ تنویر ابتدائی کم گو آواز ہے۔ وہ صرف اس وقت بولتا ہے جب اس کے مزاج کے مطابق یا اس کے مزاج کے خلاف کوئی بات ہوتی ہے اور ناول میں تو صرف بول کر ہی اپنی موجودگی کا اظہار ہو سکتا ہے۔ اس لئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب وہ طویل وقفے تک نہیں بولتا تو قارئین بھی سمجھتے ہی

ہے کہ وہ دانستہ نہیں چونکا اور جہاں اس ذہنی کیفیت کا اظہار مقصود ہو وہاں اس کا لکھنا ضروری ہو جاتا ہے ورنہ قارئین الجھ بھی سکتے ہیں۔ البتہ میں یہ کوشش ضرور کروں گا کہ اس کا غیر ضروری استعمال نہ ہو۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

گجرات سے اصباح سحر صاحبہ اور ارم راٹھور صاحبہ لکھتی ہیں۔ "آپ کے ناول "ریڈ آرمی" اور "ریڈ آرمی نیٹ ورک" بے حد جاندار ناول ہیں البتہ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ جن لیڈی کرداروں کو ایک بار پیش کرتے ہیں دوبارہ وہ سامنے نہیں آتے جیسے "بلیک پاگوس" کی جاشی، "چیف لیجنٹ" کی میری، "پاور لیجنٹ" کی مارسیلا اور "بلیک ہلز" کی مریم۔ یہ تو صرف چند مثالیں ہیں اور بھی بہت ہیں۔ امید ہے آپ انہیں مستقل کرداروں کی حیثیت ضرور دیں گے۔"

محترمہ اصباح سحر صاحبہ اور ارم راٹھور صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے طویل خط میں جس خلوص کا اظہار کیا ہے۔ میں اس کے لئے آپ کا ممنون ہوں۔ جہاں تک لیڈی کرداروں کی واپسی اور انہیں مستقل حیثیت دینے کا تعلق ہے تو اگر ایسا ہو جائے تو پھر یقیناً لیڈیز پاکیٹیا سیکرٹ سروس علیحدہ تیار ہو جائے گی اور ظاہر ہے پھر عمران اور اس کے ساتھی اس میں شامل نہ ہو سکیں گے جن کی خاطر آپ ان لیڈی کرداروں کو مستقل حیثیت دینا چاہتی ہیں۔ اس لئے فی الحال جو لیا اور صالحہ تک ہی اکتفا کریں تو بہتر

کہ وہ غائب ہو گیا ہے البتہ بعض اوقات جب ٹیم کے نام سامنے آتے ہیں تو کمپیوٹر آپریٹر صاحب اکثر ایک آدھ نام غائب کر جاتے ہیں اس لئے بعض اوقات ایسی غلطیاں بن جاتی ہیں۔ بہر حال آپ کا شکریہ کہ آپ نے اس طرف توجہ دلائی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کر لچی لالو کھیت سے کامران سلیم لکھتے ہیں۔ " میں آپ کے ناولوں کا دیوانہ قاری ہوں۔ میں نے آپ کے تمام ناول نجانے کتنی بار پڑھ لئے ہیں اور ہر آنے والے ناول کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ " محترم کامران سلیم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کا یہ خط میں نے اس لئے شائع کر دیا ہے کہ آپ نے اس میں "دیوانہ قاری" کی نئی اصطلاح متعارف کرائی ہے جو میرے لئے یقیناً اعزاز کا باعث ہے اور میں اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں جس نے اپنی رحمت سے مجھے آپ جیسے "دیوانہ قاری" بخشے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام
مظہر کلیم ایم اے

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔
"یہ تھو..... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ کچھ پریشان نظر آ رہے ہیں..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک عجیب انکشاف ہوا ہے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اس قدر اہم ترین بات کو پاکیشیا سیکرٹ مردس سے بھی خفیہ رکھا گیا ہے۔" عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے؟ کوئی خاص بات..... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے ٹائیکر کی کال سے لے کر سرداور سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

اس بات حیرت کی ٹیپ حاصل کر لی ہے جو تار کی سے کنگ رچرڈ کو کی گئی ہے۔ اس ٹیپ سے صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ یہ کال تار کی کے ہوٹل البرٹو سے راسپونڈن نامی کوئی آدمی کر رہا ہے۔ البتہ میں نے اپنے طور پر بھی معلومات حاصل کی ہیں۔ ان نے بھی صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ تار کی میں البرٹو نام کا کوئی ہوٹل موجود نہیں ہے اور نہ ہی وہاں کوئی ایسی پارٹی ہے جس کا نام راسپونڈن ہو اس لئے لامحالہ یہ کوڈ نام ہیں۔ اور..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

لیکن وہ کنگ رچرڈ تو بہر حال اس بارے میں جانتا ہو گا۔ تب ہی تو اس نے بنگلہ کر لی ہے۔ اور..... عمران نے کہا۔

لیس باس۔ میرا خیال ہے لیکن باس اگر اس کنگ رچرڈ کو اغوا کیا گیا تو لازماً اس کی اطلاع تار کی میں اصل پارٹی تک بھی پہنچ جائے گی اور پھر وہ لوگ انڈر گراؤنڈ ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی اور طریقہ اپنائیں۔ اور..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

گڈ۔ تم نے واقعی دور کی سوچی ہے۔ وری گڈ۔ اب یہ بتاؤ کہ جب کنگ رچرڈ یہ معلومات آگے پہنچانے کا تو کیا اس فون نمبر کو نہیں کر سکوئے۔ اور..... عمران نے تحسین آمیز جھجے میں کہا۔

لیس۔ اس کا انتظام میں آسانی سے کر لوں گا اور کنگ رچرڈ کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے گا۔ اور..... ٹائیگر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔ خاص ہے عمران نے اس کی کھل کر تعریف کی تھی۔

اوہ۔ حیرت ہے۔ واقعی یہ بات تو عجیب ہے کہ ہمیں اس ساری اہم ترین کارروائی کی خبر تک نہیں ہو سکی۔ کیا ہم سے خصوصی طور پر اسے چھپایا گیا ہو گا..... بلیک زیرو نے کہا۔

نہیں۔ میرا خیال ہے کہ چونکہ ملری انٹیلی جنس اس میں کامیاب رہی تھی اس لئے ہمیں اطلاع دینے کی ضرورت ہی نہ تھی لیکن اب اچانک ایک سائنس دان کے خلاف گریٹ لینڈ نے کام شروع کیا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ کوئی بھی سرکاری ایجنسی اس انداز میں اپنے مشن کے سلسلے میں معلومات حاصل نہیں کرتی..... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کو اپنی طرف کھسکایا اور پھر اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

ہیلو ہیلو۔ علی عمران کاننگ۔ اور..... عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

ٹائیگر انٹرننگ یو باس۔ اور..... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز

سنائی دی۔

ٹائیگر۔ تار کی والی پارٹی کے بارے میں حتمی معلومات چاہئیں۔ کیا تم وہاں اس کنگ رچرڈ سے تمام معلومات حاصل کر سکتے ہو یا اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس لایا جائے۔ اور..... عمران نے کہا۔

باس میں نے پہلے ہی آپ کو بتایا تھا کہ درمیانی پارٹی اپنے آپ کو مکمل طور پر چھپاتی ہے۔ میں نے کنگ رچرڈ کے ایک آدمی سے

"ایک آدمی تک یہ معلومات پہنچائی جا رہی ہیں کہ رانا ہاؤس کے نیچے جنگی اہلی کاپڑوں کے سلسلے میں خفیہ لیبارٹری ہے جس میں ایک سائنس دان ڈاکٹر نصیب علی کام کر رہے ہیں۔ یہ لیبارٹری انتہائی خفیہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جس آدمی تک یہ معلومات پہنچائی جا رہی ہوں وہ فون کے ذریعے کسی بھی انداز میں کنفرم کرنے کی کوشش کرے تو تم نے اسے کھل کر تو نہیں بتانا لیکن اس تک بہر حال یہ تاثر پہنچ جانا چاہئے کہ واقعی ڈاکٹر نصیب علی یہاں کام کر رہے ہیں جن کا تعلق پہلے گریٹ لینڈ سے تھا اور یہ بھی بتا دوں کہ سرکاری طور پر ڈاکٹر نصیب علی گریٹ لینڈ میں کار کے حادثے میں ہلاک ہو چکے ہیں اور سرکاری طور پر یہاں پاکیشیا میں ان کی باقاعدہ تدفین بھی ہوئی تھی۔ ان سب باتوں کو ذہن میں رکھ کر تم نے جواب دینا ہے۔ بولو کیا ایسا کر لو گے۔" عمران نے کہا۔

"یس باس۔" جوزف نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا جوزف اس مشکل چوٹیشن کو ڈیل کر لے گا۔" بلیک زرو نے کہا۔

"ہاں۔ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ وہ ہم سے زیادہ بہتر انداز میں ڈیلنگ کر لے گا۔ ویسے مجھے امید نہیں ہے کہ کنفرمیشن ہو کیونکہ

"تو پھر یہ انتظامات کر کے اسے بتاؤ کہ ڈاکٹر نصیب علی رانا ہاؤس کے نیچے ایک خفیہ لیبارٹری میں کام کر رہا ہے۔ میری بات سمجھ گئے ہو۔ اور۔" عمران نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ کنگ رچرڈ اس بات کو کنفرم کرنے کی کوشش کرے۔ اور۔" ٹائیگر نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ میں جوزف کو سمجھا دوں گا۔ اور۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ٹھیک ہے میں ابھی جا کر اسے بتا دیتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر اندر وہ پارٹی تک یہ معلومات پہنچا دے گا۔ اور۔" ٹائیگر نے کہا۔

"تم نے وہ نمبر ٹرانسمیٹر کال کے ذریعے مجھے تک پہنچانا ہے۔ اور تم نے ٹرانسمیٹر استعمال کیا ہے۔" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ٹرانسمیٹر پر اپنی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور اسے واپس اس کی جگہ پر رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

"رانا ہاؤس۔" دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جوزف۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔" دوسری طرف سے جوزف کا ہلکا سا ہنستا ہوا آواز سنائی دیا۔

"موجودہ وقت ہو گیا۔"

میں تمہیں بتا دیتا ہوں..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر نصیب علی کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

”مجھے معلوم ہے جتاپ۔ ایسا ہی ہوا تھا..... مائیک نے جواب دیا۔

”اب گریٹ لینڈ کی کوئی پارٹی نئے سرے سے ڈاکٹر نصیب علی کے بارے میں پاکیشیا میں معلومات حاصل کر رہی ہے اور اس کے لئے انہوں نے عام سے مخبری کرنے والے لوگوں کی خدمات حاصل کی ہیں اور براہ راست بات نہیں کی بلکہ تارکی، کی کوئی پارٹی درمیان میں ڈالی ہے..... عمران نے کہا۔

”تو پھر آپ کیا چاہتے ہیں جتاپ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اگر یہ معلومات حکومت گریٹ لینڈ کر رہی ہے تو لازماً لارڈ برنارڈ کے آفس میں اس کی فائل موجود ہوگی۔ میں یہی بات کنفرم کرانا چاہتا ہوں..... عمران نے کہا۔

”آپ ایک گھنٹے بعد مجھے فون کیجئے..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ یہ ایک گھنٹے کے بعد عمران اور بلیک زیرو نے چائے پینے اور ہلکی پھلکی باتیں کرنے میں گزار دیا۔ اس کے بعد عمران نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی کیونکہ اس پر رسیونگ فریکوئنسی عمران نے اپنی ایڈجسٹ کر رکھی تھی اس لئے کال آتے ہی وہ سمجھ گیا

بہر حال یہ سیٹ اپ خفیہ ہے اس لئے ظاہر ہے صرف فون پر تو معلومات حاصل نہیں ہو سکتیں لیکن کچھ کہا بھی نہیں جاسکتا اس لئے میں نے جوزف کو ہدایات دے دی ہیں..... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کچھ دیر خاموش بیٹھا کچھ سوچتا رہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”مڈ نائٹ کلب..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ مائیک سے بات کراؤ..... عمران نے کہا۔

”ہائیں سر۔ ہولڈ آن کریں..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ مائیک بول رہا ہوں..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔

”پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا..... عمران نے کہا۔

”ہائیں پرنس۔ حکم..... دوسری طرف سے سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

”فون محفوظ ہے..... عمران نے کہا۔

”ہائیں سر۔ آپ کا نام سن کر میں نے جینے ہی سے محفوظ کر لیا تھا۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”لارڈ برنارڈ کے آفس سے معلومات حاصل کرنی ہیں۔ تفصیل

آل..... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
"بڑا تیز جا رہا ہے یہ ٹائیگر"..... بلیک زرو نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"آخر کس کا شاگرد ہے؟"..... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے
اسے واقعی ٹائیگر کی اس انداز کی کارکردگی سے بے حد مسرت ہو رہی
ہو۔

"ہاں۔ وہ واقعی اپنے آپ کو آپ کا شاگرد ثابت کر رہا ہے۔ آپ
بھی تو اسی طرح کام کرتے ہیں"..... بلیک زرو نے ہنستے ہوئے کہا
اور عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ لارڈ لاکسن کون ہے؟"..... بلیک زرو نے کہا۔

"میں نے نام ہی اب سنا ہے۔ گریٹ لینڈ میں تو نجانے کتنے لارڈ
سڑکوں پر جو تھیلے بٹھاتے پھر رہے ہوں گے۔ بہر حال مائیک اسے
جانتا ہوگا"..... عمران نے کہا اور پھر سیور اٹھا کر اس نے تیزی سے
نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"مڈ نائٹ کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی
دی۔

"پرنس آف ڈھپ فرام پاکیشیا۔ مائیک سے بات کراؤ"۔ عمران
نے کہا۔

"یس مرس۔ ہولڈ آن کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مائیک بول رہا ہوں پرنس"..... چند لمحوں بعد مائیک کی

کہ کال ٹائیگر کی طرف سے ہوگی۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر
دیا۔

"ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اور"..... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ٹائیگر
کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران اسٹنڈنگ یو۔ اور"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں

کہا۔

"باس۔ کنگ رچرڈ نے معلومات تارکی ٹرانسفر کر دی ہیں۔ میں
نے فون نمبر معلوم کر لیا ہے اور پھر میں نے تارکی سے اس بارے
میں بھی معلومات حاصل کر لی ہیں۔ یہ فون نمبر گرین محل کے پیئمر
ڈیوڈ کا ہے اور باس میں نے تارکی میں ایک پارٹی کے ذمے یہ کام بھی
لگا دیا ہے کہ وہ معلوم کر کے بتائے کہ پاکیشیا سے ملنے والی معلومات
ڈیوڈ نے کہاں ٹرانسفر کی ہیں اور ڈیوڈ کو بہر حال اس بارے میں
معلوم نہ ہو سکے تو ابھی چند لمحے پہلے مجھے اطلاع ملی کہ ڈیوڈ نے کنگ
رچرڈ سے ملنے والی پاکیشیا کے سلسلے میں معلومات گریٹ لینڈ کے
کسی لارڈ لاکسن کو ٹرانسفر کی ہیں۔ اور"..... ٹائیگر نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر تحسین آمیز مسکراہٹ ابھرائی
جبکہ بلیک زرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"کیا یہ بات کنفرم ہے۔ اور"..... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے تم نے واقعی اس بار کام کیا ہے۔ ویل ڈن۔ اور لینڈ

آواز سنائی دی۔

”کیا پورٹ ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”لارڈ برنارڈ کے آفس میں ایسی کوئی فائل موجود نہیں ہے اور نہ ہی ایسا کسی حکم یا پلان کے بارے میں وہاں کوئی جانتا ہے۔“ مائیک نے کہا۔

”اوکے۔ اب یہ بتاؤ کہ لارڈ لاکسن کو جانتے ہو؟“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ اب اصل بات سمجھ گیا ہوں۔“ مائیک نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے؟“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ نے لارڈ لاکسن کا ذکر کیا ہے تو مجھے بھی یہ اطلاع مل چکی ہے کہ لارڈ لاکسن نے لارڈ برنارڈ سے ان کے آفس میں بات چیت کی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اتہائی حیرت انگیز اطلاع یہ ہے کہ لارڈ لاکسن کو اسرائیل نے فین سوسائٹی کا چیئرمین مقرر کر دیا ہے اور فین سوسائٹی کو اوپن کر دیا گیا ہے۔ اب اسے اسرائیل کی سرپرستی حاصل ہو گی اور اب وہ آئندہ گریٹ لینڈ کے مفادات کے خلاف کوئی کام نہیں کرے گی اور اسی بات سے مجھے خیال آیا کہ کہیں یہ معلومات فین سوسائٹی کے لئے حاصل نہ کی جا رہی ہوں۔“ مائیک

نے کہا۔

”لیکن فین سوسائٹی کا اس سے کیا تعلق۔ وہ گریٹ لینڈ کی سرکاری ایجنسی تو نہیں بن سکتی۔ کیا تم لارڈ برنارڈ اور لارڈ لاکسن کے دوران ہونے والی گفتگو کسی طرح معلوم کر سکتے ہو؟“ عمران نے کہا۔

”نہیں جتاب۔ لارڈ برنارڈ اس معاملے میں اتہائی محتاط رہتے ہیں۔“..... مائیک نے کہا۔

”فین سوسائٹی کو اگر اوپن کر دیا گیا ہے تو پھر اس کا ہیڈ کوارٹر بھی اوپن کر دیا گیا ہو گا؟“..... عمران نے کہا۔

”جی نہیں۔ اوپن سے مطلب ہے کہ اب وہ دہشت گرد تنظیم نہیں رہی اور لارڈ برنارڈ کی طرف سے تمام سرکاری ایجنسیوں اور سرکاری اداروں کو ہدایات مل چکی ہیں کہ آئندہ کوئی بھی فین سوسائٹی کے خلاف کسی قسم کا کوئی کام نہیں کرے گا۔“..... مائیک نے جواب دیا۔

”یہ لارڈ لاکسن کہاں رہتا ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”کنگ کالونی میں اس کا پورا محل ہے لارڈ لاکسن مینشن۔“

مائیک نے جواب دیا۔

”اوکے۔ تمہارا بینک اکاؤنٹ وہی پرانا ہی ہے یا کوئی تبدیلی آ گئی ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”وہی پرانا ہے پرنس۔“..... مائیک نے جواب دیا۔

”اوکے۔ گڈ بائی“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے پیڈ اٹھایا اور قلم سے اس پر رقم لکھ کر اس نے بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

”یہ رقم گریٹ لینڈ کے اکاؤنٹ سے مائیک کو بھجوا دینا“۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”آپ کی بات واقعی درست ہے کہ فین سوسائٹی آخر کیوں ڈاکٹر نصیب علی کے بارے میں معلومات حاصل کر رہی ہوگی۔ اس کا کیا تعلق“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ براہ راست لارڈ برنارڈ سے بات کی جائے“۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ کیا وہ کھل کر بتا دیں گے۔ نہیں وہ تو اتہائی با اصول آدمی ہیں“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ارے ہاں۔ اب ہمیں سے بات کی جا سکتی ہے۔ سپیشل ایجنسی کے چیف سے۔ اب تو وہ فین سوسائٹی کے خلاف کام نہیں کر رہے“..... عمران نے کہا۔

”لیکن اسے کیا معلوم کہ یہ معلومات فین سوسائٹی حاصل کر رہی ہے“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”وہ اتہائی گھاگ آدمی ہے۔ لارڈ لاکسن کے بارے میں وہ بہت کچھ جانتا ہوگا۔ تم وہ سرخ ڈائری مجھے دو“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے سرخ ضخیم ڈائری نکال کر

عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور پھر اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

گئے..... آسکر نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ یہ فیبن سوسائٹی کیا کرے گی"..... بلیک نے کہا۔

"گریٹ لینڈ میں یہودیوں کے مفادات کی حفاظت اور پوری دنیا میں یہودی سلطنت کے قیام کے لئے کوششیں اور یہودیوں کے دشمنوں کا پوری دنیا سے خاتمہ"..... آسکر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ کہ سوسائٹی اسرائیل سے مشن لیا کرے گی اور ہم اس مشن کو مکمل کیا کریں گے"..... بلیک نے کہا۔

"ہاں۔ وہاں سے بھی مشن مقرر ہو سکتے ہیں اور ہم بھی اپنے طور پر یہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ لیکن سب سے پہلے ایک ایسا مشن سامنے آیا ہے جسے پورا کرنا ضروری ہے۔ اس کے بعد حکومت گریٹ لینڈ ہم پر مکمل اعتماد کرے گی اور میں نے اسی لئے تمہیں بلایا ہے"..... آسکر نے کہا تو بلیک بے اختیار چونک پڑا۔

"کون سا مشن باس"..... بلیک نے حیران ہو کر پوچھا۔
"ڈاکٹر نصیب علی کو پاکیشیا سے برآمد کرنا ہے"..... آسکر نے کہا۔

"کون ڈاکٹر نصیب علی"..... بلیک نے حیران ہو کر کہا تو آسکر نے اسے بتایا کہ کچھ عرصہ پہلے پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس نے ڈاکٹر نصیب علی کا کارائیکسٹڈنٹ ظاہر کر کے انہیں پاکیشیا منتقل کیا گیا تھا

فیبن سوسائٹی کا چیف آسکر اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو اس نے چونک کر سر اٹھایا۔

"یس کم ان"..... آسکر نے اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور بلیک اندر داخل ہوا۔

"آؤ بلیک میں تمہارا ہی منتظر تھا"..... آسکر نے کہا۔

"یس باس۔ آپ کا پیغام ملتے ہی میں فوراً آگیا ہوں"..... بلیک نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں اطلاع تو مل چکی ہو گی کہ اب فیبن سوسائٹی کو گریٹ لینڈ میں اسرائیل کی نمائندہ سوسائٹی تسلیم کر لیا گیا ہے اور اب نہ ہی فیبن سوسائٹی گریٹ لینڈ کے خلاف کوئی کام کرے گی اور نہ گریٹ لینڈ حکومت اور اس کے ادارے فیبن سوسائٹی کے خلاف کام کریں

”لارڈ لاکسن نے تاریکی کی ایک مڈل پارٹی کے ذریعے پاکیشیا کی کسی مخبری کرنے والی مجنسی سے رابطہ کیا ہے اور پھر وہاں سے اطلاعات مل گئیں اور لارڈ لاکسن نے یہ اطلاعات مجھے بھجوا کر حکم دیا ہے کہ ہم اس مشن پر انتہائی تیز رفتاری سے کام کریں۔ یہ ہمارے لئے ٹیسٹ کیس ہو گا“..... آسکر نے کہا۔

”وہ لازماً کسی سرکاری لیبارٹری میں ہو گا۔ ایک عام مخبری کرنے والی تنظیم کو بھلا کیسے اس خفیہ لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکتی ہیں“..... بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وہ گریٹ لینڈ کی ایک سرکاری مجنسی میں کام کرتا تھا اس لئے اسے ان باتوں کا بخوبی علم تھا۔

”پاکیشیا والوں نے اپنے طور پر تو عقلمندی کی ہے لیکن ان کی یہ عقلمندی ان کے گلے پڑ گئی ہے۔ انہوں نے ایک عام سی عمارت کے نیچے تہہ خانوں میں خفیہ لیبارٹری بنائی ہے اور ڈاکٹر نصیب علی وہاں کام کر رہا ہے۔ اس عمارت کا نام رانا ہاؤس ہے اور یہ پاکیشیا کے دارالحکومت میں رابرٹ روڈ پر واقع ہے“..... آسکر نے کہا تو بلیک کی آنکھیں حیرت سے پھٹ کر محاورہ بن گئیں بلکہ حقیقتاً کانوں تک جا پہنچی تھیں۔

”کیا ہوا۔ یہ تمہاری کیا حالت ہو رہی ہے“..... آسکر نے بلیک کا چہرہ دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”باس۔ کیا آپ نے واقعی رانا ہاؤس اور رابرٹ روڈ ہی کہا ہے۔“

اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری تفصیل بتادی۔

”اس کیس میں فیبن سوسائٹی نے خفیہ طور پر ملٹری انٹیلی جنس کی مدد کی تھی اور اب ہم نے گریٹ لینڈ کے لئے اس ڈاکٹر نصیب علی کو واپس لانا ہے تاکہ چیف سیکرٹری لارڈ برنارڈ صاحب کو یقین آ سکے کہ اب فیبن سوسائٹی گریٹ لینڈ کے مفادات کے خلاف کام نہیں کرے گی“..... آسکر نے کہا۔

”لیکن یہ کام تو حکومت اور اس کی مجنسیوں کا ہے۔ انہیں کرنا چاہئے“..... بلیک نے حیران ہو کر کہا۔

”ہاں۔ لیکن لارڈ برنارڈ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکر نہیں لینا چاہتے اور ان کے مطابق وہ اس معاملے کو سرکاری طور پر ختم کر چکے ہیں البتہ اگر فیبن سوسائٹی اپنے طور پر یہ کام کرے تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور پاکیشیا ویسے بھی یہودیوں کا دشمن نمبر ایک ہے اس لئے اب فیبن سوسائٹی بھی یہی چاہتی ہے کہ اسے کمزور کیا جائے۔ اگر انہوں نے ڈاکٹر نصیب علی کے فارمولے کے مطابق وہ جدید ترین جنگی ہیلی کاپٹر تیار کر لیا تو پھر اس کا دفاع خاصا مضبوط ہو جائے گا“..... آسکر نے کہا۔

”لیکن اب پہلے تو یہ معلوم کرنا پڑے گا کہ ڈاکٹر نصیب علی ہے کہاں“..... بلیک نے کہا۔

”وہ معلوم کر لیا گیا ہے“..... آسکر نے جواب دیا۔

”اچھا۔ وہ کیسے“..... بلیک نے چونک کر پوچھا۔

بلیک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
 "ہاں کیوں۔ کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو؟"..... آسکر نے
 حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 "اس کا مطلب ہے باس کہ لارڈ لاکسن کے خلاف باقاعدہ ٹرپ
 ہٹھایا گیا ہے؟"..... بلیک نے کہا تو اس بار آسکر بے اختیار اچھل
 پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کھل کر بات کرو؟"..... آسکر نے غصیلے لہجے
 میں کہا۔
 "باس۔ رانا ہاؤس پاکیشیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ علی
 عمران کے کسی دوست کا ہے اور اس کا وہ دوست کسی اور ملک میں
 رہتا ہے۔ اس انتہائی شاندار بلڈنگ کا مکمل چارج علی عمران کے
 پاس ہے اور اس کا حبشی دیو قامت ملازم جوزف وہاں رہتا ہے۔ میں
 ایک بار عمران کے ساتھ وہاں جا چکا ہوں؟"..... بلیک نے کہا۔
 "تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟"..... آسکر نے منہ جاتے ہوئے
 کہا۔

"فرق کیوں نہیں پڑتا۔ اس کا مطلب ہے کہ لارڈ صاحب نے جو
 کچھ معلوم کرنا چاہا تھا وہ عمران تک پہنچ گیا اور عمران نے شاید اصل
 پارٹی کو ٹریس کرنے کی غرض سے یہ معلومات بھجوا دیں اور اس کی یہ
 چال ہی ہوگی کہ جب بھی کوئی پارٹی ڈاکٹر نصیب علی کو برآمد کرنے
 آئے گی تو وہ پکے ہوئے پھل کی طرح اس کی جھولی میں آگرے

گی؟"..... بلیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
 "اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس عمارت کو محفوظ سمجھتے ہوئے
 انہوں نے اس عمارت کے نیچے تہہ خانوں میں لیبارٹری بنا رکھی
 ہو؟"..... آسکر نے کہا تو بلیک چونک پڑا۔
 "نہیں باس۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے؟"..... بلیک نے کہا۔
 "وہاں فون کر کے اسے کنفرم بھی تو کیا جاسکتا ہے؟"..... آسکر
 نے کہا۔

"کیا وہ سیدھے طریقے سے اس بات کو تسلیم کر لیں گے کہ وہ
 مردہ ڈاکٹر نصیب علی یہاں کام کر رہا ہے؟"..... بلیک نے کہا تو آسکر
 بے اختیار چونک پڑا۔
 "لیکن بہر حال کوئی بات تو سامنے آ ہی جائے گی؟"..... آسکر نے
 کہا۔
 "ٹھیک ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں؟"..... بلیک نے کہا اور
 اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے انکوائری کے نمبر پر ریس کر
 دیئے۔

"انکوائری پلیز؟"..... دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو آسکر نے
 ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔
 "پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور پھر پاکیشیا کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر
 بتاؤ؟"..... بلیک نے کہا تو چند لمحوں کے توقف کے بعد دونوں نمبر
 بتا دیئے گئے تو بلیک نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے

دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس انکوائری پلیز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”رابرٹ روڈ پر رانا ہاؤس کا نمبر چلیئے“..... بلیک نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔

”اوکے“..... بلیک نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”رانا ہاؤس“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر نصیب علی صاحب سے بات کراؤ“..... بلیک نے آواز بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”کون بول رہے ہو اور کہاں سے بول رہے ہو“..... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

”میں کارمن سے ڈاکٹر انتھونی بول رہا ہوں۔ مجھے ڈاکٹر صاحب نے خود یہ نمبر دیا تھا“..... بلیک نے کہا۔

”کب کی بات ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”تقریباً ایک سال قبل۔ کیوں“..... بلیک نے جان بوجھ کر لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

”سوری سہاں نہ کوئی ڈاکٹر ہے اور نہ ہی کوئی نصیب علی۔“ دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم

ہو گیا تو بلیک نے رسیور رکھ دیا۔

”یہ عمران کے ملازم جوزف کی آواز تھی۔ میں اس کی آواز کو پہچانتا ہوں“..... بلیک نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ واقعی وہاں کوئی لیبارٹری نہیں ہو سکتی لیکن اگر ایسا ہے بھی ہے تو اس عمارت کی نشاندہی کا کسی کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے جبکہ مڈل پارٹی کی وجہ سے یہ کوئی بھی نہیں جانتا کہ یہ معلومات اصل میں کسے درکار ہیں“..... آسکر نے کہا۔

”باس۔ آپ اس عمران کی کارکردگی سے پوری طرح واقف نہیں ہیں۔ یہ معلومات مہیا کرنے کا اصل مقصد ہی یہی تھا کہ اصل پارٹی تک پہنچا جائے ورنہ تو وہ مخبری کرنے والے سے بھی اصل پارٹی معلوم کر لیتا“..... بلیک نے کہا تو آسکر بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات“..... آسکر نے کہا۔

”باس۔ عمران کو اطلاع ملی ہوگی کہ ڈاکٹر نصیب علی کے بارے میں معلومات حاصل کی جا رہی ہیں۔ ظاہر ہے اس نے معلوم کیا ہوگا کہ اصل پارٹی کون ہے۔ جب اسے معلوم ہوا ہوگا کہ کوئی مڈل پارٹی ہے تو اس نے معلومات مہیا کر دیں اور پھر مخبری کرنے والوں کی نگرانی کرائی ہوگی اس طرح اسے معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ معلومات کہاں بھجوائی جا رہی ہیں۔ وہاں سے لامحالہ اس نے اصل پارٹی کا کھوج لگا لیا ہوگا۔ اس عمارت کی نشاندہی ہی اس بات کو ظاہر کر رہی ہے“..... بلیک نے کہا۔

"لیکن مڈل پارٹی تو ہمیشہ اپنے آپ کو چھپاتی ہے اسی لئے تو اسے
ورمیان میں ڈالا جاتا ہے"..... آسکر نے کہا۔
"مجھے معلوم ہے لیکن اگر کوشش کی جائے تو معلومات مل سکتی
ہیں۔ ہم خود معلومات حاصل کرتے رہے ہیں"..... بلیک نے کہا۔
"یہ معلومات چونکہ لارڈ لاکسن کو پہنچانی گئی ہیں اب فرض کیا کہ
لارڈ لاکسن کا نام عمران تک پہنچ گیا ہو گا تو اس سے کیا ہو گا"۔ آسکر
نے کہا۔

"لارڈ لاکسن کے بارے میں تمام چھان بین کی جائے گی اور یہاں
ایسے لوگ موجود ہیں جو بھاری رقومات کے عوض سب کچھ معلوم کر
کے بنا سکتے ہیں اس لئے اسے لامحالہ یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ
معلومات فیبن سوسائٹی کو درکار ہیں اور پھر لامحالہ اسے فیبن
سوسائٹی کے نئے سیٹ اپ کا بھی علم ہو جائے گا۔ اس کے بعد دو
صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو وہ فیبن سوسائٹی کے خاتمے کے لئے یہاں
آئے گا یا پھر وہ اس ڈاکٹر نصیب علی کی حفاظت کا بندوبست کرے
گا"..... بلیک نے کہا۔

"یہاں آکر فیبن سوسائٹی کے خاتمے کا کام تو اس کی سب سے بڑی
حماقت ہو گی کیونکہ یہاں تو کسی کو بھی یہ معلوم نہیں کہ فیبن
سوسائٹی کا مرکزی آفس کہاں ہے اور کون کون اس میں شامل ہیں۔
باقی رہی اس ڈاکٹر نصیب علی کی حفاظت تو وہ کرتا رہے۔ ہم نے
بہر حال مشن مکمل کرنا ہے اور میں نے تمہیں اسی لئے بلایا ہے کہ تم

نے یہ مشن مکمل کرنا ہے"..... آسکر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔
"باس۔ لارڈ لاکسن کا نام سامنے آگیا تو پھر لارڈ لاکسن کے ذریعے
یہ سارا سیٹ اپ ان تک خود بخود پہنچ جائے گا اور ڈاکٹر نصیب علی
کے بارے میں ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے اس
لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ میں پہلے اپنے سیکشن کو وہاں بھجواتا ہوں اور
اس ڈاکٹر نصیب علی کو تلاش کراتا ہوں اور یہاں لارڈ لاکسن کے
محل کی بھی خفیہ حفاظت شروع کرا دیتا ہوں اور وہاں پاکیشیا میں
عمران کی نگرانی بھی شروع کرا دیتا ہوں"..... بلیک نے کہا۔

"سنو۔ تم اپنی پوری توجہ ڈاکٹر نصیب علی کی برآمدگی پر دو۔ باقی
سب باتیں ذہن سے نکال دو۔ یہ سارے کام میں کرا لوں گا۔ فیبن
سوسائٹی کو آج تک گریٹ لینڈ کی ہجرتیاں تلاش نہیں کر سکیں تو
عمران یا اس کے ساتھی کیسے تلاش کر لیں گے۔ جہاں تک لارڈ
لاکسن کا تعلق ہے تو انہوں نے پہلے ہی اپنی حفاظت کا انتہائی معقول
بندوبست کر رکھا ہے"..... آسکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ جیسے آپ کا حکم میں اپنے خاص آدمیوں کو
لے کر پاکیشیا چلا جاتا ہوں اور اس ڈاکٹر نصیب علی کو تلاش کر کے
لے آؤں گا۔ اگر اس دوران عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں آئے
تو اسے سنبھالنا آپ کا کام ہو گا"..... بلیک نے ایک طویل سانس
لیتے ہوئے کہا۔

"تم اپنا کام کر دو بلیک۔ مجھے یقین ہے کہ تم جیسا باصلاحیت

تم نے اچھا کیا کہ بلیک کو صرف ایک مشن سونپا ہے۔ اب وہ اس پر پوری توجہ سے کام کرے گا۔ باقی رہی میری بات تو اس میں فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ میں اس معاملے میں جس قدر محتاط ہوں وہ کسی کے تصور میں بھی نہیں آسکتا۔ لارڈ لاکسن نے کہا۔

”یس سر“..... آسکر نے جواب دیا۔

”اوکے۔ جب بلیک مشن مکمل کر لے تو مجھے رپورٹ دینا تاکہ میں لارڈ برنارڈ کے سامنے سرخرو ہو سکوں۔“..... لارڈ لاکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آسکر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

لیجنٹ یہ کام کر سکتا ہے۔ یہ ہماری سوسائٹی کے لئے سب سے اہم کام ہے۔..... آسکر نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں باس۔ یہ کام ہو جائے گا۔“..... بلیک نے کہا۔

”اوکے“..... آسکر نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اب مجھے اجازت“..... بلیک نے اٹھتے ہوئے کہا اور آسکر کے سر ہلانے پر وہ اٹھا اور سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ اس کے جانے کے بعد آسکر نے رسیور اٹھایا۔ فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”لارڈ لاکسن ہاؤس“..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”آسکر بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب سے بات کرائیں۔“..... آسکر نے کہا۔

”یس سر۔ ہولڈ آن کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو“..... چند لمحوں بعد لارڈ لاکسن کی بھاری اور حکمانہ آواز سنائی دی۔

”آسکر بول رہا ہوں سر۔“..... آسکر نے اہتائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

”یس۔“..... لارڈ لاکسن نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا تو جواب میں آسکر نے بلیک سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

”لیکن سوسائٹی کی اس حیرت انگیز اور ناقابل یقین کایا پلٹ کی اصل وجہ کیا ہے باس“..... آسٹن نے کہا۔

”تمہاری اپنے مشن میں ناکامی..... ہمیں نے مختصر سا جواب دیا تو آسٹن بے اختیار اچھل پڑا۔

کیا مطلب باس“..... آسٹن نے حیران ہو کر کہا۔

اگر تم سڈنی کو ٹریس کر لیتے اور ہمیں اس فین سوسائٹی کے مرکزی نیٹ ورک پر ہاتھ ڈالنے کا موقع مل جاتا تو یہ سوسائٹی ہی ختم ہو جاتی لیکن تم ناکام رہے البتہ تمہاری جگہ عمران کامیاب ہو گیا۔ اس نے ان کا پاکیشیا میں نیٹ ورک توڑ دیا اور مجھے احساس ہے کہ اس سوسائٹی کے مرکزی لوگ اس عمران سے اچھی طرح واقف ہیں۔ انہیں خطرہ لاحق ہو گیا کہ عمران اس سوسائٹی کے خلاف کام کرے گا اس لئے انہوں نے پیسٹرہ بدلا اور اپنے آپ کو اوپن کر کے اسرائیل کی سرپرستی حاصل کر لی“..... ہمیں نے کہا۔

”لیکن باس۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ صرف عمران سے خوفزدہ ہو کر وہ لوگ اپنے تمام مقاصد ہی چھوڑ دیں اور پھر عمران کا تو اس سوسائٹی سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ ان کا جو بھی کردار تھا وہ بہر حال گریس لینڈ کے خلاف تھا۔ پاکیشیا کے خلاف تو نہیں“..... آسٹن نے کہا۔

”اسلحے کے حصول کے بغیر ان کا کام آگے نہ بڑھ سکتا تھا اور انہیں احساس ہو گیا کہ اب پاکیشیا یا کافرستان میں وہ اسلحے کے حصول کا نیٹ ورک قائم نہیں کر سکتے کیونکہ لامحالہ اب عمران ہوشیار ہو گا

سپیشل ایجنسی کا چیف ہمیں اپنے آفس میں موجود تھا۔ آسٹن اس کے سامنے میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا تھا۔

”باس یہ بات اتہائی حیرت انگیز ہے کہ سپیشل ایجنسی جس سوسائٹی کے خلاف مسلسل ٹگ و دو کرتی رہی ہے اب اس کے خلاف کام نہیں کر سکتی اور اسے اسرائیل کی سرکاری سرپرستی حاصل ہو گئی ہے“..... آسٹن نے کہا۔

”اس میں حیرت کی کیا بات ہے۔ حکومتوں کے درمیان معاملات تو اسی طرح چلتے رہتے ہیں۔ یہ سوسائٹی جب تک گریٹ لینڈ کے خلاف کام کرتی رہی ہم بھی اس کے خلاف کام کرتے رہے۔ اب جبکہ اس نے اپنے مقاصد تبدیل کر لئے ہیں تو ظاہر ہے اب ہمیں اس کے خلاف کام کرنے کی ضرورت نہیں رہی“..... ہمیں نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

کامیاب ہو جائیں گے..... ہمیں نے کہا تو آسٹن ایک بار پھر چونک پڑا۔

”کیا مطلب ہاں..... آسٹن نے پوچھا۔

”کچھ عرصہ پہلے یہاں گریٹ لینڈ میں ایک پاکیشیاں نژاد سائنس دان کام کرتا تھا جس کا نام ڈاکٹر نصیب علی تھا۔ جنگی ہیلی کاپروں کے سلسلے میں وہ بین الاقوامی شہرت رکھتا تھا اور یہاں وہ اپنے ایک ایسے فارمولے پر کام کر رہا تھا جس کی تکمیل کے بعد ایسا جنگی ہیلی کاپر تیار ہو جاتا جو یقیناً ناقابل تسخیر ہوتا لیکن پھر اچانک ایک کار ایکسیڈنٹ میں وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کی لاش پاکیشیاں لے جانی گئی۔ گریٹ لینڈ سے بھی لوگ ساتھ گئے اور پھر اس کی تدفین ہو گئی۔ چونکہ وہ تمام تر کام ڈاکٹر نصیب علی اکیلے ہی کر رہے تھے اس لئے اس کی اچانک موت کے بعد وہ سارا کام ہی ختم ہو گیا۔ بہر حال یہ ایک قدرتی مجبوری تھی اس لئے سب اس معاملے میں خاموش ہو گئے لیکن اب یہ نئی بات سامنے آئی ہے کہ ڈاکٹر نصیب علی ہلاک نہیں ہوا تھا بلکہ پاکیشیاں کی ملٹری انٹیلی جنس نے یہ سارا ڈرامہ اس لئے کیا تھا کہ وہ ڈاکٹر نصیب علی کو پاکیشیاں لے جا کر اس سے یہ ہیلی کاپر بنوائیں۔ اس فداے میں ان کی مدد فیمن سوسائٹی نے کی تھی۔ شاید اس لئے کہ یہ ہیلی کاپر گریٹ لینڈ تیار نہ کر سکے اور اس کا دفاعی نظام مضبوط نہ ہو۔ بہر حال اب جبکہ صورت حال تبدیل ہو گئی ہے تو چیف سیکرٹری لارڈ برنارڈ نے اس بات کا عملی ثبوت طلب کیا ہے کہ فیمن

اور خصوصی اسلحہ یورپ، افریقا اور گریٹ لینڈ سے انہیں مل نہ سکتا تھا کیونکہ یہاں لہجہ اس معاملے میں بے حد ہوشیار ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے عمران سے بھی انتقام لینا تھا اس لئے انہوں نے ایک تیر سے دو شکار کرنے کا فیصلہ کیا۔ عمران اور پاکیشیاں کی حکومت کو اسرائیل اپنا دشمن نمبر ایک سمجھتا ہے اس لئے انہوں نے اسرائیل کی سرپرستی حاصل کر لی۔ انہیں ان کا مطلوبہ اسلحہ بھی مل جائے گا اور اس کے ساتھ ہی وہ عمران اور پاکیشیاں کے خلاف کام کر کے اپنا انتقام بھی لے سکیں گے اس کے بعد شاید وہ پھر پینترا بدل جائیں..... ہمیں نے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ اب یہ پاکیشیاں کے خلاف کام کریں گے۔“ آسٹن نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق اسرائیل نے انہیں اسی مقصد کے تحت قبول کیا ہے..... ہمیں نے جواب دیا۔

”پھر تو واقعی اس سوسائٹی کا خاتمہ یقینی ہو گیا ہے۔“ آسٹن نے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں۔ اگر ہم گریٹ لینڈ میں رہ کر ان کے سیٹ اپ کو ٹریس نہیں کر سکتے تو عمران اتنی جلدی کیسے کر لے گا۔ البتہ جہاں تک مجھے معلوم ہے اس بار انہوں نے اس سلسلے میں ایک انتہائی پیچیدہ منصوبہ بنایا ہے۔ اگر وہ اس میں کامیاب ہو گئے تو پھر واقعی وہ عمران اور پاکیشیاں سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنے میں

آپ سمجھ بھی رہے ہیں..... آسٹن نے کہا۔

”میں تو فیبن سوسائٹی کی بات کر رہا ہوں۔ اپنی نہیں۔“ ہیرس نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ واقعی احمق لوگ ہیں۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ یہ سوسائٹی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں انجام کو پہنچے گی۔ اول تو یہ وہاں سے زندہ واپس نہ آسکیں گے اور اگر کامیاب ہو گئے تب بھی عمران اور اس کے ساتھی انہیں ہنس نہس کر کے رکھ دیں گے۔“ آسٹن نے کہا تو ہیرس بے اختیار ہنس پڑا۔

”تو تمہارا کیا خیال ہے کہ لارڈ برنارڈ احمق ہیں جو انہوں نے اس کی ذمہ داری فیبن سوسائٹی پر ڈال دی ہے۔“ ہیرس نے کہا تو آسٹن بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ آپ کا مطلب ہے کہ لارڈ برنارڈ نے دانستہ یہ ذمہ داری فیبن سوسائٹی پر ڈالی ہے۔“ آسٹن نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ لارڈ برنارڈ بے حد ذہین ہیں اور انہیں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بھی بہت کچھ معلوم ہے اور وہ یہودیوں کی اس قدر واضح برتری کے بھی خلاف ہیں اس لئے انہوں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ اقدام کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ جو کچھ انہوں نے سوچا ہے نتیجہ ویسے ہی نکلے گا۔“ ہیرس نے کہا۔

”لیکن کیا آپ نے اندازہ لگایا ہے یا آپ کو باقاعدہ یہ سب کچھ بتایا گیا ہے۔“ آسٹن نے کہا تو ہیرس بے اختیار مسکرا دیا۔

سوسائٹی گریٹ لینڈ کی ہمدرد ہے اور ہمدرد رہے گی جس پر پہلی بار یہ بات سامنے آئی ہے اور اب فیبن سوسائٹی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ڈاکٹر نصیب علی کو پاکیشیا سے واپس گریٹ لینڈ لے آئے گی۔“ ہیرس نے کہا۔

لیکن یہ کام تو حکومت کو کرنا چاہئے۔ اس نے کہ فیبن سوسائٹی کو..... آسٹن نے حیران ہو کر کہا۔

”لارڈ برنارڈ اب اس معاملے کو حکومتی سطح پر اوپن نہیں کرنا چاہتے اس لئے انہوں نے اس کی ذمہ داری فیبن سوسائٹی پر ڈال دی ہے۔“ ہیرس نے کہا۔

”لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ یہ فیبن سوسائٹی کا کوئی پیچیدہ منصوبہ ہے۔“ آسٹن نے کہا۔

”ہاں۔ فیبن سوسائٹی لامحالہ جب ڈاکٹر نصیب علی کو ٹریس کر کے یہاں لے آئے گی تو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس یہی سمجھے گی کہ یہ کام حکومت گریٹ لینڈ کا ہے اس لئے وہ یہاں کی جنسیوں کے خلاف کام کرے گی۔ جبکہ ان کے تصور میں بھی نہ ہوگا کہ یہ کام فیبن سوسائٹی کا ہو سکتا ہے اس لئے ان کی توجہ ان کی طرف سرے سے نہ ہوگی اور فیبن سوسائٹی اچانک ان کا خاتمہ کر دے گی۔“ ہیرس نے کہا تو آسٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

”کیوں۔ تم ہنس کیوں رہے ہو۔“ ہیرس نے کہا۔

”باس۔ کیا آپ واقعی جو کچھ کہہ رہے ہیں وہی کچھ سنجیدگی سے

”کس بات کی مبارک“..... میرس نے معنی خیز نظروں سے سامنے بیٹھے ہوئے آسٹن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اس بات کی کہ اب تمہیں فین سوسائٹی کے خلاف خواہ مخواہ ایکشن نہیں لینا پڑے گا۔ لارڈ برنارڈ نے لارڈ آکسن سے مل کر تمہارے لئے ساری پریشانیاں ہی ختم کر دی ہیں۔ میں نے سوچا کہ مبارک باد دے دوں“..... عمران نے کہا۔

”تمہاری معلومات پر مجھے کسی حیرت کے اظہار کی ضرورت تو نہیں ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم کس انداز میں کام کرتے ہو لیکن ایک بات تمہیں دوستانہ طور پر بتا دوں کہ فین سوسائٹی نے صرف ٹارگٹ بدلا ہے اور بس“..... میرس نے جواب دیا۔

”مجھے فین سوسائٹی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے البتہ تم سے ضرور دلچسپی ہے کیونکہ تم میگی کے شوہر اور میگی کے اندر واقعی مشرقی روح ہے۔ اس نے کئی بار مجھے درخواست کی ہے کہ میں تمہارا خیال رکھا کروں اور میگی کی اس محبت کا بھرم رکھتے ہوئے میں نے تمہارا تو تمہارا بلکہ تمہارے آدمیوں کا بھی خیال رکھا ہے“..... عمران نے کہا۔

”بے حد شکریہ۔ لیکن فین سوسائٹی کے ٹارگٹ سے حکومت گریٹ لینڈ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بس صرف استا فرق پڑا ہے کہ وہ گریٹ لینڈ کے مفادات کے خلاف کام نہیں کرے گی اور ہم اس کے خلاف کام نہیں کریں گے۔ باقی وہ جو کچھ کرے خود ہی اس کے نتائج

”لارڈ صاحب نے خود مجھے فون کر کے یہ ساری تفصیل بتائی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ لارڈ صاحب بھی چاہتے ہیں کہ عمران تک یہ بات بہر حال پہنچ جائے کہ جو کارروائی پاکیشیا میں ہوگی اس میں حکومت کا کوئی عمل دخل نہیں ہے“..... میرس نے جواب دیا۔

”تو کیا آپ عمران کو اطلاع دیں گے“..... آسٹن نے کہا۔

”نہیں۔ اگر عمران نے مجھے فون کیا تو میں اس پر واضح کر دوں گا کہ ہمارا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے“..... میرس نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ آسٹن کوئی بات کرتا پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو میرس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ہیس“..... میرس نے کہا۔

”پاکیشیا سے علی عمران کی کال ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ اچھا۔ کراؤ بات“..... میرس نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“

چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے عمران کی مخصوص آواز سنائی دی تو آسٹن بے اختیار اچھل پڑا جبکہ میرس کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ ابھرائی تھی۔

”میرس بول رہا ہوں“..... میرس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”مبارک ہو، میرس“..... دوسری طرف سے عمران نے کہا۔

کی بھی ذمہ دار ہوگی۔..... ہمیرس نے کہا۔

”پھر ٹھیک ہے۔ میں بھی یہی معلوم کرنا چاہتا تھا تاکہ اگر تم ٹارگٹ ہٹ کرنے میں اس کا ساتھ دینا چاہتے ہو تو میں میگی سے پیشگی معذرت کر لوں۔..... عمران نے جواب دیا۔

”نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔..... ہمیرس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ پھر میگی کو بھی میری طرف سے مبارکباد دے دینا کہ وہ بیوہ ہونے سے بچ گئی ہے۔ گڈ بائی۔..... دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہمیرس نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”واقعی یہ شخص حیرت انگیز طور پر انتہائی باخبر آدمی ہے۔ اس کی باتوں سے ہی ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے ساری صورت حال کا علم ہو چکا ہے۔..... آسٹن نے کہا۔

”ہاں۔ اور اس کا موڈ بتا رہا تھا کہ وہ اب فیبن سوسائٹی کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔..... ہمیرس نے کہا۔

”تو کیا آپ واقعی غیر جانبدار رہیں گے۔..... آسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ظاہر ہے۔ ہمارا فیبن سوسائٹی سے کوئی سرکاری تعلق نہیں ہے۔ ہمیرس نے جواب دیا تو آسٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے گریٹ لینڈ کی سپیشل ایجنسی کے چیف ہمیرس سے بات کر کے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھالیا۔

”ایکسٹو۔..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”جوزف بول رہا ہوں رانا ہاؤس سے۔ یہاں باس موجود ہیں۔“ دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

”کیا بات ہے جوزف۔..... عمران نے اس بار اصل لہجے میں کہا۔

”باس۔ ابھی ایک فون کال آئی ہے۔ میں اس کی ٹیپ آپ کو سنواتا ہوں۔..... دوسری طرف سے جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہے۔..... عمران نے چونک کر

پوچھا۔

”یس باس“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”پہلے زبانی بتا دو کہ کیا خاص بات ہے“..... عمران نے کہا۔

”فون کرنے والا ڈاکٹر نصیب علی کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

اس نے بتایا کہ اس کا نام ڈاکٹر انتھونی ہے اور وہ کارمن سے بول رہا

ہے“..... جوزف نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی

چونک پڑا۔

”پھر اس میں خاص بات کیا ہے“..... عمران نے کہا۔

”میرا خیال ہے باس کہ یہ شخص گریٹ لینڈ میں آپ کا دوست

بلیک تھا جو آواز بدل کر بات کر رہا تھا“..... جوزف نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ پھر تو واقعی خاص بات ہے۔ ٹھیک ہے سنو اڈیپ۔“

عمران نے کہا۔

”یس باس“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد

فون سے ایک آواز ابھری جس کا جواب جوزف کی طرف سے دیا گیا۔

عمران خاموش بیٹھا بات چیت سنتا رہا۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو

عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”جوزف درست کہہ رہا ہے حالانکہ بلیک نے اپنی آواز اور لہجے کو

یکسر بدل دیا تھا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہیلو باس۔ آپ نے ٹیپ سن لی ہے“..... جوزف نے کہا۔

”ہاں اور تمہاری ریڈنگ بالکل درست ہے لیکن تم نے کس

طرح پہچان لیا۔ وہ تو واقعی لہجہ اور آواز بدل کر بات کر رہا تھا۔“

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”باس۔ اس کے بولنے کا مخصوص انداز نہیں بدلا اور بلیک

بالکل اسی انداز میں بولتا ہے کہ فقرے کا پہلا حصہ تیز اور آخری

حصہ آہستہ سے ادا کرتا ہے“..... جوزف نے جواب دیا۔

”گڈ۔ بہر حال اب تم نے رانا ہاؤس کا حفاظتی نظام ہر وقت آن

رکھنا ہے“..... عمران نے کہا۔

”یس باس“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور

رکھ دیا۔

”حیرت ہے کہ جوزف نے صرف مخصوص لہجے سے درست طور پر

پہچان لیا ہے“..... بلیک نے کہا۔

”افرنٹی اس معاملے میں بے حد تیز ہوتے ہیں کیونکہ جنگلوں میں

آوازوں کا ہی سارا کھیل ہوتا ہے۔ بہر حال بلیک کی اس طرح اور

اس انداز میں بات کرنے کا مطلب ہے کہ بلیک کا تعلق بھی فیبن

سوسائٹی سے ہے“..... عمران نے کہا۔

”لیکن بلیک تو سرکاری ایجنسی سے متعلق ہے“..... بلیک زیرو

نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن جن باتوں کی وجہ سے میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے ایک

تو یہ کہ رانا ہاؤس کے بارے میں یہ معلومات کہ وہاں ڈاکٹر نصیب

علی کی لیبارٹری ہے، لارڈ لاکسن تک پہنچی ہیں اور لارڈ لاکسن فیبن

زیر نے کہا۔

"تم نے کیا نتیجہ نکالا ہے۔ تم بتاؤ"..... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب چونکہ آپ نے پاکیشیا میں ان کے اسلحے کا نیٹ ورک ختم کر دیا ہے اور انہیں یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ اب پاکیشیا میں دوبارہ نیٹ ورک قائم کرنا مشکل ہو گا اور چونکہ گریٹ لینڈ نے اسے دہشت گرد سوسائٹی ظاہر کر رکھا تھا اس لئے یورپ اور افریقا میں وہ نیٹ ورک نہیں چلا سکتے کیونکہ وہاں دہشت گرد تنظیموں کے خلاف انتہائی سخت قوانین بھی ہیں اور یہ لوگ دہشت گردوں کے ساتھ کسی قسم کی نرمی کے بھی قائل نہیں ہیں اس لئے اب ان کے لئے اسلحہ حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہو گیا ہو گا اور چونکہ وہ یہودی ہیں اس لئے انہوں نے لامحالہ اسرائیل سے خصوصی اسلحے کی سپلائی کے لئے رابطہ کیا ہو گا اور چونکہ افریقا اور گریٹ لینڈ دونوں حکومتیں اسرائیل کے ساتھ ہیں اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلاف اسرائیل کی مدد کرتی ہیں اس لئے اسرائیل نے فین سوسائٹی کو گریٹ لینڈ کے خلاف کام کرنے کی بجائے اسے مسلمانوں کے خلاف کام کرنے کے لئے کہا ہو گا اور اس سلسلے میں مکمل سرپرستی کا وعدہ کیا ہو گا۔ چونکہ فین سوسائٹی اب تک گریٹ لینڈ کے خلاف کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہیں کر سکی اس لئے وہ گریٹ لینڈ کے خلاف کام کرنے کی بجائے مسلمانوں کے خلاف کام کرے اور فین سوسائٹی نے اسے قبول کر لیا ہو گا۔ اس طرح یہ

سوسائٹی کا چیرمین ہے۔ دوسری بات یہ کہ بلیک یہودی ہے اور تیسری بات یہ کہ سپیشل ایجنسی کے چیف ہیرس نے واضح طور پر بتا دیا ہے کہ سرکاری طور پر ان کا کوئی تعلق فین سوسائٹی سے نہیں ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب بلیک خاصا مشہور سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ اسے یقیناً یہ بھی علم ہو گا کہ رانا ہاؤس کا آپ سے تعلق ہے۔ پھر وہ کس طرح اس بات پر یقین کر سکتا ہے کہ وہاں لیبارٹری ہو گی۔" بلیک زیر نے کہا۔

"بلیک ذاتی طور پر رانا ہاؤس کے بارے میں جانتا ہے اور وہ جوزف سے بھی اچھی طرح واقف ہے۔ وہ ایک بار رانا ہاؤس آ بھی چکا ہے اس کے باوجود اگر وہ لہجہ بدل کر رانا ہاؤس میں فون کر کے جوزف سے تصدیق کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ایسا کسی کے مجبور کرنے پر کر رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ لارڈ لاکسن نے اسے مجبور کیا ہو"..... عمران نے کہا۔

"اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اب بلیک ڈاکٹر نصیب علی کو اغوا کرنے کے لئے یہاں آئے"..... بلیک زیر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن معاملات بے حد لچک چکے ہیں۔ ہمیں اس کا تفصیل سے تجزیہ کرنا ہو گا"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بات تو سیدھی سادھی لگ رہی ہے عمران صاحب"..... بلیک

ساری صورت حال تبدیل ہوئی ہوگی۔"..... بلیک زیرو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہارا تجزیہ حالات کے مطابق درست لگتا ہے لیکن یہ درمیان میں ڈاکٹر نصیب علی کا سلسلہ نبھانے کیسے نکل آیا۔ اگر فیبن سوسائٹی ڈاکٹر نصیب علی کو یہاں سے اغوا کر اگر گریٹ لینڈ لے جانا چاہتی ہے تو ظاہر ہے وہ خود تو اس سے کام نہ لے سکے گی۔ کام تو اس سے حکومت گریٹ لینڈ لے سکتی ہے۔ ایسی صورت میں تو حکومت کو آگے آنا چاہئے اس لئے دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ حکومت گریٹ لینڈ نے انہیں آزمانے کے لئے ان کے ذمے یہ کام لگا دیا ہو تاکہ ان کی گریٹ لینڈ سے وفاداری ثابت ہو سکے یا پھر دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ڈاکٹر نصیب علی کو گریٹ لینڈ کی بجائے اسرائیل پہنچانا مقصود ہو۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"ایک بات اور بھی ہو سکتی ہے عمران صاحب۔"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ کیا۔"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"حکومت گریٹ لینڈ فیبن سوسائٹی کا نام سامنے رکھ کر خود یہ کام کر رہی ہو کیونکہ بلیک کے فون سے مجھے یہی محسوس ہوتا ہے۔"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن اس کا مطلب ہے کہ فیبن سوسائٹی اور حکومت ایک ہو چکی ہیں کہ فیبن سوسائٹی تک پہنچائی

گئی معلومات براہ راست حکومت تک پہنچ گئیں لیکن پھر بلیک کسی صورت بھی رانا ہاؤس فون نہ کرتا۔ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ اس کے فون کرنے سے ہم چونک پڑیں گے۔"..... عمران نے کہا۔

"لیکن اس نے تو ہجہ اور آواز بدل کر بات کی ہے۔"..... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو۔"..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں۔"..... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ کیوں فون کیا ہے۔"..... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"گریٹ لینڈ سے آپ کے ایک دوست بلیک کا فون آیا ہے۔ وہ آپ سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتا ہے۔ اس نے ایک فون نمبر دیا ہے اور کہا ہے کہ آپ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس فون نمبر پر اس سے بات کر لیں۔"..... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔"..... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر پہلے گریٹ لینڈ کا رابطہ نمبر اور پھر سلیمان کے بتائے ہوئے فون نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیک بول رہا ہوں۔"..... دوسری طرف سے بلیک کی آواز

سنائی دی۔

علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔
عمران نے لپٹے مخصوص لہجے میں کہا۔

عمران۔ میں تمہیں ایک اہم بات بتانا چاہتا ہوں۔ گریٹ لینڈ سے کسی ڈاکٹر نصیب علی کو جو جنگی ہیلی کاپٹروں پر اتھارٹی ہے کو مروہ ظاہر کر کے پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس کے لوگ پاکیشیا لے گئے تھے۔ اب تک یہ بات چھپی رہی ہے لیکن اب یہ بات ظاہر ہو گئی ہے اور پہلے اس کام میں گریٹ لینڈ کی فیبن سوسائٹی نے پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس کی درپردہ مدد کی تھی لیکن اب فیبن سوسائٹی حکومت گریٹ لینڈ سے مل چکی ہے اور اب فیبن سوسائٹی اس ڈاکٹر نصیب علی کو واپس گریٹ لینڈ لے آنے کے لئے کام کر رہی ہے کیونکہ اب فیبن سوسائٹی کا تعلق اسرائیل سے ہو گیا ہے۔ حکومت گریٹ لینڈ کو اب ڈاکٹر نصیب علی کی واپس سے کوئی دلچسپی نہیں رہی اس لئے یقیناً فیبن سوسائٹی ڈاکٹر نصیب علی کو اسرائیل پہنچائے گی۔ مجھے اچانک یہ اطلاع ملی تو میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع دے دوں۔ دوسری طرف سے بلیک نے کہا۔

تمہارا مطلب ہے کہ ڈاکٹر نصیب علی کی قبر کھود کر فیبن سوسائٹی اسے دوبارہ زندہ کرے گی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں واقعی اس بارے میں معلوم

نہیں ہے۔ وہ زندہ ہی لے جائے گئے تھے اور اب وہ یقیناً پاکیشیا کی کسی یبارٹری میں کام کر رہے ہوں گے۔ ان کی موت ڈرامہ تھی۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

مجھے معلوم ہے کہ ایسا ہوا ہے لیکن تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اس ڈرامے کے چند ماہ بعد وہ حقیقی طور پر ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے تھے اور چونکہ ان کی موت کو پہلے ہی حکومت پاکیشیا ظاہر کر چکی تھی اس لئے ان کی موت کو خفیہ رکھ کر انہیں دفن کر دیا گیا۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ کیا تم واقعی درست کہہ رہے ہو۔ دوسری طرف سے بلیک نے یقین نہ کرنے والے لہجے میں کہا۔

ہاں۔ لیکن اچانک فیبن سوسائٹی کو گڑے مروے اکھاڑے کا شوق کیوں پیدا ہو گیا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے لیکن کیا واقعی ڈاکٹر نصیب علی وفات پا چکے ہیں۔ بلیک نے کہا۔

میں درست کہہ رہا ہوں۔ تم چاہو تو بے شک اپنے طور پر بھی معلومات حاصل کر سکتے ہو۔ ویسے مجھے غلط بات کرنے کی ضرورت بھی کیا ہے کیونکہ اگر وہ زندہ ہوتے تب بھی فیبن سوسائٹی تو کیا حکومت گریٹ لینڈ اور اسرائیل دونوں مل کر بھی انہیں واپس نہیں لے جا سکتے تھے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایسے سائنس دانوں کی خصوصی حفاظت کرتی ہے اور وہ جو ہمیں گھنٹے ان کی نگرانی میں

رہتے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہو نہ۔۔۔ ٹھیک ہے پھر تو واقعی فیبن سوسائٹی جو کرتی ہے کرتی رہے۔ اوکے گڈ بائی۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”یہ بلیک نے اس انداز میں آپ کو اطلاع کیوں دی ہو گی۔“ بلیک زرو نے کہا۔

”وہی پرانا نسخہ کہ میں محتاط ہو جاؤں گا اور ڈاکٹر صاحب کی زیادہ حفاظت شروع ہو جائے گی یا انہیں یسارٹری سے نکال کر کسی محفوظ مقام پر پہنچا دیا جائے گا اس طرح اسے مشن مکمل کرنے میں آسانی ہو جائے گی۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اب مجھے یقین ہے کہ بلیک آپ کی بات کی کسی نہ کسی انداز میں تصدیق ضرور کرے گا۔۔۔۔۔ بلیک زرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”اوہ۔۔۔ یقیناً۔ ایک منٹ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

”پی اے نو سیکرٹری خارجہ۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔

سیکرٹری داخلہ سے بات کراؤ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ عمران صاحب۔ لیکن یہاں تو سرسلطان ہیں سیکرٹری خارجہ۔ آپ اگر سیکرٹری داخلہ سے بات کرنا چاہتے ہیں تو ان کا نمبر میں بتا دیتا ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”سرسلطان اپنے آفس میں موجود ہیں یا نہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ مگر۔۔۔۔۔ پی اے نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

”تو پھر وہ داخلہ ہوئے۔ خارجہ تو تب ہوتے جب کمرے سے باہر کسی سڑک پر گھوم پھر رہے ہوتے۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے پی اے بے اختیار کھکھلا کر ہنس پڑا۔

”اوہ۔ تو آپ نے اس پیرائے میں انہیں داخلہ کہا ہے۔ ٹھیک ہے پھر بات ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”سلطان بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد سرسلطان کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”آپ کا سیکرٹری آپ کو سیکرٹری خارجہ کہہ رہا تھا جبکہ آپ کمرے میں موجود ہیں اس لئے میں نے اسے کہا کہ آپ اس وقت سیکرٹری داخلہ ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے سلام کے بعد کہا۔

”تم خارجہ داخلہ کی بات چھوڑو اپنی بات کرو۔ میں نے خبر معنی سفیروں کی انتہائی اہم ترین میٹنگ انڈا کرنی ہے اور میں انھیں ہی

حکومت پاکیشیا چونکہ پہلے ہی ان کی موت کا ڈرامہ کھیل چکی تھی اس لئے انہوں نے انہیں خاموشی سے دفن کر دیا۔ بلیک لامحالہ اس کی تصدیق چاہے گا اور اس کے پاس اور تو کوئی ذریعہ نہیں ہے وہ لازمی آپ کو فون کر کے اپنی ملاقات کا حوالہ دے کر اس بارے میں بات کرے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ میرا حوالہ بھی دے کہ آپ سے ان ڈائریکٹ انداز میں معلومات حاصل کرے۔ آپ نے ظاہر ہے واضح طور پر تو کچھ نہیں کہنا بس کوئی ایسا اشارہ کرنا ہے جس سے وہ کنفرم ہو جائے۔..... عمران نے کہا۔

”بس یا اور کوئی بات بھی کرنی ہے۔..... سرسلطان نے جواب دیا۔

”بات تو بڑی ضروری ہے مگر۔..... عمران نے کہا۔

”کون سی۔ جلدی بتاؤ۔..... سرسلطان نے چونک کر کہا۔

”پچھلی منڈی کے تازہ ترین بھاء معلوم کرنے تھے۔ سنا ہے آپ پچھلی۔..... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

”خدا حافظ۔..... دوسری طرف سے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”سرسلطان کو واقعی بے حد جلدی تھی لیکن عمران صاحب حکومتی سطح پر تو ظاہر ہے ڈاکٹر نصیب علی کو زندہ قرار نہیں دیا جاسکتا چاہے وہ زندہ ہی کیوں نہ ہوں۔ پھر بلیک کیوں سرسلطان کو فون کرے

والا تھا کہ تمہاری کال آگئی۔..... سرسلطان نے اتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”گرینٹ لینڈ کی ایک سرکاری ایجنسی میں ایک آدمی بلیک نامی کام کرتا ہے۔ وہ میرا دوست بھی ہے۔ ایک بار آپ سے بھی میرے ساتھ اس کی ملاقات ایک فنکشن میں ہوئی تھی۔ آپ کو یاد ہے۔“

عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”وہی جس کی ناک طوطے کی چونچ کی طرح ہے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”ہاں۔ وہی لیکن آپ کو اس کی ناک کیسے یاد رہ گئی۔“ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”تم یہ بات چھوڑو۔ تم یہ بتاؤ کہ کیا بات ہے۔ کیا ہوا ہے اس بلیک کو۔..... سرسلطان نے اتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ واقعی بے حد جلدی میں لگتے تھے۔

”ڈاکٹر نصیب علی کو گرینٹ لینڈ کی فین سوسائٹی دوبارہ اغوا کرانا چاہتی ہے اور یہ بلیک درپردہ اس کے لئے کام کر رہا ہے۔ اس نے مجھے فون کر کے اپنی طرف سے اطلاع دینے کی کوشش کی ہے۔ اس کا مقصد تھا کہ میں ڈاکٹر نصیب علی کی حفاظت سخت کرادوں گا یا اسے لیبارٹری سے نکال کر کسی اور جگہ بھجوادوں گا۔ اس طرح اسے آسانی ہو جائے گی لیکن میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ ڈاکٹر نصیب علی پاکیشیا آنے کے چند ماہ بعد ہارٹ ایٹیک میں فوت ہو گئے تھے اور

گا..... بلیک زیرو نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ اس پر کام ہو سکتا ہے۔“

عمران نے کہا۔

”لیکن وہ آپ کا دوست ہے۔“..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”دوست اس وقت تھا جب وہ پاکیشیا کے مفاد کے خلاف کام نہیں کرتا تھا۔ اب جب اس نے پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کام شروع کر دیا ہے تو اب وہ دوست نہیں دشمن ہے۔“..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”میرا مطلب تھا کہ آپ مجھے اجازت دیں میں جا کر گریٹ لینڈ میں لارڈ لاکسن اور بلیک کے خلاف کام کروں۔“..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ تمہاری یہاں موجودگی اس وقت تک ضروری ہے جب تک فیبن سوسائٹی کا مکمل طور پر خاتمہ نہیں ہو جاتا کیونکہ بلیک بے حد تیز اور ذہین ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اور انداز میں یہاں آ کر کام کرے البتہ میں ٹیم ساتھ لے کر گریٹ لینڈ جا کر اس سوسائٹی کے خلاف کام کرتا ہوں۔ تم نے یہاں ہر طرف سے محتاط رہنا ہے۔“

عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کون سی ٹیم لے جائیں گے آپ؟“..... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”میرے ساتھ صالحہ اور ٹائیگر جائیں گے۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے

”وہ بے حد ذہین اور تیز آدمی ہے۔ وہ اشارے سے ہی اصل بات تک پہنچ جاتا ہے اور سوائے سر سلطان کے اور اس کے پاس اس کی تصدیق یا تردید کرانے کا کوئی ذریعہ نہیں اس لئے میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر سر سلطان کو بتا دیا ہے۔ اب سر سلطان محتاط رہیں گے۔“..... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”میرا خیال ہے عمران صاحب اس فیبن سوسائٹی کا خاتمہ ابھرا میں ہو جانا چاہئے کیونکہ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ سوسائٹی لامحالہ کسی نہ کسی انداز میں پاکیشیا کے خلاف کام کرتی رہے گی۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ وہ انگریزی زبان کا محاورہ ہے کہ برائی کو پھلنے پھوننے سے پہلے ہی ختم کر دینا چاہئے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہ لوگ انتہائی خفیہ رہتے ہیں۔ آج تک حکومت گریٹ لینڈ ان کا مرکزی نیٹ ورک دریافت نہیں کر سکی۔ اب بھی صرف لارڈ لاکسن سلمنے ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ لارڈ لاکسن کو جیسے ہی قابو میں کیا گیا وہ کسی نہ کسی انداز میں خود کشی کر لے گا کیونکہ ان لوگوں کا یہی طریقہ کار ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”اس بلیک کے ذریعے بھی تو آگے بڑھا جاسکتا ہے۔“..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

سرسر..... جو لیا کا لہجہ لکھت ہو دبانہ ہو گیا۔

”میں عمران کو صالحہ اور ٹائنگر کے ساتھ ایک خصوصی مشن پر گریٹ لینڈ بھجوا رہا ہوں۔ تم صالحہ کو اطلاع کر دو کہ وہ مشن پر جانے کے لئے تیار رہے۔“..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
”کیا مشن پر صرف صالحہ ہی جائے گی سر؟“..... جو لیا نے لہجے میں حیرت تھی۔

”ہاں۔ یہ مشن ایسا ہے کہ اس میں صالحہ سے ہی کام لیا جاسکتا ہے۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور دکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی بلیک زیرو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
”تم نے اب ہر طرح سے محتاط رہنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بلیک یہاں میری عدم موجودگی میں کوئی واردات کر جائے۔“..... عمران نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں۔“..... بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران اسے خدا حافظ کہہ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تاثرات تھے۔

”یہ صالحہ کا انتخاب آپ نے کس بنیاد پر کیا ہے؟“..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”مجھے معلوم ہے کہ صالحہ کے والد کے تعلقات گریٹ لینڈ کے بڑے بڑے لارڈز سے بہت قریبی رہے ہیں اور صالحہ بھی تقریباً تمام بڑے بڑے لارڈز سے واقف ہے۔ اگر یہ لارڈ لاکسن واقعی لارڈ ہے تو صالحہ لازماً اسے قریب سے جانتی ہوگی اور اگر نہیں ہے تو لامحالہ کسی نہ کسی دوسرے لارڈ کے ذریعے بھی لارڈ لاکسن تک پہنچ سکتی ہے۔ میں لارڈ لاکسن کو اس انداز میں گھیرنا چاہتا ہوں کہ اسے آخری لمحے تک یہ اندازہ نہ ہو سکے کہ اسے گھیر لیا گیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔
”آپ واقعی حیرت انگیز انداز میں معاملات کو ڈیل کرتے ہیں۔“ بلیک زیرو نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

”ہر مشن پر اس کے انداز میں کام کرنا پڑتا ہے۔ اندھے کی لائٹھی کی طرح صرف ہوا میں لائٹھیاں گھمانے سے ہر مشن مکمل نہیں ہو سکتا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

”جو لیا بول رہی ہوں۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی جو لیا کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹنڈ۔“..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

لیا ہے۔"..... آسکر نے چونک کر کہا۔

"نہیں باس۔ وہ وہاں جا کر ہلاک ہو چکا ہے۔"..... بلیک زرو نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہیں یہاں بیٹھے بیٹھے اطلاع مل گئی ہے۔" آسکر نے حیران ہو کر کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں آفس آجاؤں۔ پھر تفصیل سے بات ہو جائے گی۔"..... دوسری طرف سے بلیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے آجاؤ۔"..... آسکر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ لیکن اس کے چہرے پر حیرت اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ کیسے ممکن ہے اگر واقعی ایسا ہے تو پھر تو لارڈ برنارڈ کو مطمئن کرنا مشکل ہو جائے گا۔"..... آسکر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد دروازہ کھلا اور بلیک اندر داخل ہوا اور اس نے آسکر کو سلام کیا۔

"آؤ بیٹھو بلیک۔ تم نے تو مجھے یہ بات بتا کر چکرا کر رکھ دیا ہے۔"..... آسکر نے کہا تو بلیک بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ واقعی چکرانے والی بات ہے باس۔ مجھے جب پہلی بار معلوم ہوا تو میں بھی چکرا گیا تھا لیکن پھر میں نے اسے کنفرم کیا ہے۔" بلیک نے کہا۔

"مجھے تفصیل بتاؤ کیونکہ یہ تفصیل لارڈ لاکسن کو بتانی ہو گی۔" آسکر نے کہا۔

فین سوسائٹی کا چیف آسکر اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور آسکر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یہ۔"..... آسکر نے کہا۔

"بلیک کی کال ہے باس۔"..... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ۔"..... آسکر نے کہا۔

"ہیلو۔ بلیک بول رہا ہوں باس۔"..... چند لمحوں بعد بلیک کی آواز سنائی دی۔

"یہ۔ آسکر بول رہا ہوں۔"..... آسکر نے کہا۔

"باس۔ ڈاکٹر نصیب علی والا مشن تو ختم ہو چکا ہے۔" دوسری طرف سے بلیک نے کہا تو آسکر بے اختیار چونک پڑا۔

"ختم ہو چکا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے اسے وہاں سے برآمد کر

ماخذ جلنے کی کوشش کرتا لیکن چونکہ ڈاکٹر نصیب علی فوت ہو چکا تھا اس لئے اس نے ایسی کوئی بات نہیں کی لیکن اس کے باوجود میں نے اس کی اطلاع کو کنفرم کیا..... بلیک ڈیرو نے کہا۔
”اچھا۔ کیسے“..... آسکر نے چونک کر پوچھا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان ہیں۔ وہ انتہائی با اصول آدمی ہیں۔ بالکل ہمارے گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری لارڈ برنارڈ کی طرح۔ چونکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج ہیں اس لئے وہی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق دہتے ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سیٹ اپ اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ پاکیشیا کا کوئی اہم واقعہ ان کی نظروں سے نہیں بچ سکتا اس لئے مجھے معلوم تھا کہ سر سلطان کو اس بارے میں علم ہو گا لیکن ظاہر ہے میں ان سے براہ راست تو اس معاملے میں بات نہیں کر سکتا اور میں عمران کے ساتھ ایک بار ان سے مل چکا ہوں اس لئے میں نے انہیں فون کیا تو وہ کسی ضروری میٹنگ میں شریک تھے۔ ان کے پی اے نے مجھے بتایا کہ میں دو گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں۔ چنانچہ میں نے دوبارہ فون کیا اور سر سلطان سے بات ہوئی۔ میں نے جب انہیں اس فنکشن میں عمران کے ساتھ اپنی ملاقات کا تفصیلی ریفرنس دیا تو انہیں یاد آ گیا۔ انہوں نے فون کرنے کی وجہ پوچھی تو میں نے انہیں تفصیل بتائی اور کہا کہ عمران سے میری بات ہوئی ہے لیکن عمران میری بات کو سنجیدگی سے نہیں لے

”آپ کو تو معلوم ہے کہ عمران سے میرے طویل عرصے سے گہرے دوستانہ تعلقات ہیں اور عمران جب بھی گریٹ لینڈ آئے تو وہ مجھ سے ضرور ملتا ہے۔ اس طرح جب مجھے اپنی بجنسی کے لئے پاکیشیا جانا پڑتا ہے تو میں عمران سے ضرور ملتا ہوں اور چونکہ پاکیشیا میں ڈاکٹر نصیب علی کو تلاش کرنا خاصا دشوار مرحلہ ہوتا اس لئے میں نے عمران کو دوستانہ طور پر فون کیا اور اسے یہ اطلاع دے دی کہ فیبن سوسائٹی ڈاکٹر نصیب علی کو اغوا کرنے کے لئے پاکیشیا میں کام کر رہی ہے۔ میرا مقصد تھا کہ عمران محتاط ہو جائے گا اور پھر میں اپنی بجنسی کے کسی مشن پر پاکیشیا جا کر اس کے ذریعے ڈاکٹر نصیب علی کا سراغ لگا لوں گا لیکن عمران نے بتایا کہ ڈاکٹر نصیب علی پاکیشیا پہنچ جانے کے چند ماہ بعد ہارٹ اٹیک سے وفات پا گیا ہے۔“ بلیک نے کہا۔

”اوہ۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ اس نے دانستہ جھوٹ بولا ہو۔“ آسکر نے کہا۔

”اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ اسے یہ تو معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ میں اس کے خلاف کام کر رہا ہوں۔ میں نے تو اسے دوست بن کر اطلاع دی تھی۔ میرے سامنے تو اسے جھوٹ بولنے کی ضرورت ہی نہ تھی اور میں اس کی عادت جانتا ہوں کہ اگر ڈاکٹر نصیب علی فوت نہ ہو چکا ہوتا تو وہ لازماً مجھے فیبن سوسائٹی کے ان آدمیوں کے بارے میں کریدنے کی کوشش کرتا یا میری اطلاع کا

اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

لارڈ لاکسن مینشن "..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

آسکر بول رہا ہوں لارڈ صاحب سے بات کراؤ"..... آسکر نے کہا۔

ہولڈ آن کریں "..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
ہیلو "..... چند لمحوں بعد لارڈ لاکسن کی بھاری اور مخصوص آواز سنائی دی۔

آسکر بول رہا ہوں لارڈ صاحب "..... آسکر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے "..... لارڈ لاکسن نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

ڈاکٹر نصیب علی جے پاکیشیا سے برآمد کرانا تھا وہ پاکیشیا پہنچنے کے چند ماہ بعد ہارٹ اٹیک میں ہلاک ہو چکا ہے "..... آسکر نے کہا۔

کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی "..... لارڈ لاکسن کے لہجے میں یکتا

استہانی حیرت ابھرائی تھی۔

یس لارڈ "..... آسکر نے جواب دیا۔

کیسے اطلاع ملی ہے اور کیا یہ اطلاع کنفرم ہے "..... لارڈ لاکسن نے کہا تو آسکر نے جواب میں بلیک سے ہونے والی تمام بات

چیت دوہرا دی۔

رہا اس لئے انہیں فون کیا ہے کہ وہ یہ اطلاع پاکیشیا سیکرٹ سرورس کے چیف کو پہنچا دیں جس پر انہوں نے صرف اتنا کہا کہ اب ایسی کسی اطلاع کا کسی کو کوئی فائدہ یا نقصان نہیں پہنچ سکتا اور بات ختم کر دی۔ اس طرح انہوں نے کنفرم کر دیا کہ ڈاکٹر نصیب علی واقعی ہلاک ہو چکا ہے "..... بلیک نے کہا۔

لیکن انہوں نے کوئی واضح بات تو نہیں کی "..... آسکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

باس۔ جب حکومت گرےٹ لینڈ اور حکومت پاکیشیا دونوں ہی پہلے ڈاکٹر نصیب علی کو فوت شدہ ظاہر کر چکی ہیں تو اب سر سلطان جیسے بااصول سیکرٹری کیسے اس کی زندگی یا دوبارہ موت کے بارے میں واضح بات کر سکتے ہیں اس لئے انہوں نے اشارے سے بات کر دی جو بہر حال واضح طور پر کنفرمیشن ہی ہے "..... بلیک نے کہا تو آسکر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تمہاری بات درست ہے تو پھر میں لارڈ لاکسن کو کہہ دوں۔" آسکر نے کہا۔

"ظاہر ہے باس۔ اب مردے کو تو زندہ نہیں کیا جاسکتا۔" بلیک نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ تم جاسکتے ہو "..... آسکر نے کہا تو بلیک اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سلام کیا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے جانے کے کچھ دیر بعد آسکر نے ایک بار پھر طویل سانس لیتے ہوئے رسیور اٹھایا

پاکیشیا کی کوئی عمارت، کوئی اہم پل وغیرہ تباہ کرایا جاسکتا ہے جس پر انہوں نے کہا کہ وہ اس بارے میں تفصیلی مشورہ کر کے کوئی ٹاسک ہمارے ذمے لگائیں گے..... لارڈ لاکسن نے کہا۔

”لیکن لارڈ کیا اب ہم دوسروں کے مشن مکمل کرتے رہیں گے۔ فیبن سوسائٹی کو اپنے ٹاسک پر بھی تو کام کرنا چاہیے“..... آسکر نے منہ پٹاتے ہوئے کہا۔

”کون سا ٹاسک“..... لارڈ لاکسن نے چونک کر کہا۔

”پوری دنیا میں پھیلے ہوئے مسلم ممالک کے خلاف کارروائیاں۔ ایسی دہشت گردانہ کارروائیاں جیسی ہم پہلے گریٹ لینڈ کے خلاف کرتے رہے ہیں“..... آسکر نے کہا۔

”لیکن اس کے لئے خصوصی اسلحہ کی ضرورت ہے اور خصوصی اسلحہ اب اسرائیل نے سپلائی کرنا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ چونکہ اسلحہ انہوں نے سپلائی کرنا ہے اس لئے ٹاسک کا انتخاب بھی وہ خود ہی کریں گے“..... لارڈ لاکسن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ وہ کریں لیکن کریں تو ہی..... آسکر نے کہا۔

”تم بے فکر رہو۔ میں ابھی ان سے بات کرتا ہوں۔ پھر تمہیں کال کروں گا“..... لارڈ لاکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آسکر نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد میز پر بڑے ہوئے ڈائریکٹ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آسکر نے چونک کر رسیور اٹھایا۔

”اوہ۔ ویری ہیڈ۔ اس بات کا تو تصور ہی نہ تھا لیکن اب لارڈ برنارڈ کو کیسے مطمئن کیا جاسکتا ہے“..... لارڈ لاکسن نے کہا۔

”آپ انہیں تفصیل بتادیں بلکہ انہیں کہیں کہ وہ بے شک پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان سے بھی پوچھ لیں۔ اب جب ایک آدمی مر ہی جائے تو پھر ہم کیا کر سکتے ہیں“..... آسکر نے جواب دیا۔

”ہو نہ۔ ٹھیک ہے میں ان سے بات کر لوں گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ انہیں کیسے مطمئن کیا جائے کہ فیبن سوسائٹی گریٹ لینڈ کی ہمدرد ہے“..... لارڈ لاکسن نے کہا۔

”وہ کوئی اور مشن بتادیں۔ ہم وہ پورا کر دیں گے“..... آسکر نے کہا۔

”ٹھیک ہے لیکن اسرائیلی حکام کا ہم پر دباؤ ہے کہ ہم اب کھل کر پاکیشیا کے خلاف کوئی ایسا مشن مکمل کریں جس سے انہیں زبردست نقصان پہنچے۔ پاکیشیا اس وقت اسرائیل کا دشمن نمبر ایک ہے۔ میں نے تو انہیں آفر کی تھی کہ ہم پاکیشیا کے صدر کا خاتمہ کر دیتے ہیں لیکن ان کا کہنا ہے کہ اس سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ان کی جگہ کوئی دوسرا صدر آجائے گا۔ وہ شخصیت نہیں بلکہ میڈیلی نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پاکیشیا کی انیمک لیبارٹریاں تباہ ہونا ضروری ہیں لیکن میں نے ان سے معذرت کر لی کہ یہ کام فیبن سوسائٹی نہیں کر سکتی۔ یہ بہت بڑا کام ہے البتہ

جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ درست ہے۔ حکومت پاکیشیا کے خلاف فین سوسائٹی کے کام کرنے کے جواب میں پاکیشیا سیکرٹ سروس گریٹ لینڈ کے خلاف کام کر سکتی ہے اور یہی وہ کسی صورت میں بھی نہیں چاہتے اس لئے اسرائیلی حکام نے تجویز دی ہے کہ ہم فین سوسائٹی کا مرکزی سیٹ اپ گریٹ لینڈ سے ہٹا کر سٹار لینڈ جریرے میں قائم کر لیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ جریرہ بین الاقوامی حیثیت رکھتا ہے اور وہاں درپردہ یہودیوں کا ہی ہولڈ ہے اور وہاں سے کھل کر مسلم ممالک کے خلاف کام ہو سکتا ہے۔..... لارڈ لاکسن نے کہا۔

- آپ کا مطلب ہے کہ میں اپنا آفس سٹار لینڈ میں شفٹ کر لوں..... آسکر نے کہا۔

"ہاں۔ ویسے بھی وہاں میرا ذاتی ہوٹل سکائا کے نام سے موجود ہے۔ اس کے نیچے تہہ خانوں میں تم اپنا سیٹ اپ قائم کر سکتے ہو۔ احکامات وہاں سے تم اپنے آدمیوں کو پہنچا سکتے ہو۔ اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے اور اس طرح ہم گریٹ لینڈ کے حکام کے دباؤ سے بھی نکل جائیں گے۔..... لارڈ لاکسن نے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم ہو لارڈ۔ آپ بہر حال سوسائٹی کے چیئرمین ہیں..... آسکر نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا کیونکہ وہ خود بھی سٹار لینڈ شفٹ ہونا چاہتا تھا کیونکہ جو سہولیات اور جو تفریحات وہاں موجود تھیں ان کا عشر عشر بھی گریٹ لینڈ میں وہ حاصل نہ کر سکتا تھا۔

"آسکر بول رہا ہوں..... آسکر نے کہا۔

"لارڈ لاکسن بول رہا ہوں آسکر..... دوسری طرف سے لارڈ لاکسن کی آواز سنائی دی۔

"یس لارڈ..... آسکر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"لارڈ برنارڈ سے سری بات ہوئی ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر نصیب علی کی موت کو اس لئے تسلیم کر لیا ہے کہ اس کی اطلاع عمران نے دی ہے۔ وہ عمران سے اچھی طرح واقف ہیں اور پھر جب میں نے سرسلطان کی کنفرمنس کے بارے میں بتایا تو انہوں نے اسے بھی تسلیم کر لیا اور انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے بہر حال یہ کوشش کر کے ثابت کر دیا ہے کہ فین سوسائٹی اب گریٹ لینڈ کے خلاف کام نہیں کرے گی لیکن انہوں نے ایک وارننگ دی ہے کہ اگر فین سوسائٹی نے حکومت پاکیشیا کے خلاف کوئی کام کیا تو یہ کام گریٹ لینڈ کے مجموعی مفادات کے خلاف سمجھا جائے گا کیونکہ ان کا خیال ہے کہ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس گریٹ لینڈ کے خلاف کام کر سکتی ہے جس پر میں نے انہیں بتایا کہ اسرائیلی حکام کا اصرار ہے کہ پاکیشیا کے خلاف کام کیا جائے تو انہوں نے کہا کہ ایسی صورت میں پھر فین سوسائٹی گریٹ لینڈ چھوڑ دے اور اپنا مرکز کسی اور ملک میں بنالے دے۔ فین سوسائٹی کے خلاف دوبارہ کام شروع کر دیا جائے گا۔ اس پر میں نے اسرائیلی حکام سے بات کی تو انہوں نے براہ راست لارڈ برنارڈ سے بات کی اور پھر مجھے انہوں نے کہا کہ لارڈ برنارڈ

"اوکے۔ میں سکنا ہو مل کے جنرل پیئجر کو آرڈر دے دیتا ہوں۔
تم اس سے مل لو اور جس طرح تم چاہو گے ویسے ہی وہ کرے
گا۔..... لارڈ لاکسن نے کہا۔
"میں سر..... آسکر نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم
ہوتے ہی اس نے بے اختیار مسرت بھرا طویل سانس لیتے ہوئے
رسیور رکھ دیا۔

گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کی ایک رہائشی کوٹھی میں عمران،
صالحہ اور ٹائیگر تینوں موجود تھے۔ وہ آج ہی پاکیشیا سے گریٹ لینڈ
پہنچے تھے اور ایئر پورٹ سے سیدھے اس کوٹھی میں آ گئے تھے۔ عمران
میک اپ میں تھا لیکن میک اپ پاکیشیائی ہی تھا جبکہ ٹائیگر اصل
شکل میں تھا اور صالحہ بھی اپنی اصل شکل میں ہی تھی۔
- عمران صاحب اس کوٹھی کا بندوبست کیا آپ نے پہلے ہی کر لیا
تھا..... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے میں کیا اور میری حیثیت کیا کہ میں گریٹ لینڈ میں اتنی
بڑی کوٹھی کا بندوبست کر سکوں۔ پاکیشیا میں رہائش گاہ کا بندوبست
تو مجھ سے ہو نہیں سکا آج تک۔ سو پر فیاض کے فلیٹ پر قبضہ ہی کئے
ہوئے ہوں اور تم یہاں کی بات کر رہی ہو۔ یہ تو ہمارے اس
نقاب پوش باس کا انتظام ہے۔ ویسے کیا ٹھاٹھ ہیں اس آدمی کے کہ

بس فون کا رسیور اٹھایا، حکم دیا اور پوری دنیا میں اس کے تابع جہات نے فوراً حکم کی تعمیل کر دی۔..... عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

”ویسے آپ کی بات درست ہے۔ بعض اوقات میں سوچتی ہوں کہ آخر وہ کون ہو گا جس کے اس قدر اختیارات ہیں لیکن وہ کسی کے سامنے آج تک نہیں آیا اور نہ ان اختیارات سے اپنے لئے کوئی فائدہ اٹھاتا ہے۔..... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

”مگر ہے کنجوس اور ویسے بھی اسے چنے ملتے ہیں جس کے پاس دانت نہیں ہوتے۔ مجھے ملتے یہ اختیارات پھر دیکھتی تم میرے ٹھاٹھ باٹھ۔“ عمران نے کہا تو صالحہ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ خدا گنجے کو ناخن نہیں دیتا۔“ صالحہ نے چوٹ کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”ارے گنجے کو ناخن تو مل جاتے ہیں۔ مجھے تو یہ بھی نہیں ملتے۔ جان جو کھوں کے بعد ایک چھوٹا سا چٹیک ملتا ہے وہ آغا سلیمان پاشا کے اکاؤنٹ میں چلا جاتا ہے اور پھر سوائے اس کے طعنے سننے کے اور مجھے کام ہی نہیں رہتا۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ویسے شروع شروع میں حقیقت یہی ہے کہ میں آپ کو واقعی بہت مظلوم سمجھتی تھی لیکن بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ آپ یہ سب باتیں دانستہ کرتے ہیں۔..... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

”یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہو گی اور دشمن سوائے رقیب

روسیا۔ اوہ سوری۔ میرا مطلب ہے رقیب رو سفید کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے کیونکہ تصویر دشمنی میں صرف ہوائی ہی اڑا سکتا ہے۔ کوئی جنگی طیارہ تو اڑانے سے دبا۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صالحہ ایک بار پھر ہنس پڑی جبکہ ایک طرف بیٹھا ہوا ٹائیگر خاموش بیٹھا ہوا تھا لیکن وہ ان کی باتوں پر مسکرا ضرور دہا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

”یہاں فون کس نے کیا ہو گا۔..... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”شہنشاہ جہات کا کوئی تابع گریٹ لینڈ نژاد جن ہو گا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھالیا۔

”عالم پناہ بول رہا ہوں۔..... عمران نے آواز اور لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”فائن بول رہا ہوں جباب۔ لارڈ لاکسن واپس آگئے ہیں اور اس وقت اپنے محل میں موجود ہیں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”ہاں۔ اب بولو۔ کیا تم اپنا کام کرنے کے لئے ذہنی طور پر حیار ہو۔..... عمران نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کیا مطلب۔ آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے کوئی ناممکن کام ہو۔ لارڈ لاکسن سے ملنا ہے، مل لیں گے۔ یہ کون سا مسئلہ ہے۔“ صالحہ

نے حیران ہو کر کہا۔

”صرف اتنی بات ہوتی تو تمہارا نقاب پوش لباس تمہیں پاکیشیا سے یہاں گریٹ لینڈ بھجوانے کا خرچہ کیوں کرتا۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ وہ ایک ایک پیسہ داتوں سے پکڑنے کا قائل ہے۔“ عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

”لیکن آپ نے خود مجھے یہی بتایا تھا کہ میں آپ کو اور ٹائیگر کو لارڈ لاکسن کے محل میں لے جاؤں اور اس سے ملاقات کراؤں۔ باقی کام آپ خود سنبھال لیں گے۔“ صالحہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”میں نے یہی کہا تھا اور اب بھی یہی کہہ رہا ہوں۔ تم شاید سمجھ رہی ہو کہ چونکہ لارڈ لاکسن سے تم اپنے والد کے ساتھ کئی بار ملاقات کر چکی ہو اس لئے وہ فوراً تمہیں ملاقات کا وقت دے دے گا اور پھر ملاقات بھی کر لے گا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میرا تو اب بھی یہی خیال ہے۔ ویسے میں اس کی بیٹی ارما کی کلاس فیلو بھی رہی ہوں اور وہ مجھ سے اچھی طرح واقف ہے۔“ صالحہ نے کہا۔

”اس وقت وہ صرف لارڈ تھا لیکن اب اس کی حیثیت فیمن سوسائٹی کے چیئرمین کی ہو چکی ہے۔ ایسا چیئرمین جس کے بارے میں سب کو معلوم ہے اس لئے اب اس سے ملاقات عام حالات میں

نہیں ہو سکتی۔ فرض کیا کہ تم اسے فون کرو اور وہ ملاقات سے انکار کر دے تو پھر تم کیا کرو گی۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ وہ انکار نہیں کر سکتا۔“ صالحہ نے کہا۔

”میں کہہ رہا ہوں کہ فرض کرو کہ وہ انکار کر دے پھر۔“ عمران نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

”پھر میں زبردستی اس کے محل میں داخل ہو جاؤں گی اور کیا کروں گی۔“ صالحہ نے اٹھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ اس کی بیٹی کہاں ہے۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میری اس سے کافی عرصے سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی۔“ صالحہ نے کہا۔

”تو پھر سنو۔ ہم نے ہر صورت میں اس محل میں اس انداز میں داخل ہونا ہے کہ اس وقت تک کوئی حرکت میں نہ آئے جب تک ہم لارڈ تک نہ پہنچ جائیں اور لارڈ نے پاکیشیا کا نام سنتے ہی ملاقات کرنے سے انکار کر دینا ہے اس لئے میں تمہیں اس کا طریقہ کار بتاتا ہوں۔ تم لارڈ مینشن میں فون کر کے اس کی بیٹی ارما کے بارے میں معلومات حاصل کرو اگر وہ محل سے باہر کہیں ہو تو پھر تم اس سے ملاقات ملے کرو اور ہمارے ساتھ اس سے ملاقات کرو اگر وہ محل میں موجود ہو تو اسے محل سے باہر کہیں بلاؤ۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ آپ اس ملاقات کے لئے ارما کو استعمال

تم اس سے بات تو کرو۔ پھر جیسے بھی ہو گا دیکھا جائے گا۔ میرا نام عالم پناہ ہے اور میرا پاکیشیا میں ہوٹل بزنس ہے اور میں اس کاروبار کا کنگ کہلاتا ہوں اور ٹائیگر میرا سیکرٹری ہے۔..... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔

آپ یہ باتیں پہلے بھی سمجھے بتا چکے ہیں۔ بہر حال ٹھیک ہے۔" صالحہ نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ لاکسن مینشن..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مس لارڈ لاکسن ہیں۔ میں ان کی دوست صالحہ بول رہی ہوں۔..... صالحہ نے کہا۔

"آپ کہاں سے کال کر رہی ہیں؟..... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"میں دارالحکومت سے۔ کیوں؟..... صالحہ نے کہا۔

"جی اس لئے پوچھا تھا کہ میں مس صاحبہ کو بتا سکوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے..... صالحہ نے کہا اور چند لمحوں بعد ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ میں لارڈ لاکسن بول رہی ہوں۔..... بولنے والی کی آواز بے حد نرم اور نازک تھی۔

کرنا چاہتے ہیں لیکن اگر لارڈ اس قدر محتاط ہے تو وہ ارما کے کہنے پر بھی ہمیں وہاں نہیں بلائے گا۔..... صالحہ نے کہا۔

"لیکن ارما تو جب چاہے محل میں جا سکتی ہے یا نہیں؟۔ عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ تو تمہارے ذہن میں یہ بات ہے کہ میں ارما کے روپ میں وہاں جاؤں لیکن عمران صاحب ارما اور مجھ میں جسمانی لحاظ سے بہت فرق ہے۔ میں ارما کا روپ کسی طرح بھی نہیں دھار سکتی۔" صالحہ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ پاکیشیا میں تم سے ارما کے بارے میں سوالات پوچھنے کی اصل وجہ بھی یہی تھی لیکن ارما اپنے مہمانوں کو تو لے جا سکتی ہے۔ چاہے اس حصے میں کیوں نہ لے جائے جہاں لارڈ صاحب موجود نہ ہوں۔..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ارما ایسا نہ کرے۔ ہو سکتا ہے کہ ایسا کرنے سے اسے بھی خصوصی طور پر منع کر دیا گیا ہو۔" صالحہ نے کہا۔

"جو کچھ تم نے مجھے ارما کے متعلق بتایا ہے اگر وہ درست ہے تو پھر وہ تمہیں لے جائے یا نہ لے جائے مجھے ضرور لے جائے گی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوہ۔ تو یہ دعویٰ ہے لیکن ارما غیر ملکی مردوں سے فری ہی نہیں ہوتی۔..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”صالحہ بول رہی ہوں ارما..... صالحہ نے شوخ لہجے میں کہا۔

”ارے صالحہ تم۔ کہاں سے بول رہی ہو“..... ارما نے اتہائی

خوشگوار لہجے میں کہا۔

”میں دارالحکومت سے بول رہی ہوں۔ کیا تم محل میں گھس کر

بیٹھنے کی عادی ہو گئی ہو۔ باہر نکلو تاکہ کہیں کھلی جگہ پر گپ شپ ہو

جائے۔ میرے ساتھ میرے ایک دوست ہیں عالم پناہ۔ اتہائی

خوبصورت باتیں کرتے ہیں۔ میں انہیں بھی تم سے ملانا چاہتی

ہوں۔“ صالحہ نے کہا۔

”اوہ صالحہ ڈیروری سوری۔ سچد باتیں ہیں جن کی وجہ سے فی

الحال میں محل سے باہر نہیں آسکتی اور نہ ہی تمہیں محل میں آنے کی

دعوت دے سکتی ہوں۔ وجوہات نہ پوچھنا اس لئے فی الحال تو

سوری۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ارے ارے۔ ایسی کیا بات ہو گئی ہے۔ کیا شادی وغیرہ کا کوئی

سلسلہ ہے“..... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

”شادی میں تو یہ پابندی نہیں ہوتی۔ ڈیڑی کی جائیداد کا کوئی

جھگڑا ہے اور کچھ ایسے مسائل ہیں جنہیں اوپن نہیں کیا جاسکتا۔“ ارما

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر تم کہو تو میں اٹکل کو فون کر کے ان سے بات کر لوں۔ مجھے

یقین ہے کہ وہ مجھے انکار نہیں کریں گے“..... صالحہ نے کہا۔

”نہیں صالحہ۔ جب وہ مجھ پر پابندی لگا سکتے ہیں تو باقی تم خود سمجھ

سکتی ہو“..... ارما نے کہا۔

”اچھا چلو اب مزید تو کوئی بات ہی نہیں رہی“..... صالحہ نے

کہا۔

”ناراض نہ ہونا ڈیر میری مجبوری ہے۔ بہر حال گڈ بائی۔“

دوسری طرف سے ارما نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو

صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے

چہرے پر اتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

”اب بتاؤ۔ تمہارا تو خیال تھا کہ تم لارڈ کو فون کرو گی اور وہ

تمہارا شایان شان استقبال کرے گا“..... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

”میرے قصور میں بھی ایسے حالات نہ تھے لیکن اب کیا کرنا ہے۔

آپ کے ذہن میں لازماً کوئی پلاننگ ہو گی“..... صالحہ نے کہا۔

”تم خود بتاؤ۔ ارما کے اس جواب کے بعد تمہارے ذہن میں کیا

پلاننگ ہو سکتی ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں تو یہی کر سکتی ہوں کہ زبردستی اندر گھس جاؤں اور کیا ہو

سکتا ہے“..... صالحہ نے کہا۔

”ایمانا ممکن ہے۔ لارڈ لاکسن دہشت گرد تنظیم کا چیئرمین ہے

اس لئے اس کے محل میں اس انداز میں گھسنا خود کشی کے مترادف

ہے۔“ عمران نے جواب دیا۔

”پھر آپ خود بتائیں۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آرہی۔“

اب تمہیں احساس ہوا ہوگا کہ اصل مسئلہ کیا ہے لیکن ہم نے بہر صورت لارڈ تک رسائی حاصل کرنی ہے۔..... عمران نے کہا۔
لیکن کس طرح۔ لارڈ نے تو ہر راستہ بند کر رکھا ہے۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

ہاں۔ اب واقعی اس بارے میں سوچنا پڑے گا۔..... عمران نے کہا۔

باس۔ میرے ذہن میں ایک تجویز موجود ہے۔..... اچانک اب تک خاموش بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔
کون سی۔..... عمران نے چونک کر پوچھا اور صالحہ بھی چونک کر ٹائیگر کی طرف دیکھنے لگی۔

یہاں ایسے لارڈ بھی ہوں گے جن کے گہرے تعلقات اس لارڈ لاکسن سے ہوں گے۔ ان میں سے کسی کو کور کر کے لارڈ لاکسن تک پہنچا جاسکتا ہے۔..... ٹائیگر نے کہا۔

اوہ ہاں۔ ویری گڈ۔ ایک منٹ میں چیک کرتا ہوں۔۔۔ عمران نے کہا۔

لیکن اس کے تمام دوستوں کی آوازیں تو اس کمپیوٹر میں لازماً فیڈ ہوں گی۔..... صالحہ نے کہا۔

ہوتی رہیں۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

لارڈ جنگ کلب۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

صالحہ نے کہا۔

لارڈ لاکسن سے بات کرو اور اسے کہو کہ تم ہر قیمت پر ارما سے ملنا چاہتی ہو چاہے یہ ملاقات محل کے گیٹ پر کیوں نہ ہو۔ ہمارے بارے میں کچھ نہ کہنا۔..... عمران نے کہا۔

نہیں۔ اگر معمولی سی گنجائش بھی ہوتی تو ارما اس انداز میں مجھے جواب نہ دیتی۔ لارڈ نے صاف جواب دے دینا ہے۔..... صالحہ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

اب تم نے خاموش رہنا ہے۔..... عمران نے آخر میں لارڈ کا نمبر پریس کرتے ہوئے کہا۔

لارڈ لاکسن مینشن۔..... وہی پہلے والی نسوانی آواز سنائی دی۔
صالحہ بول رہی ہوں میں جس نے پہلے ارما سے بات کی تھی۔
لارڈ صاحب سے بات کراؤ میری۔..... عمران نے صالحہ کی آواز میں کہا۔

صالحہ۔ اوہ نہیں۔ آپ صالحہ نہیں بول رہیں۔ کمپیوٹر بتا رہا ہے کہ آپ وہ صالحہ نہیں ہیں۔..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

اوہ۔ اس قدر سخت انتظامات ہیں کہ وہاں باقاعدہ وائس چیکنگ کمپیوٹر نصب ہے۔..... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

نہیں۔ یہ کام میں خود بھی کر سکتا ہوں۔ اوکے گڈ بائی۔
 عمران نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر انگوائری کے
 نمبر پر ریس کئے اور پھر انگوائری سے اس نے نمبر معلوم کئے اور پھر
 رسیور رکھ دیا۔

”اب تم خود محل فون کرو اور لارڈ لاکسن سے بات کرو اور اس
 پر زور دو کہ وہ ارما سے تمہاری ملاقات کرا دے۔“..... عمران نے
 کہا۔

”لیکن وہ فون آپریٹر۔ وہ کیا کہے گی۔“..... صالحہ نے کہا۔
 ”جو مرضی آئے کہہ دینا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
 صالحہ نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر ریس کرنے شروع کر دیئے۔
 ”لارڈ لاکسن مینشن۔“..... دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز
 سنائی دی۔

”صالحہ بول رہی ہوں۔ اب تمہارا کمپیوٹر کیا کہہ رہا ہے کہ اب
 میں اصل ہوں یا نقل۔“..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے لہجے میں
 کہا۔

”اب۔ اب تو آپ وہی ہیں لیکن پہلے تو کمپیوٹر نے آپ کی آواز کو
 غلط قرار دیا تھا۔“..... دوسری طرف سے فون آپریٹر نے انتہائی حیرت
 بھرے لہجے میں کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

”تمہارا کمپیوٹر بے حد حساس ہے شاید۔ اس وقت میرے منہ
 میں ثانی تھی جس کی وجہ سے بولتے ہوئے ہونٹ چپک جاتے تھے۔

سنائی دی تو صالحہ بے اختیار اچھل پڑی۔ وہ شاید یہ سمجھی تھی کہ
 عمران لارڈ لاکسن کے محل فون کر رہا ہے لیکن جب دوسری طرف
 سے لارڈ لاکسن کا نام لیا گیا تو وہ چونک پڑی۔
 ”فائن سے بات کراؤ۔ عالم پناہ بول رہا ہوں۔“..... عمران نے

کہا۔

”ہولڈ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
 ”ہیلو۔ فائن بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد اس کی آواز سنائی
 دی جس نے پہلے عمران کو فون کر کے لارڈ لاکسن کی محل میں آمد کے
 بارے میں اطلاع دی تھی۔
 ”عالم پناہ بول رہا ہوں۔“..... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں
 کہا۔

”میں سر۔ فرمائیے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
 ”لارڈ صاحب کی واپسی کہاں سے ہوئی ہے۔“..... عمران نے
 پوچھا۔

”سٹار لینڈ جریرے سے۔ وہاں ان کا مشہور ہوٹل سکائنا ہے اور وہ
 اکثر وہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔“..... فائن نے جواب دیتے ہوئے
 کہا۔

”وہاں کا جنرل پیئیر کون ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔
 ”مجھے تو معلوم نہیں۔ ویسے اگر آپ کہیں تو میں فون کر کے
 معلوم کر سکتا ہوں۔“..... فائن نے کہا۔

تھایا اسی لئے جہارے کمپیوٹر نے مجھے غلط قرار دے دیا تھا۔" صالحہ نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ فرمائیے..... لڑکی نے اس بار مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"لارڈ صاحب سے میری بات کراؤ۔"..... صالحہ نے کہا۔
"لارڈ صاحب سے۔ مگر..... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ میرے انکل ہیں۔ تم انہیں کہو کہ صالحہ بات کرنا چاہتی ہے۔" صالحہ نے کہا۔

"میں معلوم کرتی ہوں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو۔ لارڈ لاکسن بول رہا ہوں۔"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"انکل میں صالحہ بول رہی ہوں۔"..... صالحہ نے کہا۔
"کیا پاکیشیا سے..... لارڈ نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں انکل۔ میں یہاں دارالحکومت آئی ہوئی ہوں۔ میں نے ارام سے بات کی ہے۔ ارام تو بڑی بدتمیز ہو گئی ہے۔ اس نے تو مجھ سے ملنے سے ہی صاف انکار کر دیا ہے انکل۔ اس لئے میں آپ کو فون کر رہی ہوں کہ اس بدتمیزی پر آپ اس کے کان کھینچیں۔"..... صالحہ نے کہا تو دوسری طرف سے لارڈ لاکسن بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس نے یہ بدتمیزی میری وجہ سے کی ہے صالحہ۔ چند ذاتی

مسائل ایسے ہیں کہ میں نے اس پر پابندیاں لگا دی ہیں۔"..... لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انکل یہ پابندیاں دوسروں کے لئے ہوں گی۔ میرے لئے تو نہیں ہوں گی۔"..... صالحہ نے اٹھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سب کے لئے ہیں۔ آئی ایم سوری صالحہ۔"..... دوسری طرف سے اس بار قدرے خشک لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صالحہ نے منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو اتہائی خوفزدہ ہو چکے ہیں۔"..... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"خوفزدہ نہیں محتاط کہو۔"..... عمران نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پرپس کرنے شروع کر دیے۔

"سکاٹا ہوٹل۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لارڈ لاکسن بول رہا ہوں۔ بات کراؤ۔"..... عمران کے منہ سے لارڈ لاکسن جیسی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ یس سر۔"..... دوسری طرف سے اتہائی بو کھلائے ہوئے انداز میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ آسکر بول رہا ہوں لارڈ صاحب۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"نچہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"کیا رپورٹ ہے۔"..... عمران نے ویسے ہی اندھیرے میں تیر

طرف سے آسکر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”کیا یہ ضروری ہے کہ عمران اگر ملک سے باہر گیا ہے تو لازماً

یہاں سوسائٹی کے خلاف ہی کام کرنے آیا ہوگا“..... عمران نے کہا۔

”بلیک کا خیال ہے لارڈ۔ وہ اس عمران سے انتہائی مرعوب ہے۔

ویسے اس کی بات سن کر میرا دل چاہتا ہے کہ یہ واقعی دارالحکومت آ

جائے اور پھر ہم اسے بتائیں کہ فیبن سوسائٹی کیا حیثیت رکھتی

ہے“..... دوسری طرف سے آسکر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تم کیا کر لو گے“..... عمران نے جان بوجھ کر کہا۔

”پہلے تو مجھے فکر ہوتی کہ سوسائٹی کا ہیڈ کوارٹر دارالحکومت میں تھا

لیکن اب جبکہ ہیڈ کوارٹر یہاں شفٹ ہو گیا ہے تو اب میں پورے

دارالحکومت کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتا ہوں اور حکومت گریٹ لینڈ

اب لاکھ کوشش کر لے وہ ہمارے خلاف کچھ نہ کر سکے گی“۔ آسکر

کے لہجے میں غصہ موجود تھا۔

”ابھی ان اندازوں کی ضرورت نہیں ہے۔ بلیک کی رپورٹ مل

جائے پھر دیکھیں گے“..... عمران نے کہا۔

”لارڈ صاحب۔ پاکیشیا میں جو مشن بھیجتا تھا اس کے بارے میں

کیا حکم ہے“..... آسکر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”پہلے اس عمران کے بارے میں حتیٰ معلومات مل جائیں پھر

بھیجتا“..... عمران نے کہا۔

چلاتے ہوئے کہا کیونکہ وہ نہ آسکر کو جانتا تھا اور نہ اسے معلوم تھا کہ

آسکر کا عہدہ کیا ہے۔ ویسے اس نے جان بوجھ کر جنرل مینجر سے بات

کرانے کا نہ کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ لارڈ کا وہاں کوئی اور خفیہ سیٹ

اب بھی ہو۔

”بلیک سے ابھی تھوڑی دیر پہلے میری بات ہوئی ہے۔ میں نے

اسے یہ بتانے کے لئے فون کیا تھا کہ آپ کے حکم پر سوسائٹی کا

مرکزی آفس دارالحکومت سے یہاں شفٹ کر دیا گیا ہے تاکہ وہ یہاں

رابطہ کر لیا کرے۔ اس نے اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا میں اس نے

عمران کے فلیٹ پر فون کیا تھا۔ وہاں سے اس کے ملازم نے کہا ہے

کہ عمران موجود نہیں ہے جس پر بلیک نے اسے کہا کہ وہ اسے تلاش

کر کے اس سے بات کرانے کیونکہ وہ اسے اہم اطلاع دینا چاہتا ہے تو

آخر کار اس ملازم نے بتایا کہ وہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ بلیک

کا کہنا ہے کہ عمران لازماً سوسائٹی کے خلاف کام کرنے گریٹ لینڈ

بہنچا ہوگا۔ ویسے اس نے اپنے طور پر دارالحکومت میں عمران کی تلاش

شروع کرا دی ہے لیکن اس کا کہنا ہے کہ سوسائٹی کو بھی الرٹ کر دیا

جائے۔ خاص طور پر لارڈ صاحب کو کہا جائے کہ وہ انتہائی محتاط رہیں

کیونکہ اس کے خیال کے مطابق آپ کی ملاقات لارڈ برنارڈ سے ہو چکی

ہے اور عمران کے لارڈ برنارڈ سے خاصے گہرے تعلقات ہیں اس لئے

ہو سکتا ہے کہ آپ کے بارے میں اسے معلوم ہو گیا ہو۔ میں نے

اسے کہہ دیا ہے کہ لارڈ صاحب پہلے ہی انتہائی محتاط ہیں“۔ دوسری

کر رسیور رکھ دیا۔

”یہ آسکر کون ہے“..... صالحہ نے کہا۔

”یہ آسکر فین سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے۔ لارڈ لاکسن اپنے اور اپنی بیٹی کے بارے میں جس حد تک محتاط ہے اسے دیکھ کر مجھے فائن کی یہ رپورٹ کہ لارڈان حالات میں بھی سٹار لینڈ گیا ہے، سے شک پڑا تھا کہ سٹار لینڈ میں لامحالہ کوئی اہم کام ہو رہا ہو گا ورنہ اس قدر محتاط لارڈان حالات میں وہاں نہ جاتا اور یہ بھی ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہوٹل کی فون آپریٹر نے لارڈ کی آواز سننے ہی رابطہ اس آسکر سے کر دیا اس طرح یہ بات سامنے آگئی کہ فین سوسائٹی کا ہیڈ کوارٹر دارالحکومت سے شفٹ کر کے سٹار لینڈ میں بنا دیا گیا ہے اور اب وہ لوگ پاکیشیا کے خلاف کسی مشن پر بھی گروپ بھیج رہے تھے اس لئے اب ہمیں فوری طور پر ہیڈ کوارٹر کے خلاف کارروائی کرنا ہوگی“..... عمران نے کہا۔

”تو کیا آپ اب لارڈ لاکسن کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے“..... صالحہ نے کہا۔

”لارڈ لاکسن سے بھی ہم نے فین سوسائٹی کے مرکزی سیٹ اپ کے بارے میں معلوم کرنا تھا کیونکہ اس لارڈ کے علاوہ اور کوئی ایسا آدمی سامنے نہ تھا جس کا تعلق سوسائٹی سے ہوتا لیکن اب جبکہ بغیر لارڈ سے ملے یہ کام ہو گیا ہے تو اب لارڈ سے ملاقات سے پہلے وہاں کام کرنا ہوگا“..... عمران نے جواب دیا۔

”باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو پہلے اس بلیک کو کور کر لیا جائے“..... ٹائیگر نے کہا۔

”نہیں۔ وہ اس قدر اہم مہرہ نہیں ہے کہ اس کے پیچھے وقت ضائع کیا جائے۔ ہمیں اب فوری طور پر سٹار لینڈ جانا ہوگا“۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”باس۔ اسلحہ یہاں سے لے لیں“..... ٹائیگر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

”بلیک سیکرٹ لہجہ سن رہا ہے۔ اس نے سب سے زیادہ نگرانی اسلحہ فروخت کرنے والوں کی ہی کر رکھی ہوگی۔ ویسے اسلحہ تو سٹار لینڈ میں بھی آسانی سے مل جائے گا“..... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اجابت میں سر ہلا دیا۔

سے بولنے والا بہر حال لارڈ لاکسن ہی تھا۔ وہ ان کی آواز، لہجے اور بولنے کے انداز سے بخوبی واقف تھا لیکن اس کے باوجود اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ معاملات میں کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی گڑبڑ بہر حال موجود ہے لیکن گڑبڑ کیا ہو سکتی ہے یہ بات باوجود سوچنے کے اس کے ذہن پر واضح نہ ہو رہی تھی۔ ایک عجیب سی بے چینی نے اسے گھیر رکھا تھا لیکن اسے سمجھ نہ آرہی تھی کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ کافی دیر بعد اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اسے اچانک بلیک کی بات یاد آگئی تھی۔ اس نے ایک بار بتایا تھا کہ عمران دوسروں کی آواز اور لہجے کی اس انداز میں نقل اتار لیتا ہے کہ اصل آدمی بھی نہ پہچان سکے لیکن دوسرے لمحے اسے اپنے اس خیال پر خود ہی ہنسی آگئی کیونکہ عمران کی تو کبھی لارڈ لاکسن سے ملاقات ہی نہ ہوئی تھی پھر وہ کیسے ان کی آواز اور لہجے اور انداز کی اس طرح نقل کر سکتا تھا کہ آسکر بھی نہ پہچان سکے لیکن پھر اس نے یہ بات بلیک سے کرنے کی ٹھان لی۔ اس نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھالیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

”یس..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک کی محتاط آواز سنائی دی۔ چونکہ آسکر کے پاس بلیک کا خصوصی فون نمبر موجود تھا اس لئے اس سے براہ راست رابطہ ہو گیا تھا۔

”آسکر بول رہا ہوں بلیک..... آسکر نے کہا۔

”اوہ ہاں آپ۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے..... دوسری طرف

آسکر مکانا ہوٹل کے نیچے تہہ خانوں میں اپنے نئے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر ہلکے تھکنے کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کی ابھی لارڈ لاکسن سے فون پر تفصیلی بات چیت ہوئی تھی اور اس گفتگو نے اسے ہلکھن میں ڈال دیا تھا کیونکہ لارڈ لاکسن ابھی ایک روز پہلے یہاں ہیڈ کوارٹر کو چیک کر کے اور اسے آئندہ مشن کے سلسلے میں تفصیلی ہدایات دے کر گئے تھے لیکن پھر ان کے اچانک فون آنے اور فون بھی اس کے نمبر پر براہ راست آنے کی بجائے ہوٹل ایکس چینج کے ذریعے آنے اور پھر پاکیشیا میں مشن سے روکنے سے لے کر بے شمار باتیں ایسی تھیں جنہوں نے آسکر کو ہلکھن میں ڈال دیا تھا۔ آسکر کو لارڈ لاکسن کے ساتھ کام کرتے ہوئے طویل عرصہ ہو گیا تھا اور وہ لارڈ لاکسن کی فطرت اور طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا اس لئے اس ٹیلی فون کال نے اسے ہلکھن میں ڈال دیا تھا۔ گو دوسری طرف

سے بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ عمران دوسروں کی آوازوں اور لہجے کی بڑی کامیاب نقل کر لیتا ہے۔ کیا یہ بات درست ہے؟“ آسکر نے کہا۔

”ہاں۔ یہ تو پوری دنیا جانتی ہے۔ وہ اس معاملے میں جادوگر سمجھا جاتا ہے لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟“ بلیک نے کہا۔

”کیا عمران کسی سے ملے بغیر بھی اس کی آواز اور لہجے کی نقل اتار سکتا ہے؟“ آسکر نے کہا۔

”ملے بغیر۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں؟“ بلیک نے کہا۔

”میرا مطلب ہے کہ وہ اس آدمی سے کبھی نہ ملا ہو پھر بھی اس کی آواز اور لہجے کی نقل کر سکتا ہے؟“ آسکر نے کہا۔

”باس۔ آپ شاید ذہنی طور پر اچھے ہوئے ہیں۔ آپ کھل کر بات کریں کیا ہوا ہے؟“ بلیک نے کہا۔

”مجھے لارڈ صاحب کا فون آیا۔ ان سے میری باتیں ہوئیں لیکن گنگو ختم ہونے کے بعد میرا ذہن الجھ گیا ہے کیونکہ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کہیں نہ کہیں معاملہ گھڑے لیکن کوئی بات واضح نہیں ہو رہی۔ اچانک مجھے تمہاری بات یاد آگئی کہ عمران کسی بھی آدمی کی آواز اور لہجے کی انتہائی کامیاب نقل کر لیتا ہے لیکن عمران تو کبھی لارڈ لاکسن سے ملا ہی نہیں اس لئے میں پوچھ رہا ہوں کہ کیا وہ کسی آدمی سے ملے بغیر بھی اس کی آواز کی اس قدر کامیاب نقل اتار

لیتا ہے کہ مجھ جیسا آدمی بھی نہ پہچان سکے؟“ آسکر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے باس کہ عمران لارڈ لاکسن سے کسی بھی روپ میں ملا ہو یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے فون پر ان سے کسی بھی دوسرے کے لہجے میں بات کی ہو لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ آپ نے تو اب سٹار لینڈ میں ہیڈ کوارٹر شفٹ کیا ہے۔ دوسرے تو دوسرے خود مجھے بھی اس جہد ملی کا علم آپ کے فون سے ہوا ہے۔ پھر عمران کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ سٹار لینڈ میں ہیں اور آپ کا فون نمبر یہ ہے اور آپ ہی ہیڈ کوارٹر کے انچارج ہیں۔ یہ ساری باتیں تو کسی صورت بھی اسے معلوم نہیں ہو سکتیں اس لئے آپ کا یہ خدشہ بے جا ہے لیکن اس کے باوجود میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ لارڈ صاحب کو خود فون کر کے ان سے معلوم کر لیں اور اگر واقعی کوئی گھڑ ہے تو مجھے فوراً اطلاع دیں کیونکہ ایسی صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے لامحالہ ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیتا ہے۔“ بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

”ہیڈ کوارٹر پر حملہ۔ اوہ نہیں یہاں تو وہ کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے اور تمہاری باتیں سن کر مجھے اب اطمینان ہو گیا ہے کہ میرے خدشات واقعی فضول تھے۔ عمران کو جہاں کے اور میرے بارے میں کسی صورت بھی معلوم نہیں ہو سکتا؟“ آسکر نے کہا۔

فون پر کوئی بات نہیں کی..... دوسری طرف سے لارڈ نے جواب دیا تو آسکر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو میرا خدشہ درست نکلا ہے..... آسکر نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا سٹار لینڈ جا کر تمہارا ذہن تو نہیں گھوم گیا..... لارڈ لاکسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"لارڈ صاحب۔ آپ نے مجھے ہوٹل ایکس چینج کے ذریعے فون کیا اور تفصیل سے باتیں کیں۔ اس وقت تو مجھے شک نہ پڑا لیکن جب میں نے رسیور رکھا تو میری چھٹی حس نے کسی گڑبڑ کا احساس دلایا لیکن میری سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا۔ پھر مجھے اچانک بلیک کی بات یاد آئی۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ عمران دوسروں کی آواز اور لہجے کی انتہائی کامیاب نقل کر رہا ہے لیکن مجھے یقین تھا کہ عمران تو آپ سے کبھی نہیں ملا لیکن اس کے باوجود جب میری بے چینی ختم نہیں ہوئی تو میں نے بلیک سے بات کی تو بلیک نے کہا کہ عمران نے اگر آپ کی آواز سن بھی رکھی ہے تب بھی عمران کو یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر سٹار لینڈ میں سکانا ہوٹل میں شفٹ ہو چکا ہے اور انچارج میں ہوں اور پھر میں مطمئن ہو گیا لیکن بلیک نے کہا کہ میں پھر بھی آپ سے تصدیق کر لوں اور اب آپ نے تصدیق کر دی ہے کہ آپ نے مجھے فون ہی نہیں کیا تھا۔ آسکر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری ہیڈ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کیا باتیں ہوئی

"عمران جیسے شخص سے کچھ بھی بعید نہیں ہے کہ وہ کہاں سے کیا کچھ معلوم کر سکتا ہے۔ اسی لئے تو اسے عفریت کہا جاتا ہے۔ آپ فون کر کے تصدیق کر لیں یہ بے حد اہم بات ہے..... بلیک نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے میں پھر تمہیں فون کروں گا..... آسکر نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر ان نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ لاکسن مینشن..... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"سٹار لینڈ سے آسکر بول رہا ہوں۔ لارڈ سے بات کراؤ۔ آسکر نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہو لڈ آن کریں..... دوسری طرف سے قدرے ہنسے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یس..... چند لمحوں بعد لارڈ لاکسن کی آواز سنائی دی۔

"آسکر بول رہا ہوں لارڈ صاحب..... آسکر نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں کال کی ہے..... لارڈ لاکسن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"آپ نے مجھے فون پر کال کر کے جو حکم دیا ہے میں اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا تھا..... آسکر نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشتے میں تو نہیں ہو۔ میں نے تو تم سے

سکتی..... لارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آسکر نے ایک بار پھر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے ذہن میں واقعی دھماکے ہو رہے تھے کہ وہ لارڈ لاکسن سمجھ کر اس عمران سے تفصیلی بات چیت کرتا رہا ہے۔

”یس..... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک کی آواز سنائی دی۔“
”آسکر بول رہا ہوں بلیک..... آسکر نے کہا۔“

”یس باس۔ کیا ہوا.....“ بلیک نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

”لارڈ صاحب سے میری بات ہوئی ہے۔ انہوں نے مجھے فون ہی نہیں کیا تھا..... آسکر نے کہا۔“

”اوہ۔ اوہ۔ پھر تو یہ بات طے ہے کہ یہ بات چیت آپ سے عمران نے کی ہے۔ درری بیڈ۔ آپ مجھے فوراً وہ گفتگو بتائیں۔“ بلیک نے کہا تو آسکر نے اسے وہی ساری بات بتا دی جو اس نے لارڈ لاکسن کو بتائی تھی۔

”اوہ باس۔ آپ کا ہیڈ کوارٹر شدید خطرے میں ہے.....“ بلیک نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے بھی یہ احساس ہو رہا ہے اور لارڈ صاحب نے بھی یہی حکم دیا ہے کہ میں تمہیں بلواؤں اور ہوٹل کی اس انداز میں نگرانی کراؤں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا جائے اس لئے

ہیں تمہاری اس کے ساتھ.....“ لارڈ نے کہا تو آسکر نے وہ تمام گفتگو بتا دی جو اس نے پہلے لارڈ لاکسن کے ساتھ کی تھی۔
”لیکن عمران میری آواز کی نقل کیسے کر سکتا ہے جبکہ آج تک میری اس سے نہ ہی ملاقات ہوئی ہے اور نہ ہی فون پر بات ہوئی ہے۔“ لارڈ نے کہا۔

”بلیک نے کہا ہے کہ وہ عفریت ہے۔ اس کے ذرائع لامحدود ہیں اور اب آپ کے جواب نے بہر حال اس کی تصدیق کر دی ہے..... آسکر نے کہا۔“

”ہونہ۔ اب تو مجھے بھی اس آدمی سے خوف آنے لگا ہے۔ درری بیڈ۔ یہ ہم نے خواہ مخواہ ایک عذاب اپنے گلے لگایا ہے۔ اب اس کا خاتمہ ہر صورت میں ضروری ہو گیا ہے۔ سنو تم بلیک کو شارکینڈ بلواؤ اور اس کے مشورے سے سکنا ہوٹل کی اس انداز میں نگرانی کراؤ کہ وہ ہر صورت میں ہاتھ لگ جائے لیکن اسے فوری گولی نہیں مارنی بلکہ اسے قید کر لینا ہے۔ اب میں اس سے خود ملنا چاہتا ہوں.....“ لارڈ نے کہا۔

”یس باس..... آسکر نے کہا۔“

”اور مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا.....“ لارڈ نے کہا۔
”یس باس۔ لیکن آپ بھی محتاط رہیں۔ ایسا آدمی کچھ بھی کر سکتا ہے..... آسکر نے کہا۔“
”تم میری فکر مت کرو۔ مجھ تک اس کی ہوا بھی نہیں پہنچے۔“

تم فوراً جہاں پہنچ جاؤ..... آسکر نے کہا۔

”گر قتاری۔ اوہ نہیں باں۔ اسے تو ایک لمحہ صانع کے بغیر گولی سے اڑا دینا چاہئے ورنہ تو وہ ایک لمحے میں سچو نیشن بدل دے گا۔“

بلیک نے کہا۔

لارڈ صاحب کا یہی حکم ہے اور تم جانتے ہو کہ لارڈ صاحب اپنے حکم کی تعمیل کس انداز میں چاہتے ہیں اور سنو اس قدر مرعوب ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ بہر حال وہ انسان ہے اگر تم اس کے سامنے اس لئے نہیں آنا چاہتے کہ وہ تمہارا دوست ہے تو مجھے سیٹ اپ بناؤ میں سارا انتظام کر لوں گا۔ فین سو سائی احمقوں کا ٹولہ نہیں ہے۔ مجھے..... آسکر نے اس بار اہتائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بہر حال اب مجھے میک اپ میں آنا پڑے گا“..... بلیک نے کہا۔

”اوسکے جلد از جلد پہنچ جاؤ۔ طیارہ چارٹرڈ کروا کر آؤ۔“۔ آسکر نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا اور یکے بعد دیگرے اس نے کئی بین پریس کر دیئے۔

”یہی۔ بھرڈ بول رہا ہوں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

”میرے آفس میں آؤ۔ ابھی اسی وقت..... آسکر نے تیز لچے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”ہونہر۔ ایک آدمی سے یہ لوگ اس قدر خوفزدہ ہیں۔
 نائنس۔“ آسکر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا
 اور ایک ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے
 مؤدبانہ انداز میں آسکر کو سلام کیا۔

”بیٹھو دھڑ..... آسکر نے میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو دھڑ اس کرسی پر بیٹھ گیا۔“

سکون۔ پالیٹیا سیرٹ سروس ایک خطرناک رجسٹرڈ عمران کے ساتھ جہاں ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنے آ رہی ہے۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ میں نے بلیک کو کال کر لیا ہے۔ وہ آکر تم سب کو خود ہی لیز کرے گا لیکن اس کے آنے سے پہلے تم نے ہوٹل اور ہیڈ کوارٹر کی اس انداز میں نگرانی کرانی ہے کہ جو مشکوک آدمی نظر آنے لے بے ہوش کر کے بلیک روم میں پہنچا دینا۔ کسی چیکنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ بس جو مشکوک نظر آنے اٹھا لو۔ بعد میں اس کی چیکنگ ہوتی رہے گی۔..... آسکونے کہا۔

لیکن باس ہوٹل میں تو سینکڑوں لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔ ہم کس کو مشکوک سمجھیں گے اور کس کو نہیں؟..... پھر ڈنے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مشکوٰۃ افراد کسی نہ کسی انداز میں میرا نام لیں گے۔ وہ یہاں صرف میرا نام جانتے ہیں“..... آسکر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب ہم چیک کر لیں گے۔“ پھر ڈن نے کہا۔

"اہتہائی محتاط رہنا"..... آسکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کے اشارے سے رج ڈ کو واپس جانے کا کہا تو رج ڈ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آفس سے باہر نکل گیا تو آسکر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کرسی کی پشت سے سرگرا کر اس انداز میں آنکھیں بند کر لیں جیسے ذہنی طور پر بری طرح تھک گیا ہو۔

عمران، صالحہ اور ٹائیگر تینوں گریٹ لینڈ کے باشندوں کے میک اپ میں سٹار لینڈ کے سب سے مشہور اور عظیم الشان ہوٹل سکانا کے ہال میں داخل ہوئے تو ان تینوں کے پہروں پر ہال کی سجاوٹ اور خوبصورتی کو دیکھ کر بے اختیار تحسین کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ ہال واقعی اہتہائی خوبصورتی اور دلکشی سے سجایا گیا تھا۔ ہال میں موجود فرنیچر کی کوالٹی بھی بے حد اعلیٰ تھی اور اس کا ڈیزائن بھی اہتہائی جدید تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ فرنیچر ابھی چند لمحے پہلے ہی بازار سے لا کر یہاں رکھا گیا ہے۔ ہال میں موجود مردوں اور عورتوں کا تعلق بھی اعلیٰ طبقے سے تھا۔ یوں تو ہال میں تقریباً ہر قومیت کے افراد موجود تھے لیکن ان میں ایکری، گریٹ لینڈ اور باچان کے باشندوں کی کثرت تھی۔ ہال میں دو وسیع و عریض کاؤنٹر تھے جن میں سے ایک سروس کاؤنٹر تھا جبکہ دوسرا بکنگ کاؤنٹر

تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ سیکرٹری نے دونوں خواتین کو اشارہ کیا تو وہ دونوں اٹھ کر تیزی سے اس اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دونوں خواتین باہر آئیں تو سیکرٹری اٹھ کھڑی ہوئی۔

”تشریف لے جالیئے جناب“..... سیکرٹری جس انداز میں اٹھ کر اور انتہائی مؤدبانہ انداز میں بات کر رہی تھی اس سے لگ رہا تھا کہ اسے مائیکل کارپوریشن کے بارے میں خاصی معلومات حاصل ہیں۔ “شکریہ“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صالحہ اور ٹائیگر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے تھے۔ دروازے کی دوسری طرف ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا اور دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ ساؤنڈ پروف ہے اور وہ اس دروازے تک پہنچے ہی تھے کہ دروازہ کھلا اور ایک ادھیز عمر آدمی باہر آگیا۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔

”خوش آمدید جناب۔ میرا نام فرینک ہے اور میں یہاں جنرل مینجر ہوں“..... ادھیز عمر آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اسے بھی معلوم تھا کہ مائیکل کارپوریشن کیا حیثیت رکھتی ہے اور اس کے چیئرمین کی بذات خود آمد کے بعد ظاہر ہے اسے اس طرح استقبال کرنا چاہئے تھا لیکن عمران نے اس کے ساتھ ہی دل ہی دل میں شکریہ

آئے کیونکہ عمران نے جس مائیکل کارپوریشن کا نام لیا تھا وہ گرہٹ لینڈ کی سب سے بڑی کاروباری کارپوریشن تھی اور ایک لحاظ سے بین الاقوامی سطح کی کاروباری فرم تھی۔

”آپ کی ملاقات طے ہے سر“..... سیکرٹری نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”نہیں“..... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

”اوکے۔ تشریف رکھیں میں بات کرتی ہوں“..... سیکرٹری نے کہا تو عمران سر ملاتا ہوا ایک طرف پڑے ہوئے خالی صوفے کی طرف بڑھ گیا۔ سیکرٹری نے ایک فون کارسیور اٹھایا اور بات کرنی شروع کر دی۔ پھر اس نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کر وہ میز کے پیچھے سے نکل کر خود عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھی۔

”صرف ایک منٹ کی زحمت ہوگی آپ کو جناب“..... خاتون نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”نہیں بے اصولی نہیں۔ جن کی ملاقات طے ہے اور یہاں موجود ہیں وہ پہلے۔ ہم انتظار کر لیں گے“..... عمران نے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ یس سر“..... سیکرٹری نے اور زیادہ سرعوب ہوتے ہوئے

کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر وہ دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھی اور اس نے اسی فون کارسیور اٹھا کر بات کی اور پھر رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ایک سائیڈ پر موجود دروازہ کھلا اور دو ادھیز عمر آدمی باہر آئے اور

"جی فرمائیے۔ میں کیا خدمت بجالا سکتا ہوں"..... جنرل ینجر نے کہا۔

"میں نے مسٹر آسکر سے خفیہ ملاقات کرنی ہے"..... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو جنرل ینجر بے اختیار اچھل پڑا۔

"مسٹر آسکر۔ مم۔ مم۔ مگر"..... جنرل ینجر آسکر کا نام سنتے ہی اس طرح بوکھلایا کہ اس کے منہ سے الفاظ ہی نہ نکل رہے تھے۔

"مجھے معلوم ہے مسٹر فرینک کہ مسٹر آسٹر فین سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر انچارج ہیں اور ابھی حال ہی میں گرہٹ لینڈ سے یہاں منتقل ہوئے ہیں۔ لارڈ لاکسن چیئرمین فین سوسائٹی نے مجھے خود اس کی اطلاع دی تھی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جنرل ینجر کے چہرے پر حیرت اور اطمینان کے ملے جلے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"اوہ سر۔ تو آپ بھی"..... جنرل ینجر بولتے بولتے رک گیا۔

"یہ باتیں اوپن نہیں کی جاتیں مسٹر فرینک۔ آپ تو اتہائی ذمہ دار آدمی ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ سوری سر"..... جنرل ینجر نے ایک بار پھر بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے اور ظاہر ہے آپ کا وقت بھی اتہائی قیمتی ہوگا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے ان سے بات کرنی ہوگی"..... فرینک نے اٹھتے ہوئے کہا

ادا کیا کہ جنرل ینجر صاحب چیئرمین کو ذاتی طور پر نہیں جانتے تھے ورنہ مسئلہ آغاز میں ہی خراب ہو جاتا۔

"بے حد شکریہ۔ میرا نام مائیکل ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحہ کے لئے جواب میں ہاتھ بڑھا دیا۔ پھر خود ینجر فرینک انہیں اپنے آفس میں لے آیا جو واقعی اتہائی شاندار تھا۔

"آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے جناب"..... جنرل ینجر نے پوچھا۔

"فی الحال کچھ نہیں۔ میرے پینے پلانے کے مخصوص اوقات ہیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہم لوگوں پر ڈاکٹر موت کے فرشتوں کی طرح ہر وقت تعینات رہتے ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کی بات درست ہے جناب"..... فرینک نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ میز کی دوسری طرف اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھنے کی بجائے ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"آپ کی اس طرح اچانک آمد نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ اگر آپ اطلاع کر دیتے تو ہم ایرپورٹ پر آپ کا شایان شان استقبال کرتے۔ آپ کی ہمارے ہوٹل میں آمد ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہے"۔ جنرل ینجر نے خالصتاً کاروباری انداز میں کہا۔

"شکریہ۔ میں یہاں نجی کام سے آیا ہوں اس لئے خاموشی سے یہاں پہنچ گیا ہوں"..... عمران نے جواب دیا۔

اور پھر وہ میز کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ"..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو کرسی کی طرف بڑھتا ہوا فرینک چونک کر رک گیا۔

"کیا وہ اپنے آفس میں موجود ہیں"..... عمران نے میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں"..... فرینک نے کہا۔

"تو پھر آپ ہمارے ساتھ چلیں۔ اسے فون نہ کریں"۔ عمران نے غصہ سے کہا۔

"ان سے بات کرنا ضروری ہے کیونکہ راستہ وہی اندر سے کھول سکتے ہیں"..... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔ کر لیں بات"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فرینک نے ایک فون کار سیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران اس کے قریب ہی موجود تھا جبکہ ٹائیگر اور صالحہ بھی اٹھ کر اس کے ساتھ آکھڑے ہوئے تھے۔ عمران نے مزکر ٹائیگر کو آنکھ کا اشارہ کیا۔

"فرینک بول رہا ہوں مسٹر آسکر۔ جنرل مینجر فرینک"۔ جنرل مینجر فرینک نے دوسری طرف سے ہیلو کی آواز سننے ہی کہا۔

"اوہ آپ۔ کیسے فون کیا ہے"..... دوسری طرف سے ہلکی سی آواز سنائی دی تو عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے رسیور نہ صرف اس کے ہاتھ میں تھا بلکہ وہ اسے کان سے

بھی لگا چکا تھا جبکہ ٹائیگر واقعی کسی ٹائیگر کی طرح فرینک پر جھپٹ پڑا تھا اور اس کا ایک ہاتھ اس کے منہ پر اور دوسرا اس کی کمر کے گرد جم گیا تھا اور فرینک اس کے سینے سے لگا کھڑا تھا جبکہ صالحہ بجلی کی سی تیزی سے مزکر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی۔ یہ سب کچھ صرف پلک جھپکنے میں ہو گیا تھا۔

"گرسٹ لینڈ کی مائیکل کارپوریشن کے ڈائریکٹر مارکیٹنگ مسٹر روزویں کا فون آیا تھا وہ آپ سے بات کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے آپ کا فون نمبر مانگا تھا۔ میں نے انہیں کہا کہ یہاں کوئی آسکر نہیں ہے جس پر فون بند ہو گیا۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ کہیں وہ آپ کا کوئی آدمی تو نہ تھا"..... عمران نے فرینک کی آواز اور سچے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میرا کوئی روزویں واقف نہیں ہے۔ آپ نے چیک کیا تھا کہ کال کہاں سے کی گئی ہے"..... دوسری طرف سے چونک پوچھا گیا۔

"نہیں۔ کیوں"..... عمران نے جواب دیا۔

"مجھے لارڈ صاحب نے بتایا تھا کہ ہوٹل میں کال پیکنگ کمپیوٹر ہے"..... دوسری طرف سے آسکر نے کہا۔

"ہاں ہے تو ہی لیکن اسے کاشن دینا پڑتا ہے۔ عام کاروباری تو ظاہر ہے چیک کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی"..... عمران جواب دیتے ہوئے کہا۔

آپ اپنی زندگی گنوانا نہ چاہیں گے اس لئے آپ مجھے آسکر تک پہنچنے کا راستہ بتا دیں اور خود بھی ساتھ چلیں ورنہ دوسری صورت میں آپ کی لاش یہاں پڑی ہوگی اور راستہ ہم آپ کی سیکرٹری سے معلوم کر لیں گے۔ بولیں۔ ہاں یا ناں میں جواب دیں۔..... عمران نے انتہائی خشک اور کھر درے لہجے میں کہا۔

”وہ۔ وہ راستہ بند ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ جب تک آسکر صاحب اسے نہ کھولیں گے وہ بند رہتا ہے۔ میں اسے کسی صورت بھی نہیں کھول سکتا۔..... فرینک نے رک رک کر قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

”رستے کی تفصیل بتاؤ۔ کھول ہم خود لیں گے۔..... عمران نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا تو فرینک نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

”اسے ہاف آف کر دو ٹائیگر۔..... عمران نے چند سوال کرنے کے بعد ٹائیگر سے کہا اور دوسرے لہجے ساؤنڈ پروف کرہ فرینک کی چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر کا ہاتھ بھلی کی سی تیزی سے گھوما تھا اور فرینک جھٹکا ہوا نیچے قالین پر جا گرا تھا۔ ٹائیگر کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا فرینک کنپٹی پر ضرب کھا کر ایک لمحے سے دوبارہ نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

”صالحہ دروازہ اندر سے لاک کر دو۔..... عمران نے صالحہ سے کہا۔ صالحہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دروازہ لاک کر دیا اور

”اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے لیکن اگر دوبارہ کال آئے تو آپ نے اسے چیک کرنا ہے۔..... آسکر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔..... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے انٹرکام کارسیور اٹھا لیا۔

”ہیں۔..... عمران نے فرینک کے لہجے میں کہا۔

”باس۔ دو مزید ملاقاتیں موجود ہیں۔..... دوسری طرف سے باہر موجود سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”تمام ملاقاتیں کینسل کر دو۔ میں انتہائی اہم معاملات میں مصروف ہوں اور اب جب تک میں نہ کہوں تم نے بھی کوئی مداخلت نہیں کرنی۔..... عمران نے فرینک کے لہجے میں کہا۔ انداز

تھکمانہ تھا۔

”ہیں سر۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”اب اس کو چھوڑ دو۔..... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے اسے جھٹکا دے کر آگے کی طرف کر دیا۔ فرینک کا چہرہ مسلسل منہ بند ہونے کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا۔ اس نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لئے جبکہ عمران نے جیب سے مشین پشٹ نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔

”مسٹر فرینک آپ ایک کاروباری آدمی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ

عمران عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صالحہ اور ٹائیگر بھی اس کے پیچھے تھے لیکن ابھی وہ اس عقبی دروازے تک پہنچے ہی تھے کہ اچانک چھت سے سرخ رنگ کی روشنی کا دھارا سا نکل کر کمرے میں پھیل گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر یقینت تاریک چادر سی پھیلتی چلی جا رہی ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن پلک جھپکنے میں اس کے تمام احساسات جیسے فنا ہو کر رہ گئے۔

آسکر اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور آسکر نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور دروازے سے بلیک کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رنگ گئی۔

”آؤ بیٹھو بلیک“..... رسمی سلام دعا کے بعد آسکر نے کہا تو بلیک میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

”طیارہ چارٹرڈ کرا کر آئے ہو اس لئے اتنی جلدی پہنچ گئے ہو۔“ آسکر نے کہا۔

”ہاں۔ کیا ہوا۔ آپ کے آدمیوں نے کوئی اطلاع دی ہے یا نہیں“..... بلیک نے کہا۔

”ابھی تک تو کوئی اطلاع نہیں ملی حالانکہ رپورڈ کا پورا گروپ ہوٹل کے گرد اور اندر موجود ہے۔“ آسکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کہ وہ ہوٹل کے ڈیڑوں یا عملے سے ہی پوچھ گچھ کرے۔ وہ جنرل مینجر سے براہ راست بھی مل سکتا ہے اور اس سے بھی آپ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتا ہے۔..... بلیک نے کہا تو آسکر بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ ہاں۔ واقعی اس پوائنٹ کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ میں بات کرتا ہوں۔“..... آسکر نے کہا اور پھر اس نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آسکر نے بے اختیار چونک کر رسیور اٹھالیا۔

”ہیلو..... آسکر نے کہا۔“

”فرینک بول رہا ہوں مسٹر آسکر۔ جنرل مینجر فرینک۔“ دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو آسکر بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے معنی خیز نظروں سے سامنے بیٹھے ہوئے بلیک کی طرف دیکھا تو بلیک بھی چونک پڑا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

”اوہ آپ۔ کیسے فون کیا ہے۔“..... آسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے فرینک نے اسے بتایا کہ گریٹ لینڈ کی مائیکل کارپوریشن کے ڈائریکٹر مارکیٹنگ مسٹر روز دین کا فون آیا تھا اور وہ آسکر کے بارے میں پوچھ رہا تھا اور پھر جنرل مینجر فرینک نے خود ہی اسے بتایا کہ اس نے اس نام کے آدمی کی موجودگی سے انکار کر دیا ہے۔ جنرل مینجر فرینک نے کہا کہ اس نے فون اس لئے کیا ہے کہ کہیں روز دین ان کا آدمی نہ ہو۔ پھر آسکر نے اس سے کال چیک

”آپ نے انہیں کیا چیک کرنے کے لئے کہا ہے۔“..... بلیک نے پوچھا۔

”میں نے اسے کہا ہے کہ جو کوئی بھی آسکر کا نام پوچھے یا اس کے بارے میں معلومات حاصل کرے اسے بے ہوش کر کے بلیک روم میں پہنچا دیا جائے۔ کسی چیکنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ چیکنگ بعد میں ہوتی رہے گی۔“..... آسکر نے جواب دیا۔

”اوہ۔ گڈ شو باس۔ آپ نے واقعی اتہائی فہانت سے کام لیا ہے۔“ عمران اور اس کے ساتھی میک اپ کے ماہر ہیں اور آپ کے آدمی تو ویسے بھی انہیں نہیں پہچانتے اس لئے چیکنگ کی یہی صورت ہو سکتی تھی۔..... بلیک نے کہا تو آسکر کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

”میں نے بھی طویل عرصہ انجنیئریوں میں کام کیا ہے بنیک۔ یہ اور بات ہے کہ جب سے فین سوسائٹی جو ان کی ہے میں فیلڈ میں کام نہیں کر رہا لیکن بہر حال ذہن تو کام کر ہی رہا ہے۔“..... آسکر نے کہا۔

”میں باس۔ لیکن کیا آپ نے ہوٹل کے اعلیٰ حکام کو بھی اس بارے میں بریف کر دیا ہے یا نہیں۔“..... بلیک نے کہا تو آسکر چونک پڑا۔

”ہوٹل کے اعلیٰ حکام۔ کیا مطلب۔“..... آسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”باس۔ عمران عام انداز میں کام نہیں کرتا۔ یہ ضروری نہیں ہے

کی سکرین لکھت جھماکے سے روشن ہو گئی۔ پہلے تو چند لمحوں تک اس پر آڑھی ترچی سی لکیریں دوڑتی نظر آئیں اور پھر ایک منظر ابھر آیا تو آسکر کے ساتھ ساتھ بلیک بھی محاورہً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔ سکرین پر ایک شاندار آفس نظر آ رہا تھا لیکن وہاں چار افراد موجود تھے جن میں ایک عورت تھی۔ وہ دروازے کے قریب کھڑی تھی جبکہ میز کے قریب ایک آدمی نے فرینک پر مشین پٹل تان رکھا تھا اور تیسرا ان کے قریب کھڑا تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ انہیں فوری ہلاک ہونا چاہئے۔ فوراً ورنہ یہ یہاں پہنچ جائیں گے۔“ بلیک نے اتہائی متوحش سے لہجے میں کہا۔

”لاؤڈ صاحب کا حکم ہے کہ انہیں بے ہوش کیا جائے اور بے ہوش کرنے کے آلات تو یہاں موجود ہیں۔ ہلاک کرنے کے نہیں۔“ آسکر نے جواب دیا۔

”تو پھر جلدی کریں۔“ بلیک نے کہا تو آسکر نے مشین کے ایک دوسرے حصے کو تیزی سے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

”اوہ۔ انہوں نے اسے مار گرایا ہے۔ جلدی کریں باس۔“ بلیک نے جو ابھی تک سکرین پر موجود منظر دیکھ رہا تھا چہچہتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے آسکر نے ایک بڑا سا بٹن پریس کر دیا۔

”اوہ ہاں۔ یہ بے ہوش ہو گئے ہیں۔“ بلیک نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو آسکر بچھے ہٹ کر اس کے قریب آیا تو اس نے

کرنے کے بارے میں پوچھا تو جنرل مینجر نے بتایا کہ اس نے کال چیک نہیں کی جس پر آسکر نے اسے ہدایت کی کہ اب اگر کال آئے تو وہ اسے ضرور چیک کرے اور پھر دوسری طرف سے ٹھیک ہے کے الفاظ سن کر آسکر نے رسیور رکھ دیا۔

”یہاں سے اس جنرل مینجر کا کمرہ چیک کرنے کا کوئی سسٹم ہے۔“ بلیک نے تیز لہجے میں پوچھا۔

ہاں ہے۔ لیکن کیوں۔“ آسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ جنرل مینجر فرینک نہیں بلکہ عمران بول رہا ہے۔ جلدی کریں ہمیں چیلنگ کرنی ہے۔“ بلیک نے کہا تو آسکر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”آؤ میرے ساتھ۔“ آسکر نے عقبی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور بلیک بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑا۔ عقبی دروازے کے پیچھے ایک چھوٹی سی راہداری کر اس کر کے وہ ایک اور کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں پوری دیوار کے ساتھ ایک قد آدم مشین پھیلی ہوئی تھی جس پر بے شمار چھوٹی چھوٹی سکرینیں تھیں۔ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی اس کمرے کی لائٹس خود بخود جل اٹھی تھیں۔

”خاصا جدید انتظام ہے۔“ بلیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔“ آسکر نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے مشین کے ایک حصے کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اس حصے پر چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے بلب جلنے بجھنے لگے اور پھر اس حصے

دیکھا کہ اب وہ چاروں افراد ہی فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

"تم نہیں ٹھہرو بلیک میں ان کے بلیک روم میں پہنچانے کے آرڈرز کروں"..... آسکر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ بلیک ہونٹ ٹھنچے خاموش کھڑا ہوا تھا۔ کچھ دیر بعد آسکر بھی واپس آگیا اور پھر اسی لمبے جنرل مینجر کے کمرے کا دروازہ کھلا اور چار آدمی اندر داخل ہوتے نظر آئے۔ ان میں سے تین نے جنرل مینجر کے علاوہ باقی تین افراد کو اٹھا کر کاندھوں پر لادا اور پھر تیزی سے واپس اسی عقبی دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ چوتھے آدمی نے جیب سے ایک انجکشن نکال کر جنرل مینجر کو لگنا شروع کر دیا تو آسکر نے مشین آف کر دی۔

"آؤ۔ تم نے بروقت کارروائی کرا کر انہیں بے ہوش کر دیا ہے ورنہ یہ خطرناک لوگ یہاں ہمارے سروں پر اچانک پہنچ جاتے اور تمہاری یہ بات بھی درست ثابت ہوتی کہ انہوں نے براہ راست جنرل مینجر پر ہاتھ ڈال دیا تھا"..... آسکر نے راہداری میں سے گزرتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میری تجویز ہے کہ ان لوگوں کو بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا جائے"..... بلیک نے کہا۔

"گھبراؤ نہیں بلیک۔ اب ان کی روہیں بھی ہماری مرضی کے بغیر آزاد نہیں ہو سکتیں"..... آسکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا آپ انہیں ہوش میں لے آئیں گے"۔ بلیک نے کہا۔
"نہیں۔ پہلے میں ان کے میک اپ واش کراؤں گا اور اگر یہ لوگ ایشیائی ہوئے تو پھر انہیں ہوش میں لائے بغیر لارڈ صاحب کو رپورٹ دوں گا۔ پھر جیسے وہ حکم دیں گے ویسے ہی ہو گا لیکن اگر ان کے میک اپ واش نہ ہوئے تو پھر انہیں ہوش میں لا کر پوچھ گچھ کروں گا اور پھر اس کے بعد اگر یہ واقعی مطلوبہ لوگ ہوئے تو لارڈ صاحب کو رپورٹ دوں گا ورنہ گویاں مار کر ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوادوں گا"..... آسکر نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"سب منظر اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود ابھی تک آپ کو شک ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی نہیں ہیں۔ وہ آدمی جس نے مشین پشیل تان رکھا تھا وہ عمران ہے"..... بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہو گا لیکن بلیک فیمن سوسائٹی میں لارڈ کا حکم دیوتا کی طرح مانا جاتا ہے۔ سمجھے۔ اس لئے میں ان کے حکم کی کسی صورت بھی خلاف درزی نہیں کر سکتا اور پھر تم میرے ساتھ موجود ہو اس لئے تم آخر اتنے گھبرا کیوں رہے ہو"..... آسکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے"..... بلیک نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور آسکر نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے ماحول کا اندازہ ہو سکا۔ اس نے چونک کر لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کیونکہ اس کا جسم ایک لوہے کی کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس میں ٹارچنگ کے قدیم اور جدید آلات بیک وقت ہی موجود تھے۔ اس کے ساتھ ہی دوسری کرسیاں بھی موجود تھیں جن میں سے دو پر ٹائیگر اور صالحہ دونوں ہی موجود تھے اور ایک آدمی سب سے آخر میں موجود صالحہ کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ عمران نے راڈز کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے لبوں پر مسکراہٹ رہینگئی کیونکہ اس نے چیک کر لیا تھا کہ راڈز کا سسٹم عقبی پایوں کی

جگہ سے سامنے سوئچ پینل میں تھا۔ وہاں موجود مخصوص ساخت کے سرخ بٹنوں کی ایک پوری قطار موجود تھی۔ اسی لمحے انجکشن لگانے والا واپس مڑا۔

”ہم کہاں ہیں مسٹر“..... عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”بلیک روم میں“..... اس آدمی نے اہتائی روکھے لہجے میں جواب دیا اور تیزی سے ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی اور سوال کرتا وہ دروازہ کھول کر دوسری طرف غائب ہو گیا اور دروازہ اس کے عقب میں بند ہو گیا۔ اسی لمحے ٹائیگر نے کمسمنا شروع کر دیا۔

”جارڈن ہوش میں آؤ“..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس نے جان بوجھ کر یہ الفاظ کہے تھے کیونکہ اسے بہر حال خطرہ تھا کہ اس ہال میں آوازیں کسی دوسری جگہ نہ پہنچ رہی ہوں اور ٹائیگر غلطی سے پاکیشیائی زبان میں نہ بول پڑے۔

”اوہ باس مائیکل نہ یہ ہم کہاں ہیں“..... ٹائیگر نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بتایا تو یہی گیا ہے کہ یہ بلیک روم ہے حالانکہ یہ تو خاصا روشن کمرہ ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے صالحہ نے بھی کمسمنا شروع کر دیا۔

”مس ماریا جلدی ہوش میں آؤ ورنہ تمہیں وہ لوگ دوسرا انجکشن

نہ لگا دیں۔..... عمران نے جان بوجھ کر صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا اور صالحہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

”یہ ہم کہاں ہیں مسٹر مائیکل.....“ صالحہ نے کہا۔

”میں نے پہلے ہی جارڈن کو بتایا ہے کہ اسے بلیک روم کہا جاتا ہے حالانکہ یہ کافی روشن کمرہ ہے۔.....“ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہال کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے دوسرا آدمی تھا اور عمران اسے دیکھ کر بے اختیار ہلکا سا مسکرا دیا کیونکہ وہ اسے پہچان گیا تھا۔ یہ اس کا دوست بلیک تھا حالانکہ بلیک نے بڑی مہارت سے میک اپ کر رکھا تھا لیکن عمران اس کے قد و قامت کے ساتھ ساتھ اس کے چلنے کے مخصوص انداز سے ہی اسے پہچان گیا تھا۔ اس کے پیچھے وہی آدمی تھا جس نے انہیں ہوش دلایا تھا لیکن اب اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ وہ دونوں سلمینے دیوار کے ساتھ موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ مشین گن بردار ان کے ساتھ بڑے مستعد انداز میں کھڑا ہو گیا تھا۔

”تم علی عمران ہو اور تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ کیوں.....“ سب سے پہلے آنے والے آدمی نے کہا تو عمران اس کی آواز سنتے ہی سمجھ گیا کہ یہ آسکر ہے کیونکہ وہ پہلے لارڈ لاکسن کے لہجے میں اور بعد میں جنرل بینجر فرینک کے لہجے میں اس سے بات چیت کر چکا تھا۔

”کیا پاکیشیا احمقوں کا ملک ہے مسٹر.....“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم.....“ آسکر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے عمران کی بات کا مطلب سمجھ میں نہ آیا ہو جبکہ بلیک خاموش بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کا ایک ہاتھ اس کی جیب میں تھا اور اس کی نظریں عمران پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے اسے خطرہ ہو کہ عمران بیٹھے بیٹھے اچانک غائب بھی ہو سکتا ہے۔

”ہم گریٹ لینڈ کے باشندے ہیں۔ کیا پاکیشیا والے احمق ہیں کہ گریٹ لینڈ کے باشندوں کو اپنی سیکرٹ سروس میں شامل کریں گے.....“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تمہارے میک اپ واش نہیں ہو سکے حالانکہ سادہ پانی سے بھی انہیں واش کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن اس کے باوجود مجھے یقین ہے کہ تم علی عمران ہو اور یہ تمہارے ساتھی ہیں۔“ آسکر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اگر تم کنفرم ہو تو پھر ہم سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ویسے تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی جارڈن اور ماریا ہیں البتہ تم اپنا تعارف کراؤ۔.....“ عمران نے کہا۔

”میرا نام آسکر ہے۔ تم نے جنرل بینجر فرینک سے مجھ تک پہنچنے کا

جبکہ بلیک اسی طرح خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"اس لئے کہ تمہاری جگہ ہم فیبن سوسائٹی کا چارج سنبھال لیں۔" عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو آسکر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"میں نے تو تمہاری بڑی تعریفیں سن رکھی تھیں لیکن تم تو اتہائی احمق آدمی ہو۔" آسکر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"حیری تعریفیں تم نے سن رکھی ہیں۔ میری تو تم سے ملاقات ہی پہلی بار ہو رہی ہے۔" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم علی عمران ہو۔ یہ بات تو طے ہے چاہے میک واش ہو یا نہ ہو لیکن تم مجھے جو کہانی سنانے کی کوشش کر رہے ہو وہ اس قدر احمقانہ ہے کہ اب مجھے واقعی شک پڑنے لگ گیا ہے کہ یا تو تم علی عمران نہیں ہو یا پھر تم جان بوجھ کر اپنے آپ کو اتہائی احمق ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔" آسکر نے کہا۔

"مسٹر آسکر۔ اسرائیلی حکام کو اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس فیبن سوسائٹی کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے اور انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ تم یا تمہارے ساتھی فیبن سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر کا دفاع نہ کر سکو گے اس لئے انہوں نے ہمیں کہا ہے کہ تمہاری جگہ فیبن سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر کا چارج ہم لے لیں لیکن انہیں خدشہ تھا کہ اگر تم تک اطلاع پہنچ گئی تو تم لارڈ لاکسن کو اطلاع کر دو گے جبکہ اسرائیلی حکام اس وقت تک لارڈ

راستہ معلوم کرنے کی کوشش کی تھی اس لئے میں نے تمہیں یہاں اٹھوا لیا ہے۔ بولو تم کون ہو اور مجھ تک کیوں پہنچنا چاہتے تھے۔" آسکر نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم ہو آسکر۔ گڈ شو۔ پھر تو تم سے بات ہو سکتی ہے لیکن یہ تمہارے ساتھ کون ہے۔ اسے باہر بھیج دو۔" عمران نے کہا۔

"یہ میرا ساتھی ہے جو کچھ کہنا ہے اس کے سامنے کہہ دو۔" آسکر نے کہا۔

"سوچ لو۔ ہو سکتا ہے کہ اسرائیل اس بات کو پسند نہ کرے۔" عمران نے کہا تو اس بار آسکر کے ساتھ ساتھ بلیک بھی چونک پڑا۔

"اسرائیل۔ کیا مطلب۔" آسکر نے حیران ہو کر کہا۔

"ہمارا تعلق اسرائیل سے ہے۔" عمران نے کہا۔

"لیکن تم تو گرین لینڈ کے باشندے ہو۔" آسکر نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"تو کیا گرین لینڈ کے باشندوں کا اسرائیل سے تعلق نہیں ہو سکتا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مان لیا کہ تمہارا تعلق اسرائیل سے ہو گا۔ پھر۔" آسکر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسرائیلی حکام نے ہمیں تمہارے پاس بھیجا ہے۔" عمران نے کہا تو آسکر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا۔ کیوں۔" آسکر نے اس بار بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

ہو۔ میں جا کر لارڈ صاحب سے بات کرتا ہوں..... آسکر نے کہا اور اٹھ کر ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”تم بھی باہر جا کر کھڑے ہو جاؤ.....“ بلیک نے اس بار مشین گن بردار سے سخت لہجے میں کہا تو وہ سر ملاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

”مجھے معلوم ہے عمران کہ تم نے مجھے باوجود میک اپ کے پہچان لیا ہے کیونکہ میں نے تمہارے چہرے پر مخصوص مسکراہٹ دیکھ لی تھی۔ بہر حال میں نے آسکر اور اس کے آدمی کو اس لئے باہر بھجوا یا ہے کہ میں تم سے چند ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں۔“ بلیک نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

”کون سی باتیں؟“ عمران نے اسی طرح مائیکل کے لہجے میں ہی کہا۔

”میرا وعدہ ہے کہ فین سوسائٹی پاکیشیا کے خلاف آئندہ کوئی اقدام نہیں کرے گی۔ کیا تم فین سوسائٹی کو اس کے حال پر نہیں چھوڑ سکتے؟“ بلیک نے کہا۔

”کیا تمہارا وعدہ اسرائیلی حکام اور لارڈ لاکسن دونوں پر حاوی ہے؟“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ میرا کام ہے اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ بلیک جو کچھ کہتا ہے وہ کرتا ہے۔“ بلیک نے کہا۔

”وعدہ کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ لو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم

لاکسن تک یہ اطلاع نہ پہنچانا چاہتے تھے جب تک کہ ہم تمہاری جگہ نہ لے لیں اس لئے ہمیں اس انداز میں کارروائی کرنا پڑی تھی۔“ عمران نے اس بار اتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ہو نہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے پھر تو تمہیں ہلاک کرنا اتہائی ضروری ہو گیا ہے۔“ آسکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن بردار کی طرف دیکھا۔

”یس باس.....“ اس آدمی نے چونک کر کہا۔

”ان تینوں کو گولیوں سے اڑا دو.....“ آسکر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”یس باس.....“ اس مشین گن بردار نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے مشین گن سیدھی کر لی۔

”رک جاؤ.....“ اچانک بلیک نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکتے ہوئے کہا۔ وہ پہلی بار بولا تھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”اب کیا ہوا۔ تم تو خود انہیں فوری طور پر ہلاک کرنے کے لئے کہہ رہے تھے.....“ آسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”باس اگر انہیں اس طرح ہلاک کر دیا گیا تو ہم حتمی نتیجے پر نہیں پہنچ سکیں گے کہ یہ لوگ دراصل کون ہیں۔ اس لئے آپ پہلے لارڈ صاحب سے بات کریں۔ وہ اسرائیلی حکام سے پوچھ سکتے ہیں اس کے بعد ہی ان کے بارے میں فیصلہ ہو سکتا ہے۔“ بلیک نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر تم ہمیں رکو کیونکہ تم ہی انہیں چمک کر سکتے

نہ ہوئے تو مجھے ساری عمر جہاد کی ہلاکت پر افسوس رہے گا۔" بلیک نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم میری ہلاکت کی فکر مت کرو۔ ہم مسلمانوں کا ایمان ہے کہ موت کا ایک وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے جب وہ وقت آنے لگا تو پھر تم تو کیا دنیا کی کوئی طاقت مجھے موت سے نہیں بچا سکے گی لیکن جب تک یہ وقت نہیں آتا تب تک پوری دنیا کی طاقتیں بھی مل کر میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتیں۔ تم اپنے بارے میں سوچو تو زیادہ بہتر ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم مجھے کچھ وقت دے سکتے ہو کہ میں لارڈ لاکسن اور آسکر سے فائل بات کر لوں۔" بلیک نے کہا۔

"وقت سے تمہارا کیا مطلب ہے؟" عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہی کہ تم میری واپسی تک سچو نیشن تبدیل نہیں کرو گے۔" بلیک نے کہا۔

"تم رسک کیوں لیتے ہو۔ باہر مسلح آدمی موجود ہے اسے اندر کھڑا کر دو۔ باقی رہے ہم تو ظاہر ہے کہ ہم نے بہر حال اپنے طور پر جدوجہد کرنی ہی ہے۔" عمران نے کہا۔

"اگر میں مسلح آدمی کو روکتا تو تم اب تک ہلاک ہو چکے ہوتے۔" بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم اب اس مسلح آدمی کو حکم دے کر دیکھ لو۔" عمران نے

یہ وعدہ نہ نبھا سکو گے کیونکہ فیبن سوسائٹی نے اپنے مقاصد تبدیل کر لئے ہیں۔ مجھے کافی عرصہ سے معلوم تھا کہ تم سرکاری ایجنسی میں کام کرنے کے ساتھ ساتھ خفیہ طور پر اس سوسائٹی کے لئے بھی کام کرتے ہو لیکن میں نے یہ بات تمہیں اس لئے نہیں بتائی کہ فیبن سوسائٹی کا مشن اس وقت گریٹ لینڈ کے نظام حکومت کے خلاف کام کرنا تھا اس لئے یہ معاملہ حکومت گریٹ لینڈ کا تھا ہمارا نہیں تھا لیکن اب فیبن سوسائٹی نے اپنے مقاصد تبدیل کر لئے ہیں۔ اب اس نے اسرائیل کی سرپرستی حاصل کر لی ہے اور اسرائیلیوں کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں کہ ان کا اصل ٹارگٹ مسلم ممالک اور خاص طور پر پاکستان ہے۔ وہ اب فیبن سوسائٹی کے نیٹ ورک کو مسلم ممالک کے خلاف بھی استعمال کریں گے اور تم آسکر جیسے آدمی کو باس کہہ رہے ہو۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن وہ بول دیے ہی بدلے ہوئے لہجے میں رہا تھا۔

"مجھے معلوم ہے عمران کہ تم اور تمہارے ساتھی کسی بھی وقت انتہائی حیرت انگیز طور پر سچو نیشن تبدیل کر سکتے ہیں۔ میں نے واقعی اپنے طور پر یہ کوشش کی تھی کہ تمہیں ہوش میں لانے سے پہلے ہی ہلاک کر دیا جائے لیکن لارڈ لاکسن کی وجہ سے میری بات نہ مانی گئی لیکن اب میں نے غور کیا ہے تو دونوں ہی صورتیں ذاتی طور پر میرے خلاف جاتی ہیں۔ اگر تم رہا ہو گئے تو لامحالہ تم نے فیبن سوسائٹی کے ساتھ ساتھ میرے خلاف بھی کام کرنا ہے اور اگر تم رہا

کہا تو بلیک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”اندر آ جاؤ رچرڈ“..... بلیک نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور مسلح آدمی اندر آ گیا۔
”یس سر“..... مسلح آدمی نے اندر آ کر کہا۔

”یہاں دروازے کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اگر یہ کوئی حرکت کریں تو بے شک گولیوں سے اڑا دینا لیکن اگر یہ کوئی حرکت نہ کریں تو پھر انہیں ہلاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے“..... بلیک نے اس آدمی سے کہا گیا تھا، سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس سر“..... رچرڈ نے جواب دیا۔

”عمران پلیز میری واپسی تک کچھ نہ کرتا مجھے یقین ہے کہ میں ٹارڈ صاحب کو منالوں گا“..... بلیک نے اب عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

”کوشش کر دیکھو“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک سر ہلاتا ہوا تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

”مسٹر رچرڈ۔ اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ ہم تو راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ہم کیسے حرکت کر سکتے ہیں“..... عمران نے مسکرا کر رچرڈ سے کہا۔

”جہارے بارے میں بتایا تو یہی گیا ہے کہ تم دنیا کے اہتہائی

خطرناک ترین ایجنٹ ہو اس لئے بہر حال مجھے محتاط تو رہنا ہو گا۔“
رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ دروازے کی سائیڈ پر دیوار سے تقریباً ایک فٹ آگے کھڑا تھا۔ عمران کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں کیونکہ وہ اس سوچ پینل کے بالکل سامنے کھڑا تھا جس پر کرسیوں کے راڈز کھولنے اور بند کرنے کے بٹن موجود تھے لیکن رچرڈ کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ واقعی چوکنا اور محتاط ہے۔

”کیا ہم نے صرف باتیں ہی کرنی ہیں یا ان کرسیوں سے چھٹکارا بھی حاصل کرنا ہے“..... اچانک صالحہ نے مخصوص کوڈ میں بات کرتے ہوئے کہا تو عمران اور ٹائیگر دونوں ہی چونک پڑے۔
”کیا تم اپنے آپ کو ان راڈز کی گرفت سے نکال سکتی ہو۔“
عمران نے بھی اسی کوڈ کے تحت پوچھا۔

”نہیں۔ یہ راڈز خصوصی ساخت کے ہیں اور خاصے تنگ ہیں لیکن اس کے باوجود میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے۔ یہ آدمی سوچ پینل کے سامنے کھڑا ہے اور میرے پیروں میں ایسی جوتی موجود ہے جسے میں ایک پیر کی مدد سے بغیر اسے معلوم ہوئے انار سکتی ہوں۔ میں اس جوتی کو پوری قوت سے اس آدمی کے سینے پر مار سکتی ہوں اس طرح یہ آدمی اچانک پیچھے ہٹے گا اور لامحالہ اس کی پشت سوچ پینل سے ٹکرا جائے گی“..... صالحہ نے جواب دیا۔

”لیکن تم خاصی سائیڈ پر ہو۔ اگر نشانہ خطا ہو گیا تو یہ فائر کھول دے گا“..... عمران نے کہا۔

ہٹا اور پھر تیزی سے سیدھا ہوا ہی تھا کہ ٹائیگر نے یکتا لمبی چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ رچرڈ کو پوری قوت سے دھکیلتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر کٹاک کٹاک کی آوازیں سنائی دیں اور اس بار عمران اور صالحہ بھی آزاد ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی رچرڈ کے حلق سے یکتا چیخ نکلی اور وہ ہوا میں ہاتھ پیر مارتا ایک دھماکے سے قلابازی کھا کر نیچے فرش پر جا گرا۔ ٹائیگر نے اس کے سنبھلنے سے پہلے ہی ایک قدم پیچھے ہٹ کر اسے گردن سے پکڑ کر مخصوص انداز میں ہوا میں اچھال دیا تھا جبکہ اس کی مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گری تھی جسے بجلی کی سی تیزی سے صالحہ نے اٹھالیا تھا۔ عمران تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ رچرڈ کو ہلاک نہ کرنا اور یہ گن مجھے دو..... عمران نے دروازے کے قریب رک کر کہا تو ٹائیگر نے تیزی سے جھک کر فرش پر پڑے ہوئے رچرڈ کے سر پر ایک ہاتھ رکھا اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر اس نے سروالے ہاتھ کو مخصوص جھٹکا دیا تو رچرڈ کا ترپتا ہوا جسم ایک زور دار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا لیکن اس کا اہتہائی تیزی سے بگڑتا ہوا چہرہ دوبارہ تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گیا جبکہ اس دوران صالحہ نے گن عمران کی طرف اچھال دی تھی۔

”تم دونوں یہیں رکو گئے..... عمران نے گن کیچ کرتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر دوسری طرف آگیا۔ یہ ایک راہداری تھی جس کا اختتام ایک کمرے کے دروازے پر ہو رہا تھا۔ دروازہ کھلا

”آپ صرف اجازت دیں پھر دیکھیں.....“ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے کوشش تو بہر حال ہونی چاہئے.....“ عمران نے جواب دیا۔

”یہ تم آپس میں کس زبان میں باتیں کر رہے ہو.....“ رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اسے زبان خلق کہا جاتا ہے یعنی عام لوگوں کی زبان اور کہا جاتا ہے کہ زبان خلق دراصل خدا کی طرف سے منادی ہوتی ہے۔“ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی تو رچرڈ بے اختیار ہنس پڑا۔ لیکن دوسرے لمحے سائیں کی آواز کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بے اختیار ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کا جسم تیزی سے پیچھے کی طرف جھکا ہی تھا کہ کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی ٹائیگر کے جسم کے گرد لوہے کے راڈز غائب ہو گئے جبکہ عمران اور صالحہ ویسے ہی راڈز میں جکڑے ہوئے بیٹھے تھے۔ یہ کارنامہ صالحہ کی جوتی نے سرانجام دیا تھا۔ اس نے واقعی اہتہائی مہارت اور پوری قوت سے پیر کو جھٹکا دے کر جوتی پھینکی تھی اور باوجود اس بات کے کہ وہ سائیڈ پر تھی اس کی جوتی بجلی کی سی تیزی سے رچرڈ کے سینے سے جا ٹکرائی تھی اور رچرڈ کا جسم جوتی کی ضرب کھا کر لاشعوری طور پر پیچھے کی طرف جھکا جس کے نتیجے میں ظاہر ہے ایک بٹن پش ہو گیا اور اس طرح ٹائیگر راڈز کی گرفت سے آزاد ہو جانے میں کامیاب ہو گیا۔ رچرڈ جھٹکا کھا کر پیچھے

ہوا تھا۔ عمران دروازے کے قریب ایک لمحے کے لئے رکا لیکن دوسری طرف سکوت تھا اس لئے عمران تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ کمرہ خالی تھا جس کے سامنے والی دیوار میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر ایک اور راہداری نظر آرہی تھی۔ عمران تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے اس کے کان میں آسکر کی آواز پڑی لیکن آواز ہلکی تھی اور دائیں طرف سے آرہی تھی۔ عمران نے اپنا سر باہر نکال کر دیکھا تو دائیں ہاتھ پر ایک کمرے کے کھلے دروازے سے آسکر کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ عمران راہداری میں داخل ہوا اور دیوار کے ساتھ لگ کر اس دروازے کی طرف کھسکتا چلا گیا۔ آسکر شاید بلیک سے باتیں کر رہا تھا کیونکہ اسے بلیک کی آواز بھی سنائی دی تھی۔ عمران دروازے کے قریب جا کر رک گیا۔

”لارڈ صاحب کا لہجہ بتا رہا ہے بلیک کہ انہوں نے تمہاری تجویز کو پسند نہیں کیا۔ میں طویل عرصے سے ان کے ساتھ ہوں اس لئے مجھے ان کے لہجے سے ہی معلوم ہو جاتا ہے“..... آسکر نے کہا۔

”لارڈ صاحب کو تم ہی سمجھاؤ آسکر۔ یہ عمران انسان نہیں ہے میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں اس لئے اگر اس سے اس طرح نجات مل سکتی ہے تو یہ بہر حال ہمارے لئے فائدہ مند رہے گی۔“ بلیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آخری فیصلہ تو بہر حال لارڈ صاحب ہی کر سکتے ہیں لیکن عمران اور اس کے ساتھی تو راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں اور اندر بھرڈ بھی

موجود ہے اور بھرڈ اتہائی محتاط اور تیز آدمی ہے۔ پھر یہ عمران اور اس کے ساتھی کیسے ہمارے لئے کوئی خطرہ بن سکتے ہیں۔“ آسکر نے کہا۔

”میں وضاحت نہیں کر سکتا آسکر۔ بہر حال میں نے اپنے طور پر یہ آخری کوشش کی ہے اب یہ تمہاری اور لارڈ صاحب کی مرضی ہے کہ وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں“..... بلیک نے کہا۔

”لیکن اگر لارڈ صاحب نے فیصلہ تمہاری مرضی کے خلاف دیا تو پھر تمہارا کیا رد عمل ہو گا“..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آسکر نے کہا۔

”پھر میں فیبن سوسائٹی سے علیحدہ ہو جاؤں گا اور بس۔“ بلیک نے کہا۔

”اوہ۔ تمہیں معلوم ہے کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا“..... آسکر کے لہجے میں غصہ تھا۔

”مجھے معلوم ہے لیکن یہ بتا دوں کہ میری سرکاری حیثیت بھی ہے۔“ بلیک نے جواب دیا۔

”ہو نہ۔ ٹھیک ہے لارڈ صاحب آجائیں پھر دیکھیں گے کہ وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں“..... آسکر کی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر سیور اٹھایا گیا۔

”آسکر بول رہا ہوں“..... آسکر نے کی آواز سنائی دی۔

”یس لارڈ۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔“ چند لمحوں کی

خاموشی کے بعد آسکر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سیور

رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔
 "سوری بلیک تمہارا مشورہ رد کر دیا گیا ہے اور لارڈ صاحب بھی
 اب یہاں نہیں آ رہے۔ انہوں نے حکم دیا ہے کہ ان تینوں قیدیوں
 کو ہلاک کر دیا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا ہے کہ تم اپنے
 ہاتھوں سے ان کا خاتمہ کرو گے۔"..... آسکر کی آواز سنائی دی۔
 "تم نے لارڈ صاحب سے میری بات کی تھی؟"..... بلیک نے
 کہا۔

"سوری۔ اب تو احکامات دیئے جا چکے ہیں اور تم جلتے ہو کہ
 فیین سوسائٹی کے یہ اصول ہیں کہ جب حکم دیا جائے تو اس کی
 تعمیل ہر صورت میں ہوتی ہے۔"..... آسکر نے سرد لہجے میں جواب
 دیا۔

"سنو آسکر۔ میں یہ کام خود نہیں کر سکتا البتہ میں یہاں بیٹھا ہوں
 تم جا کر انہیں ہلاک کر دو اور لارڈ صاحب کو کہہ دینا کہ بلیک نے
 انہیں ہلاک کیا ہے۔"..... بلیک کی آواز سنائی دی۔

"نہیں بلیک۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔ میں لارڈ صاحب کے حکم کی
 تعمیل میں کسی قسم کی خلاف ورزی برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ چلو
 میرے ساتھ۔"..... آسکر کی سخت آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی
 کرسیاں کھینکنے کی آوازیں سنائی دیں۔

"ٹھیک ہے تم یہ جھٹھو میں جا کر حکم کی تعمیل کر دیتا ہوں۔"
 بلیک کی آواز سنائی دی تو عمران نے گن کانڈھے سے نکالی۔

"نہیں۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔"..... آسکر نے کہا اور پھر
 دروازے کی طرف قدموں کی آواز آتی سنائی دی تو عمران بجلی کی سی
 تیزی سے سیدھا ہوا۔ اسی لمحے آسکر دروازے سے باہر آتا دکھائی دیا تو
 عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر چھٹا اور پھر کمرہ آسکر اور
 اس کے پیچھے آتے ہوئے بلیک دونوں کی چیخوں اور عقب میں موجود
 کرسیوں پر گرنے کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ وہ دونوں اس اچانک
 افتاد کی وجہ سے ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے تھے۔ آسکر اور
 بلیک دونوں نے نیچے گرتے ہی اتہائی پھرتی سے اٹھنے کی کوشش کی
 لیکن اسی لمحے عمران کے دونوں بازو ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے
 حرکت میں آئے اور اس بار وہ دونوں ہی ہوا میں اٹھتے ہوئے
 قلابازیاں کھا کر سر کے بل نیچے جا گرے۔ ان دونوں کے حلق سے
 بے اختیار چیخیں نکل گئی تھیں۔ نیچے گر کر وہ دونوں ایک بار پھر
 اٹھنے کی کوشش کرنے لگے لیکن پھر نیچے گرے اور ان کے جسم تیزی
 سے تڑپنے لگ گئے۔ ان دونوں کے چہرے تیزی سے بگڑتے چلے جا
 رہے تھے۔ عمران نے تیزی سے جھک کر پہلے آسکر کے سر اور کانڈھے
 پر ہاتھ رکھ کر ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا اور پھر اس نے مڑ کر
 یہی عمل بلیک کے ساتھ دوہرایا اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کے
 جسم ساکت ہو گئے تھے لیکن ان کے تیزی سے بگڑتے ہوئے چہرے
 اب نارمل ہونے لگ گئے تھے۔ عمران نے ایک طویل سانس لے کر
 انہیں دیکھا اور پھر اس نے جھک کر آسکر کو اٹھایا اور اپنے کانڈھے پر

لاد کر تیزی سے کمرے سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

"اسے راڈز میں جکڑ دو"..... عمران نے کاندھے پر لدے ہوئے آسکر کو ایک کرسی پر ڈالتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس نے دوبارہ پہلے والے کمرے میں آکر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے بلیک کو اٹھایا اور اسے تیزی سے اپنے ساتھیوں کے پاس لے آیا۔ اس نے اسے بھی دوسری کرسی پر ڈالا اور پھر گن اس نے کاندھے سے اتار کر ٹائیگر کی طرف بڑھادی۔

"ٹائیگر تم باہر جاؤ اور پوری عمارت کی تلاشی لو۔ اول تو مجھے یقین ہے کہ یہاں اور کوئی آدمی نہیں ہے لیکن اگر کوئی ہو تو اسے ہلاک کر دو اور اس کے ساتھ ہی اس عمارت کی مکمل تلاشی لو۔" عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے عمران کے ہاتھ سے گن لی اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا جبکہ عمران نے صالحہ کی مدد سے بلیک کو راڈز میں جکڑا اور پھر اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے رچرڈ کو بھی اٹھایا اور ایک کرسی پر ڈال دیا اور صالحہ نے اسے بھی راڈز میں جکڑ دیا۔

"کیا ہوا تھا۔ آپ نے واپسی میں بڑی دیر لگا دی"..... صالحہ نے کہا تو عمران نے اسے آسکر اور بلیک کے درمیان ہونے والی گفتگو سے آگاہ کر دیا۔

"اوہ! پھر تو انہیں زندہ رکھنا حناقت ہو گی"..... صالحہ نے کہا۔

"ٹائیگر واپس آکر رپورٹ دے گا حسب ہی اس بات کا فیصلہ ہو سکتا ہے"..... عمران نے کہا اور اسی لمحے ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

"باس عمارت میں اور کوئی آدمی نہیں ہے اور اس عمارت میں اسلحے کا ایک زیر زمین بہت بڑا سٹور ہے اور بس۔ ویسے یہ عمارت جمہورے کی آبادی سے ہٹ کر ساحل سمندر پر ہے اور دوزخ اور کوئی عمارت نظر نہیں آ رہی"..... ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ہوٹل سکائنا سے نکال کر باقاعدہ یہاں لایا گیا تھا۔ اوکے تم باہر بہرہ دو میں ان سے چند باتیں کر لوں۔ ارے ہاں فون پیس اٹھا کر یہاں سٹے آؤ اور یہاں اس کا پلگ ساکٹ میں لگا دو"..... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"عمران نے اٹھ کر پہلے بلیک کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کیا۔ چند لمحوں بعد بلیک کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ صالحہ ویسے ہی کرسی پر بیٹھی رہی تھی۔ چند لمحوں بعد بلیک نے لگی سی آواز میں کرہستے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن قاہرہ راڈز میں جکڑے ہوئے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو میرا خدشہ درست ثابت ہوا۔ تم نے ان کرہسیوں

”اگر میں تمہیں رہا کر دوں تو تمہارا کیا رد عمل ہوگا۔“ عمران نے کہا۔

”میں نے آسکر کو کہا تھا کہ اگر میری بات نہ مانی گئی تو میں فیبن سوسائٹی چھوڑ دوں گا لیکن مجھے معلوم ہے کہ فیبن سوسائٹی دراصل مذہبی سوسائٹی ہے اس لئے یہاں فیبن سوسائٹی سے علیحدگی کا مطلب یقینی موت ہوتا ہے لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ میری سرکاری حیثیت ہے اور فیبن سوسائٹی کم از کم حکومت گریٹ لینڈ سے دوبارہ نکرانے کی ہمت نہیں کرے گی۔“ بلیک نے کہا۔

”لیکن تمہیں اب کم از کم یہ تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ فیبن سوسائٹی اب پہلے والی سوسائٹی نہیں رہی۔ اب یہ اسرائیلی حکومت کے تابع ہو گئی ہے اور اب اس کا ٹارگٹ گریٹ لینڈ کا شاہی نظام نہیں بلکہ مسلم ممالک اور خاص طور پر پاکیشیا بنے گا۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ ویسے اس وقت میرا خیال تھا کہ میں انہیں قاتل کر لوں گا لیکن لارڈ نے جس طرح تمہاری موت کا حکم دے دیا ہے اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہ لوگ اپنی موت پر دستخط کر چکے ہیں۔“ بلیک نے کہا۔

”میں نے تمہارے اور آسکر دونوں کے درمیان ہونے والی باتیں سن لی ہیں۔ لارڈ نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم ہم تینوں کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دو اور تم تیار ہو گئے تھے۔“ عمران نے

سے رہائی حاصل کر لی۔“ بلیک نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اپنے ساتھ آسکر اور رچرڈ کو بھی کرسیوں میں جکڑے دیکھ کر اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گئی۔

”میں نے تمہیں اس لئے پہلے ہوش دلایا ہے بلیک کہ تم اب اپنے وعدے کے بارے میں کیا کہتے ہو۔“ عمران نے بڑے ٹھنڈے سے لہجے میں کہا۔

”سوری عمران۔ میں ناکام رہا ہوں۔“ بلیک نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”کیوں۔“ عمران نے جان بوجھ کر پوچھا۔ وہ دراصل بلیک پر یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اس نے آسکر اور اس کے درمیان ہونے والی بات چیت سن لی ہے۔

”لارڈ لاکسن نہیں مانتا اس کے حکم کی ہر صورت میں تعمیل کی جاتی ہے۔“ بلیک نے کہا۔

”تو پھر اب تم بتاؤ کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں۔“ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”جو تمہارے جی میں آئے۔ میں نے بہر حال اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی کہ فیبن سوسائٹی بھی بچ جائے اور میں اور آسکر بھی لیکن ان لوگوں کو یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ ان کا واسطہ کس سے پڑ چکا ہے۔“ بلیک نے جواب دیا۔

مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے سو فیصد یقین تھا کہ رچرڈ تمہیں سنبھالنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا اس لئے صورت حال وہ نہیں ہوگی جو پہلے تھی۔ باقی تم جو چاہو سوچ لو اور جو چاہے عمل کرو۔“..... بلیک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”تم مجھے فین سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے بارے میں پوری تفصیل بتا دو۔ میں تمہیں خاموشی سے یہاں سے روانہ کر دوں گا۔“..... عمران نے کہا۔

”سوری عمران۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو میں علیحدہ تو ہو سکتا ہوں لیکن غداری نہیں کر سکتا۔ تم مجھے بے شک گولی مار دو لیکن میں تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا اور دوسری بات یہ کہ اگر تم مجھ پر یقین کرو تو پھر اصل بات یہ ہے کہ فین سوسائٹی کے بارے میں شاید پوری تفصیل نہ ہی لارڈ کو معلوم ہوگی اور نہ ہی آسکر کو۔ لارڈ اس سوسائٹی کا چیرمین ضرور ہے اور آسکر اس کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج لیکن فین سوسائٹی کا اصل مرکز کہاں ہے اور کون لوگ اس کے لئے کیا کیا کام کرتے ہیں اس کا علم شاید ان دونوں کو بھی نہیں ہوگا۔“..... بلیک نے کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے بلیک۔ اگر ایسا ہوتا تو لارڈ اور آسکر کی بات نہ بانی جاتی۔ ان کی وجہ سے ہی سوسائٹی نے اپنے مقاصد تک پہنچنے کے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ اصل میں فین سوسائٹی صرف حکم کی تعمیل کرتی ہے اور بس۔ لیکن سوسائٹی کیا ہے اور کہاں ہے اس کا علم اگر آسکر اور لارڈ کو ہوتا تو گریٹ لینڈ کی سپیشل بجنسی اس کا سراغ بہر حال لگا لیتی۔ تم تو سپیشل بجنسی کے چیف ہمیں کو ذاتی طور پر جانتے ہو۔ اس نے آج تک لاکھ ٹکریں ماریں لیکن وہ اصل آدمیوں تک نہیں پہنچ سکا۔“..... بلیک نے کہا۔

”تو پھر آسکر اور لارڈ کیا کرتے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”لارڈ پالیسی بناتا ہے جبکہ آسکر اس پالیسی کے تحت احکامات جاری کرتا ہے اور پھر اس کی تعمیل ہوتی ہے لیکن کہاں اور کس انداز میں شاید اس کا علم لارڈ اور آسکر دونوں کو نہیں ہوگا۔“..... بلیک نے کہا۔

”آسکر کے حکم دیتا ہے۔“..... عمران نے کہا لیکن اسی لمحے پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ٹائیگر نے فون پیس نہ صرف عمران کے قریب میز پر رکھ دیا تھا بلکہ اس نے اس کا پلگ بھی ساکٹ میں لگا دیا تھا۔

”امید ہے تم خاموش رہو گے۔“..... عمران نے بلیک کی طرف دیکھا اور بلیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا۔

”یس۔“..... عمران نے آسکر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

”ان پاکیشیائی بجنٹیوں کا کیا ہوا۔“..... دوسری طرف سے ایک سرد آواز سنائی دی۔

انہیں آپ کے حکم کے مطابق بلیک نے گولیوں سے اڑا دیا۔

ہے..... عمران نے جواب دیا۔

”تو پھر تم نے رپورٹ کیوں نہیں دی اور تم ابھی تک وہاں کیوں موجود ہو..... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا۔

”بلیک کا خیال ہے کہ ان کی تعداد صرف تین نہیں ہو سکتی اس لئے وہ ان کے مزید ساتھیوں کی تلاش پر کام کر رہا ہے اور اس نے ہی مجھے مشورہ دیا ہے کہ جب تک اس کے ساتھی گرفتار ہو کر یہاں نہیں پہنچ جاتے ہمیں یہیں رہنا چاہئے..... عمران نے آسکر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

”اسے یہ کام کرنے دو لیکن اب جبکہ وہ اہم آدمی عمران ختم ہو گیا تو اب ہم نے اپنے اصل مقصد کو حاصل کرنا ہے اس لئے تم دیباس کو اطلاع کر دو کہ وہ پاکیشیا کے خلاف اپنا مشن شروع کر دے اور تم ہیڈ کوارٹر میں رہو تاکہ دیباس سے ملنے والی اطلاعات مجھ تک پہنچا سکو..... لارڈ نے کہا۔

”یس لارڈ..... عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے

رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”یہ دیباس کون ہے..... عمران نے بلیک سے مخاطب ہو کر

پوچھا۔

”میں صرف سمجھا جانتا ہوں کہ دیباس فین سوسائٹی کی وہ عملی قوت ہے جو کسی خفیہ مشن پر کام کرتی ہے..... بلیک نے کہا تو

عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اٹھ کر وہ آسکر کی طرف بڑھا لیکن دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور بلیک کی کنسٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے پڑا تو بلیک کے حلق سے بے اختیار ایک چیخ نکل گئی۔ عمران کا بازو دوسری بار گھوما اور دوسری ضرب کے بعد بلیک کی گردن ڈھلک گئی تو عمران نے آسکر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد آسکر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور واپس مڑ کر دوبارہ کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد آسکر نے کر لہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے بھی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ بھی صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

”یہ۔۔۔ یہ سب۔۔۔ اوہ۔ کیا مطلب۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔ تم۔۔۔ تم کیسے رہا ہو گئے..... آسکر نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی پہلے ادھر ادھر دیکھا اور پھر سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور صالحہ کو دیکھ کر اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہارا کیا خیال تھا کہ تم ہمیں اس طرح راڈز میں جکڑ کر گولیوں سے اڑا دو گے۔ تم ہمیں نہیں جانتے لیکن بلیک جانتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ یہ راڈز ہمیں بے بس نہیں کر سکتے اور نہ ہی تمہارا ہرڈ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے۔ راڈز کو

کھولنے اور بند کرنے کے بٹن تو سامنے سوئچ بورڈ پر ہیں اور وہاں تک تو تمہارے ہاتھ ویسے ہی نہیں جاسکتے۔ نہیں۔ یہ سب ممکن ہی نہیں ہے۔..... آسکر نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے کسی صورت بھی اس بات پر یقین ہی نہ آ رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی راڈز سے آزاد بھی ہو سکتے ہیں۔

”تمہاری حیرت دور کرنے کے لئے تمہیں بتا دیتا ہوں۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رچرڈ کے سوئچ پینل کے سامنے کھڑے ہونے سے لے کر آزاد ہونے تک کی ساری کارروائی بتا دی۔
”اوہ۔ اوہ۔ ویری سٹریج۔ اوہ۔ تم تو جادوگر ہو۔ اوہ۔ بلیک ٹھیک کہتا تھا۔..... آسکر نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”سب سے بڑا جادو عقل اور اس کا درست طور پر اور ہر موقع استعمال ہوتا ہے۔..... عمران نے جواب دیا تو آسکر نے اس طرح اثبات میں سر ہلانا شروع کر دیا جیسے اسے واقعی عمران کی بات پر یقین آ گیا ہو۔

”اب اگر تمہاری حیرت دور ہو گئی ہو تو اب بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔..... عمران نے اچانک سرد لہجے میں کہا تو آسکر چونک کر اس طرح عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے پہلی بار خیال آیا ہو کہ وہ تو آپس میں دشمن ہیں۔

”تم۔ تم مجھے چھوڑ دو۔ میرا وعدہ کہ تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ آسکر نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تم نے کمرے میں بیٹھ کر بلیک سے جو باتیں کی تھیں اور پھر لارڈ کی کال کے بعد تم نے جو کچھ بلیک سے کہا تھا وہ سب میں نے باہر کھڑے ہو کر سن لیا تھا۔ اگر ہم ان راڈز سے نجات حاصل نہ کر چکے ہوتے تو اب تک تمہاری گولیوں کا نشانہ بن چکے ہوتے۔ ان سب باتوں کے باوجود تم مجھے کہہ رہے ہو کہ میں تمہیں چھوڑ دوں۔“ عمران کا لہجہ اسی طرح بے حد سرد تھا۔

”بلیک نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ فین سوسائٹی آئندہ پاکیشیا کے خلاف کام نہیں کرے گا۔ میں بھی وعدہ کرتا ہوں تم مجھے چھوڑ دو۔..... آسکر نے کہا۔

”ایک شرط پر چھوڑ سکتا ہوں کہ تم اپنی نیک نیتی ثابت کرو۔“ عمران نے کہا تو آسکر بے اختیار چونک پڑا۔

”میں نیک نیتی سے ہی یہ سب کچھ کہہ رہا ہوں کیونکہ اب بلیک کی طرح مجھے بھی یقین آ گیا ہے کہ ہم لوگ تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تم ہمارے تصور سے بھی زیادہ تیز ہو۔..... آسکر نے کہا۔

”اوکے پھر بتاؤ کہ دیباس کیا ہے۔..... عمران نے کہا تو آسکر نے ایک بار پھر اچھلنے کی ناکام کوشش کی۔

”تم۔ تم دیباس کے بارے میں کیسے جانتے ہو۔..... آسکر نے اہتائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مجھے بلیک نے بتایا ہے کہ فین سوسائٹی کا عملی سیٹ اپ علیحدہ ہے اور اس بارے میں تم تو کیا لارڈ لاکسن بھی کچھ نہیں

جانتا۔ لیکن مجھے اس کی بات کا یقین نہیں آ رہا تھا لیکن پھر لارڈ نے یہاں کال کی تو میں نے تمہاری آواز اور لہجے میں اسے بتایا کہ پاکیشیائی مینجٹ مارے جا چکے ہیں تو اس نے کہا کہ اب تم دیباس کو اطلاع دے دو کہ وہ پاکیشیا مشن پر کام شروع کر دیں۔ اب تم بتاؤ کہ یہ دیباس کیا ہے اور پاکیشیا کے خلاف مشن کیا ہے۔ عمران نے سر دلہجے میں کہا۔

”مشن کے بارے میں تو مجھے معلوم ہے لیکن تمہاری وجہ سے دیباس تک اسے پہنچانے سے روک دیا تھا لیکن یہ حقیقت ہے کہ دیباس کے بارے میں مجھے بھی معلوم نہیں ہے اور لارڈ کو بھی معلوم نہیں ہے۔ لارڈ سے پہلے چیئرمین آندرے تھا۔ اس نے فین سوسائٹی قائم کی تھی اور اس نے ہی یہ سارا سیٹ اپ قائم کیا تھا۔ پھر آندرے ایک ایکسٹرنٹ میں ہلاک ہو گیا تو لارڈ لاکسن نے اس کی جگہ سنبھال لی۔ لارڈ لاکسن کا کام صرف آرڈرز دینے ہیں لیکن ان پر عمل دیباس کرتا ہے اور دیباس کون ہے۔ کیا ہے کہاں ہے اس کا علم کسی کو نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک گریٹ لینڈ ٹکریں مارنے کے باوجود فین سوسائٹی کو ختم نہیں کر سکا۔“..... آسکر نے کہا۔

”تم مجھے بتاؤ کہ مشن کیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ اگر میں سچ سچ بتا دوں تو تم مجھے زندہ

چھوڑ دو گے۔“..... آسکر نے کہا۔

”کوئی وعدہ نہیں۔ لیکن اگر واقعی تم نے ہم سے تعاون کیا تو ہو سکتا ہے کہ میں اس بات پر غور کروں اور یہ بھی بتا دوں کہ میں چاہوں تو تمہارا لشعور خود بخود سب کچھ اگل دے گا لیکن پھر تم ہمیشہ کے لئے ذہنی عدم توازن کا شکار ہو جاؤ گے اور تم جانتے ہو کہ جس کا ذہنی توازن درست نہ ہو اس کے بارے میں لارڈ اور سوسائٹی والے کیا کریں گے۔“..... عمران نے اسی طرح سر دلہجے میں کہا۔

”میں سچ بتا دوں گا۔ پاکیشیا کے خلاف لارڈ نے اسرائیلی حکام کے لئے یہ مشن ترتیب دیا ہے اور وہ مشن یہ ہے کہ پاکیشیا میں ایٹم پر کام کرنے والے سائنس دان ڈاکٹر احمد علی خان کو ہلاک کیا جائے۔“ آسکر نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے اور حقیقت یہ تھی کہ یہ مشن سن کر عمران کے ذہن میں بے اختیار زلزلہ سا آگیا تھا کیونکہ ڈاکٹر احمد علی خان واقعی پاکیشیا کی ایٹمی ایبارٹری میں مرکزی آدمی تھے۔ اگر انہیں ہلاک کر دیا جاتا تو پاکیشیا شاید اس سلسلے میں صدیوں پیچھے چلا جاتا۔ گو عمران یہ بات بھی جانتا تھا کہ کوئی آدمی ناگزیر نہیں ہوتا اور انسان نے بہر حال مرنا ہے لیکن اس کے باوجود وہ یہ بھی جانتا تھا کہ کسی خاص آدمی کی کیا اہمیت ہوتی ہے اور ڈاکٹر احمد علی خان کی اہمیت سے وہ بخوبی واقف تھا۔

”لیکن اس مشن پر عمل کیسے ہو گا۔“..... عمران نے پوچھا۔

”یہ بات دیباس نے سوچنی ہے۔ ہمارا کام اس تک مشن پہنچانا

”فون پر کیا کوڈ دوہرائے جاتے ہیں جس سے تم سمجھ جاتے ہو کہ یہ اصل فون ہے“..... عمران نے کہا۔

”میں ہوٹل والوں کو بتا دیتا ہوں کہ میں قدیم گھڑیاں جمع کرنے والا ہوں اور میں نے اپنے ایک آدمی کو یہاں کا فون نمبر اور وقت دیا ہوا ہے اس لئے اگر لینڈ ٹائم کے بارے میں کوئی فون آئے تو میری بات کرا دی جائے اور وہ کرا دیتے ہیں۔ ہم باقاعدہ اس گھڑی کا سودا طے کرتے ہیں۔ وہ چار سو پاؤنڈ طلب کرتا ہے جبکہ میں ڈیڑھ سو پاؤنڈ پر اڑ جاتا ہوں۔ پھر وہ چار سو سے کم پر آتا ہے جبکہ میں ڈیڑھ سو سے آگے بڑھتا ہوں اور جب ہم دونوں سواتین سو پاؤنڈ پر رضامند ہو جاتے ہیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ فون درست ہے۔ پھر وہ اپنا فون نمبر بتاتا ہے میں جا کر پبلک فون بوتھ سے اس نمبر پر بات کرتا ہوں اور اسے مشن بتا دیتا ہوں“..... آسکر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کمال ہے۔ تم اس فون نمبر کے بارے میں معلومات ضرور کرتے ہو گے“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ دو تین بار میں نے کوشش کی ہے لیکن وہ نمبر یا تو بس اڈے کا ہوتا ہے یا ٹیکسی اڈے کا یا پھر کسی ریستوران کا۔ ہر بار مختلف نمبر بتایا جاتا ہے“..... آسکر نے جواب دیا۔

”یہ دیباس تمہیں رپورٹیں کیسے دیتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”ہیڈ کوارٹر کے فون پر دیباس کا نام بتا کر مختصر سی رپورٹ دی

ہے اور بس“..... آسکر نے کہا۔

”تم کیسے دیباس تک اطلاع پہنچاتے ہو“..... عمران نے پوچھا۔

”گریٹ لینڈ ٹائمز میں اشتہار دیا جاتا ہے اور پھر کوئی آدمی ہیڈ کوارٹر فون کرتا ہے۔ وہ دیباس کا نام لیتا ہے تو اسے مشن بتا دیا جاتا ہے“..... آسکر نے کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ بہر حال کچھ نہ کچھ چھپا رہا ہے۔

”دیکھو آسکر تمہارے پاس زندگی بچانے کا آخری چانس ہے اس لئے جو کچھ تم چھپا رہے ہو وہ سب کچھ بتا دو“..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”میں سچ کہہ رہا ہوں۔ اشتہار واقعی دیا جاتا ہے لیکن اس میں خصوصی فون نمبر دیا جاتا ہے“..... آسکر نے کہا۔

”لیکن اخبار میں تو روزانہ سینکڑوں اشتہار چھپتے ہیں“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ خصوصی اشتہار ہوتا ہے۔ گریٹ لینڈ کے ایک قدیم گھڑی بنانے والے ادارے لینڈ ٹائم کے خصوصی ماڈل دیباس کی فروخت کا اشتہار ہوتا ہے“..... آسکر نے جواب دیا اور اس بار عمران سمجھ گیا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

”فون نمبر تم اپنے ہیڈ کوارٹر کا دیتے ہو“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ کسی بھی ہوٹل کا فون نمبر اور وقت دیا جاتا ہے اور میں اس وقت اس ہوٹل میں موجود ہوتا ہوں“..... آسکر نے جواب دیا۔

”اوکے۔ میں تمہیں اور بلیک کو زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ میں

اٹھا۔ ابھی اس کی چیخ مکمل ہی نہ ہوئی تھی کہ عمران کا بازو دوبارہ گھوما اور اس بار آسکر کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی تو عمران بچھے ہٹا اور اس نے سوچ بورڈ پر موجود بین پریس کر کے ان تینوں کی کرسیوں کے راڈز غائب کر دیے۔

”آپ اس آسکر اور رچرڈ کو کیوں زندہ چھوڑ رہے ہیں عمران صاحب“..... صالحہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”رچرڈ کو لامحالہ آسکر خود گولی مار دے گا اس لئے ہمیں اس کے خون میں ہاتھ رنگنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور جہاں تک آسکر کو زندہ چھوڑنے کا تعلق ہے تو اگر اسے ہلاک کر دیا جاتا تو لارڈ لاکسن تک اس کی خبر پہنچ جاتی اور نتیجہ یہ کہ اسے معلوم ہو جاتا کہ ہم ہلاک نہیں ہوئے۔ اب وہ مطمئن رہے گا کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں۔“ عمران نے دروازے سے باہر راہداری میں آتے ہوئے کہا۔

”بلیک کو آپ نے شاید اپنا دوست ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے“..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ بلیک کے ذمہ ہمارے ساتھیوں کی تلاش تھی اس لئے بلیک کی زندگی کا مطلب ہے کہ ہمارے ساتھیوں کی تلاش جاری ہے ورنہ سو سائٹی اس کی جگہ کسی اور گروپ کو سامنے لے آتی اور ہمارے لئے مسائل پیدا ہو جاتے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”اب آپ کا پروگرام کیا ہے“..... صالحہ نے بیرونی برآمدے میں

نے بلیک کو اس لئے بے ہوش کر دیا تھا کہ وہ تمہارے اور میرے درمیان ہونے والی بات چیت نہ سن سکے اس لئے اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم اسے کیا بتاتے ہو اور کیا نہیں اور اس رچرڈ کے بارے میں بھی فیصلہ تم خود کرو گے۔ میں یہ بتا دوں کہ اگر تم نے ہمارے خلاف پھر کوئی کارروائی کرنے کی کوشش کی تو پھر تمہارا ہیڈ کوارٹر بھی تمہیں نہ بچا سکے گا۔“..... عمران نے کہا۔

”میں کوئی کارروائی نہیں کروں گا۔“..... آسکر نے جواب دیا۔
”میں فون پر تمہارے ہیڈ کوارٹر میں تم سے رابطہ کروں گا۔ مجھے اپنا خصوصی نمبر بتا دو۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ وہاں آنے والی ہر کال ٹیپ ہوتی ہے اس لئے تم وہاں فون نہ کرو الٹے میں تمہیں اپنی رہائش گاہ کا نمبر دے دیتا ہوں۔ وہاں تم فون کر سکتے ہو۔“..... آسکر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا۔

”اوکے۔ اب میری بات غور سے سن لو۔ اگر تم نے یا بلیک نے ہمارے خلاف کوئی اقدام کیا تو پھر میں یہی سمجھوں گا کہ تم نے اب تک جو کچھ مجھے بتایا ہے وہ غلط ہے اور پھر چاہے تم اور بلیک پاتال میں کیوں نہ گھس جاؤ میں تمہیں ڈھونڈ نکالوں گا اور اس کے بعد ظاہر ہے پھر کوئی رعایت نہیں ہوگی۔“..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ آسکر کوئی جواب دیتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرہ آسکر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج

پہنچتے ہوئے کہا جہاں ٹائیگر مشین گن لئے موجود تھا۔

”فی الحال یہاں میک اپ تبدیل کریں گے اور پھر لارڈ لاکسن کو کور کرنا ہے۔“ عمران نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔
”کیا مطلب۔“ میرا تو خیال تھا کہ آپ اس دبّاس کو تلاش کریں گے۔..... صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔

”جو کچھ آسکر نے بتایا ہے اس کے تحت یہ طویل پراجیکٹ ہے جبکہ معاملات فوری نوعیت کے ہیں۔ سوسائٹی کا کوئی گروپ فوری طور پر پاکیشیا پہنچ سکتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی یہاں سے روانگی سے پہلے ہی ان پر ہاتھ ڈال لیا جائے۔“ عمران نے جواب دیا۔
”لیکن آسکر کے بقول لارڈ کو خود بھی دبّاس کا علم نہیں ہے اور ویسے بھی اگر ہوتا تو پھر یہ سارا طویل چکر آسکر کے ذریعے نہ چلایا جاتا۔ لارڈ خود بھی تو براہ راست انہیں حکم دے سکتا تھا۔.....“ صالحہ نے کہا۔

”آسکر صرف ہیڈ کوارٹر انچارج ہے۔ اسے معلوم ہی نہیں ہے کہ ایسی خفیہ تنظیموں میں کیا کیا سلسلے ہوتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ لارڈ خود ہی دبّاس کا بھی ہیڈ ہو گا۔ باقی ساری کارروائی صرف اس لئے کی جاتی ہے کہ کسی کو اس پر شک نہ ہو سکے کہ لارڈ کا بھی دبّاس سے کوئی تعلق ہے۔ اس طرح کوئی بھی لارڈ کے ذریعے دبّاس تک پہنچنے کا سوچے گا بھی نہیں۔.....“ عمران نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

لارڈ اپنے محل کے اندر بنے ہوئے اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے فون پیسیز میں سے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ نے چونک کر اس فون کی طرف دیکھا۔ اس کی فراخ پیشانی پر شکنیں سی پھیل گئی تھیں۔ پھر جس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس ماسٹر بول رہا ہوں۔.....“ لارڈ نے کہا۔

”اینکر بول رہا ہوں ماسٹر۔.....“ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ہاں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔.....“ لارڈ نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

”ہیڈ کوارٹر چیف نے آپ کو پاکیشیائی سجنٹوں کے بارے میں رپورٹ دی ہے۔.....“ اینکر نے کہا۔

سیٹ پر ایک نوجوان تھا۔ فرنیچر اور عقیبی سیٹوں کے درمیان ایک شیشے کا پارٹیشن تھا لیکن اس شیشے کی یہ خصوصیت تھی کہ اس میں سے لارڈ تو دوسری طرف آسانی سے دیکھ سکتا تھا لیکن ڈرائیور کو عقیبی سیٹ پر کچھ نظر نہ آ سکتا تھا اور ایسی ہی خصوصیت عقیبی سیٹ کی سائیڈ اور عقیبی شیشے کی تھی۔ کار گریٹ لینڈ کی مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد شہر کی شمال مغربی سمت میں آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی اور پھر ایک عالی شان ہوٹل اور یگا کے سامنے موجود ایک عمارت کے بند گیٹ کے سامنے ڈرائیور نے کار روکی اور مخصوص انداز میں ہارن دیا تو پھانک کھل گیا اور ڈرائیور کار اندر لے گیا۔ یہ ایک رہائشی عمارت تھی۔ ڈرائیور نے کار پورچ میں روکی تو لارڈ لاکسن خود ہی نیچے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے اندرونی طرف کو بڑھتے چلے گئے۔ برآمدے میں ایک ہی دروازہ تھا۔ لارڈ نے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی تو یہ دروازہ بھی میکانیکی انداز میں کھل گیا اور لارڈ اندر ایک راہداری میں داخل ہوا تو اس کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ لارڈ تیز تیز قدم اٹھاتے اس راہداری میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ راہداری کا اختتام ایک دیوار پر ہوا۔ لارڈ نے دیوار کے سامنے رک کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں اپنے سر پر رکھے۔ چند لمحوں بعد دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گئی اور لارڈ نے ہاتھ نیچے کر لئے۔ دوسری طرف ایک کمرہ تھا جس میں ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا نوجوان کھڑا تھا۔

”ہاں۔ انہیں بلیک نے ہلاک کر دیا ہے۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو اور تمہارا کیا تعلق ہے ان سے؟“..... لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ کو سراسر غلط رپورٹ دی گئی ہے ماسٹر“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آسکر مجھے غلط رپورٹ دے؟“..... لارڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اینکر کی بات سن کر غصہ آگیا ہو۔

”آپ دن ہیڈ کو آرڈر پر آجائیں سب کچھ آپ کے سامنے آ جائے گا“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی ایسا ہوا ہے؟“..... لارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جی ہاں۔ لیکن چند تفصیلات ایسی ہیں کہ فون پر نہیں بتائی جا سکتیں اس سے آپ دن ہیڈ کو آرڈر پہنچ جائیں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ میں آ رہا ہوں“..... لارڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک سیاہ رنگ کی کار محل کے ایک خفیہ راستے سے باہر آئی اور تیز رفتاری سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ یہ کار نہ صرف بلٹ پروف تھی بلکہ ہم پردف بھی تھی۔ لارڈ عقیبی سیٹ پر موجود تھا جبکہ ڈرائیونگ

اس نے آگے بڑھ کر انتہائی مودبانہ انداز میں لارڈ کا استقبال کیا۔
 "تم نے مجھے حیران کر دیا ہے اینکر۔ کیا واقعی جو کچھ تم کہہ رہے
 ہو وہ درست ہے؟"..... لارڈ نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسی لئے تو میں نے آپ کو یہاں آنے کی زحمت دی ہے ماسٹر۔
 آئیے..... اینکر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر ایک سائیڈ پر
 ہٹ گیا۔ لارڈ تیزی سے آگے بڑھا۔ اینکر اس کے پیچھے تھا۔ وہ دونوں
 ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں دیوار کے ساتھ مختلف ڈیزائن کی
 مشینیں نصب تھیں جبکہ ایک سائیڈ پر شفاف شیشے سے بنا ہوا ایک
 کمرہ تھا۔ لارڈ کا رخ اس کمرے کی طرف تھا۔ کمرے میں دیوار کے
 ساتھ ایک قد آدم مشین موجود تھی جس میں کافی بڑی سکرین تھی
 جبکہ سامنے ایک میز پر مستطیل شکل کی مشین موجود تھی۔ میز کے
 پیچھے دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"تشریف رکھیں ماسٹر۔" اینکر نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا اور
 لارڈ سر ملاتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ دوسری کرسی پر اینکر بیٹھ گیا۔
 "ماسٹر۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ زرو پوائنٹ پر انتہائی خفیہ
 کارکس کیمرے نصب ہیں جن کا علم آسکر سمیت کسی کو بھی نہیں
 ہے۔" اینکر نے لارڈ سے کہا۔

"ہاں۔ کیوں؟"..... لارڈ نے چونک کر کہا۔

"ان کیمروں نے جو فلم تیار کی ہے آپ اسے دیکھ لیں۔" اینکر
 نے کہا اور مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

سکرین پر جھماکے شروع ہو گئے اور پھر اس پر ایک منظر ابھرا آیا اور
 لارڈ بے اختیار چونک پڑا۔ یہ ایک بڑے کمرے کا منظر تھا جس میں
 راڈز میں جکڑے ہوئے گریٹ لینڈ کے تین باشندے بیٹھے ہوئے تھے
 جن میں ایک عورت اور دو مرد تھے۔ ان کے سامنے کرسیوں پر دو
 آدمی بیٹھے ہوئے تھے جبکہ تیسرا ان کے پیچھے کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ
 میں مشین گن تھی۔

"یہ آسکر کے ساتھ کون ہے؟"..... لارڈ نے پوچھا۔

"یہ بلیک ہے۔ چونکہ یہ عمران کا دوست ہے اس لئے اس نے
 میک اپ کر رکھا ہے۔"..... اینکر نے کہا اور لارڈ نے اثبات میں سر
 ہلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اینکر نے ایک بٹن دبایا تو مشین سے
 آوازیں نکلنے لگیں۔

میں نے فلم کو باقاعدہ ایڈٹ کیا ہے ماسٹر تاکہ تمام صورت
 حال واضح ہو کر سامنے آجائے۔"..... اینکر نے کہا تو لارڈ نے اثبات
 میں سر ہلا دیا جو اس کمرے میں ہونے والی گفتگو سن رہا تھا۔ فلم
 خاصی طویل ثابت ہوئی اور لارڈ نگاتار فلم دیکھتے ہوئے اور آوازیں
 سنتے ہوئے بار بار کرسی پر اچھلا لیکن اس نے کوئی تبصرہ نہ کیا۔ فلم
 جب ختم ہوئی اور سکرین دوبارہ آف ہو گئی تو لارڈ کے چہرے پر
 شدید ترین غصے کے تاثرات ابھرائے تھے۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ آسکر نے اپنی جان بچانے کے
 لئے اور بلیک نے اپنی دوستی کی غرض سے سوسائٹی سے غداری کی

ہے۔ دیری بیڑ۔ میرے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔..... لارڈ نے شدید غصیلے لہجے میں کہا۔

”جب تک میں نے فلم نہیں دیکھی تھی مجھے بھی اس کا تصور تک نہ تھا ماسٹر.....“ ایٹکر نے کہا۔

”لیکن تمہیں ان پر شک کیسے ہوا.....“ لارڈ نے پوچھا۔

”رچرڈ میرا آدمی ہے اور اتفاقاً رچرڈ ان دونوں سے پہلے ہوش میں آ گیا۔ اس نے مجھے فون کر کے اطلاع دی تو میں حیران رہ گیا اور پھر میں نے رچرڈ کو کہہ کر آسکر اور بلیک دونوں کو طویل بے ہوشی کے انجکشن لگوا دیے اور اپنے آدمی بھجوا کر انہیں یہاں منگوا لیا۔ اس کے ساتھ ہی میں نے وہاں سے فلم بھی منگوا لی۔ اگر آسکر اور بلیک کو پہلے ہوش آ جاتا تو وہ لامحالہ اپنا راز رکھنے کے لئے رچرڈ کو گولی مار دیتے.....“ ایٹکر نے کہا۔

”وہ ایجنٹ اب کہاں ہیں.....“ لارڈ نے کہا۔

”میں نے ان کی تلاش شروع کر دی ہے۔ انہوں نے زبرد پوائنٹ پر ہی میک اپ کئے ہیں جو آپ نے دیکھ لئے ہیں اور انہیں یقیناً یہ خیال تک نہ ہوگا کہ ان کی فلم بن رہی ہے اس لئے وہ پوری طرح مطمئن ہوں گے اور لامحالہ پکڑے جائیں گے لیکن چونکہ سٹار لینڈ بہت بڑا جریرہ ہے اس لئے انہیں تلاش کرنے میں کچھ وقت تو لگے گا.....“ ایٹکر نے کہا۔

”یہ آسکر اور بلیک کہاں ہیں.....“ لارڈ نے پوچھا۔

”بہیں موجود ہیں اور انہیں ابھی تک بے ہوش رکھا گیا ہے۔“ ایٹکر نے جواب دیا۔

”تمہارے آدمی انہیں سٹار لینڈ سے یہاں کس طرح لے آئے تھے.....“ لارڈ نے پوچھا۔

”انہیں مرنٹس ظاہر کر کے چارٹرڈ ایمبولینس طیارے سے دارالحکومت لایا گیا اور پہلے انہیں ایک پرائیویٹ ہسپتال منتقل کیا گیا اور وہاں سے خاموشی سے انہیں یہاں لایا گیا ہے.....“ ایٹکر نے جواب دیا۔

”گڈ۔ تم واقعی بے حد دور اندیش ہو.....“ لارڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اسی لئے تو دیباس کے بارے میں آج تک سوائے چند افراد کے کوئی نہیں جانتا۔ بہر حال اب ان دونوں کے بارے میں کیا حکم ہے.....“ ایٹکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”غداری کی کیا سزا ہوتی ہے۔ انہیں گولیوں سے اڑا دو اور لاشیں باہر سڑک پر پھینکوا دو.....“ لارڈ نے کہا۔

”میرا خیال ہے ماسٹر کہ انہیں روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک کیا جائے کیونکہ بہر حال بلیک کا تعلق ایک طاقتور سرکاری ایجنسی سے ہے۔ اس کی اچانک موت یا اس کی گمشدگی دونوں ہی ہمارے لئے خطرناک ثبات ہو سکتی ہیں.....“ ایٹکر نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ یہ ٹھیک رہے گا لیکن اب پاکیشیا مشن کا کیا ہو گا۔“

اسرائیلی حکام مسلسل دباؤ ڈال رہے ہیں۔" لارڈ نے کہا۔

"ماسٹر آپ چیئرمین ہیں اس لئے آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی لیکن میرا خیال ہے کہ پہلے ان پاکیشیائی ہجرتوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دیا جائے کیونکہ میں نے اس فلم میں جو کچھ دیکھا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ واقعی انتہائی خطرناک ہیں۔ اس کے بعد اطمینان سے پاکیشیا مشن پر کام کیا جائے گا کیونکہ ظاہر ہے سائنس دان کو تلاش کرنا پڑے گا اور پھر اس تک رسائی حاصل کرنا ہوگی اس کے بعد ہی مشن مکمل ہو سکتا ہے۔ اس میں بہر حال کافی وقت بھی لگ سکتا ہے۔" انکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن یہ کام جلد از جلد ہونا چاہئے۔" لارڈ نے کہا۔

"ماسٹر۔ اب عمران کو دیپاس کے بارے میں آسکر نے جو کچھ بتایا ہے میں اسے ٹریپ کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ اس طرح یہ جلدی ٹریپ میں آجائیں گے۔" انکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے جو مناسب سمجھو کرو اور سنو اب آسکر کی جگہ ہیڈ کوارٹر میں بھی تم اپنا کوئی آدمی بھجوا دو۔" لارڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ییس ماسٹر۔" انکر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور لارڈ سر ہلاتا

ہوا تیزی سے مڑا اور واپس اس کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں سے وہ اس مشین روم میں آیا تھا۔ انکر مؤدبانہ انداز میں اس کے پیچھے چل رہا تھا۔

سفید رنگ کی کار ایک انتہائی شاندار اور خوبصورت محل کے جہازی سائز کے گیٹ کے سامنے رکی تو گیٹ کے باہر موجود دو باوردی دربانوں میں سے ایک تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صالحہ بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران عقبی سیٹ پر موجود تھا۔ تینوں نے ایکری میسج اپ کر رکھا تھا۔

"لارڈ صاحب سے ہماری ملاقات طے ہے۔ میرا نام بوفر ہے اور یہ میری میکر ٹری اور میرا ڈرائیور ہے۔" عمران نے عقبی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے دربان سے کہا۔

"ییس سر۔" دربان نے حیرت بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"یہ دربان آپ کی باتیں سن کر کچھ حیران نظر آ رہا تھا۔" صالحہ

پہلے گا..... عمران نے قدوے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
 "اوہ نہیں سر۔ لارڈ صاحب آپ کے منتظر ہیں۔ تشریف لائیں۔"
 سیکرٹری نے بغیر ماتھے پر شکن ڈالے اسی طرح مہذب انداز میں کہا
 اور واپس مڑ گیا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ ایک
 دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد وہ
 ایک کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں صوفے پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا
 تھا اور عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ لارڈ جوزف ہے۔
 "خوش آمدید مسٹر بوفر....." لارڈ نے اٹھ کر خوشی سے ان کا
 استقبال کیا۔

"یہ میری سیکرٹری فیری اور یہ میرا گارڈ ہے مائیکل....." عمران
 نے اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا۔

"تشریف رکھیں....." لارڈ نے ان سے مصافحہ کے بغیر صرف سر
 ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب صوفوں پر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد
 دروازہ کھلا اور مارٹن ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے
 میں شراب کے تین جام تھے۔

"سوری لارڈ صاحب، ہم میں سے کوئی شراب نہیں پیتا۔" عمران
 نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ مارٹن مشروب لے آؤ....." لارڈ نے بغیر کسی
 تبصرے یا حیرت کا اظہار کئے مارٹن سے کہا۔

"ہی لارڈ....." مارٹن نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔

"یہ گریٹ لینڈ کے لوگ اہتائی و صمدار اور بالکل سائل کے
 لوگ ہوتے ہیں جبکہ اکیرمی کھنڈرے اور لاپرواہ طبیعت کے مالک
 ہیں۔ میں نے جس طرح اکیرمی انداز میں اپنا اور تم دونوں کا
 تعارف کرایا ہے اس پر یہ حیران ہو رہا تھا....." عمران نے جواب دیا
 تو صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔ دربان پھانک کی سائیڈ میں بنے
 ہوئے گارڈ روم میں داخل ہو گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تو باہر نہ آیا
 البتہ جہازی سائز کا پھانک آٹومٹک انداز میں کھلتا چلا گیا اور باہر
 کھڑے ہوئے دربان نے اندر جانے کا اشارہ کیا تو ٹائنگر نے کار آگے
 بڑھا دی۔ طویل موٹروے سے گزر کر کار ایک وسیع و عریض پورچ
 میں جا کر رک گئی۔ پورچ میں سفید رنگ کی ایک اہتائی قیمتی اور
 جدید ماڈل کی رولز راس کار پہلے سے موجود تھی۔ کار رکے ہی عمران
 نیچے اترا۔ اس کے ساتھ ہی صالحہ اور ٹائنگر بھی نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے
 ایک بھاری جسم کا آدمی سیڑھیاں اتر کر پورچ کی طرف آیا۔ اس کے
 جسم پر گرے رنگ کا سوٹ تھا اور اپنے حلیہ، لباس اور چال ڈھال
 سے واقعی کوئی لارڈ ہی لگ رہا تھا لیکن عمران نے چونکہ لارڈ جوزف
 کو دیکھا ہوا تھا اس لئے وہ سمجھ گیا کہ یہ لارڈ کا میجر وغیرہ ہوگا۔

"میرا نام مارٹن ہے جناب اور میں لارڈ صاحب کا سیکرٹری
 ہوں....." اس آدمی نے بڑے باوقار اور مہذب لہجے میں کہا۔

"کیا مجھے بھی ایک بار پھر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرانا

”شہزادی ست آمن کے بارے میں تو آپ اچھی طرح جانتے ہوں گے“..... عمران نے رازدارانہ لہجے میں کہا۔
”ہاں“..... لارڈ نے چونک کر کہا۔

”شہزادی ست آمن کا شاہی تاج کیسا نوادر ہے؟“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا واقعی۔ کیا اصل۔“ لارڈ نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یقین نہ کرنے والی کیفیت تھی۔

”جی ہاں۔ اصل۔ اسی لئے تو واج ڈاگ پاگل ہو رہا ہے اور پھر اس کے ساتھ ہی فرعون اختاتون کی شاہی مہر بھی ہو تو آپ خود بتائیں کہ کیا قیامت نہ ٹوٹ پڑی ہوگی منصوبوں پر؟“..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز۔ اوہ۔ ناقابل یقین۔ کیا میں انہیں دیکھ سکتا ہوں؟“..... لارڈ نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
”ضرور دیکھ سکتے ہیں کیونکہ ظاہر ہے دیکھے بغیر تو آپ کو یقین بھی نہیں آئے گا اور بوذ تو ہمیشہ کھرا سودا کرنے میں پوری دنیا میں مشہور ہے لیکن اس کے لئے آپ کو لارڈ لاکسن کی صاحبزادی ارما سے خفیہ طور پر ملنا ہوگا۔“..... عمران نے کہا تو لارڈ ایک بار پھر اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ ارما سے کیوں؟“..... لارڈ نے انتہائی حیرت

”مسٹر بوفراپ نے فون پر بتایا تھا کہ آپ کے پاس قدیم مصری ایسے نوادرات ہیں جو نایاب ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہے؟“..... لارڈ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جی ہاں اور اسی سلسلے میں ہم حاضر ہوئے ہیں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ یہاں گریٹ لینڈ تو کیا پوری دنیا میں لارڈ جوزف سے زیادہ نوادرات کا قدردان اور کوئی نہیں ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس تعریف کا شکریہ۔ لیکن پہلے میں یہ نوادرات دیکھوں گا اور پسند کروں گا۔ کیا آپ کے پاس ان کا البم ہے؟“..... لارڈ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور مارٹن ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس بار ٹرے میں مشروب کے تین گلاس موجود تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے رکھا اور پھر جس طرح خاموشی سے آیا تھا اسی طرح خاموشی سے واپس چلا گیا۔

”یہ ایسے نوادرات ہیں لارڈ صاحب کہ ان کی تصویریں بنا کر ہم نے موت نہیں خریدنی۔ مصری نوادرات کی چوری کے خلاف کام کرنے والا واج ڈاگ اور پھر پورا محکمہ بھی ان نوادرات کو تلاش کرتا پھر رہا ہے“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو لارڈ کے چہرے پر پہلے سے کہیں زیادہ دلچسپی کے تاثرات ابھر آئے۔

”چلیں آپ ان کی زبانی تفصیل بتادیں“..... لارڈ نے کہا۔

بھرے لہجے میں کہا۔

”ارما کے بارے میں آپ یقیناً جانتے ہوں گے کہ وہ بھی نوادرات کی انتہائی شوقین ہے اور اس کے پاس بھی مصری نوادرات کی انتہائی قیمتی کولیکشن ہے۔“..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن۔“..... لارڈ نے حیران ہو کر کہا۔

”ارما ہمارے سنڈیکیٹ کی پرانی گاہک ہے اور چونکہ چوری شدہ مصری نوادرات اگر گریٹ لینڈ کے کسی آدمی کی ملکیت میں ہوں تو وہ خود بخود قانونی بن جاتے ہیں کیونکہ گریٹ لینڈ اور مصر کے درمیان اس سلسلے میں کوئی معاہدہ نہیں ہے اور پھر گریٹ لینڈ کے لارڈز سب سے بڑے گاہک بھی ہیں۔ ارما بھی ان گاہکوں میں شامل ہے اور ہمارے سنڈیکیٹ کے چیف سے ان کے براہ راست تعلقات بھی ہیں۔ چیف سب سے پہلے ارما کو ہی اطلاع دیتے ہیں اور اگر وہ انہیں نہ خریدیں تو پھر دوسرے گاہکوں کو مال فروخت کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جیسے ہی یہ نوادرات حاصل کئے گئے انہیں فوری طور پر گریٹ لینڈ منتقل کر دیا گیا اور پھر چیف نے حسب دستور ارما کو اطلاع دی تو انہوں نے ان میں انتہائی گہری دلچسپی ظاہر کی جس پر چیف نے ہمیں اطلاع دی اور ہم نے ارما صاحبہ سے رابطہ کیا لیکن ان کے والد لارڈ لاکسن نے ان دنوں اپنے کسی مقصد کی خاطر ارما صاحبہ کی آمدورفت پر بھی پابندی لگا رکھی ہے اور بذات خود بھی چوبیس گھنٹے اپنے محل میں رہ رہے ہیں اور کسی بھی شخص کو چاہے وہ کوئی بھی

کیوں نہ ہو محل میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جاتی اور اتفاقاً جب ہم نے ان سے رابطہ کیا تو لارڈ لاکسن گریٹ لینڈ سے سٹار لینڈ گئے ہوئے تھے اس لئے ارما صاحبہ کسی خفیہ راستے سے ہمارے پاس آئیں اور انہوں نے نوادرات دیکھے۔ انہیں چیک کیا اور پھر انہوں نے وہیں سے چیف سے فون پر بات کی اور سودا طے ہو گیا البتہ رقم کی ادائیگی لارڈ لاکسن کی آمد تک ملتوی کر دی گئی۔ چونکہ چیف کو ان پر اعتماد تھا اس لئے چیف نے انہیں نوادرات ساتھ لے جانے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ ارما صاحبہ نوادرات اپنے ساتھ محل میں لے گئیں لیکن لارڈ لاکسن واپس آئے تو ہم نے ارما صاحبہ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تو پہلے تو رابطہ ہی نہ ہونے پایا کیونکہ ان کو فون پر بھی آنے کی اجازت نہ تھی لیکن بہر حال کسی نہ کسی طرح رابطہ ہوا تو انہوں نے بتایا کہ لارڈ لاکسن نے ٹیمینٹ کرنے سے انکار کر دیا ہے جس پر ہم نے انہیں نوادرات واپس کرنے کے لئے کہا تو انہوں نے آپ کا نام لیا اور مجھے کہا کہ ہم آپ سے مل لیں۔ انہوں نے ہی مجھے بتایا ہے کہ آپ منہ مانگی قیمت دے سکتے ہیں اور آپ لارڈ لاکسن صاحب کی طرف سے پابندی کے باوجود نوادرات تک پہنچ بھی سکتے ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ وہ آپ سے خود بات کر لیں لیکن انہوں نے بتایا کہ محل میں لارڈ لاکسن نے ایسا کمپیوٹر نصب کرا دیا ہے جس کی موجودگی میں نہ ہی وہ باہر کسی سے بات کر سکتی ہے اور نہ کسی کی کال رسیور کر سکتی ہے لیکن انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ ہم

بات چیت سن سکیں۔..... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو لارڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگے اور پھر رسیور اٹھایا گیا۔

”یس لارڈ لاکسن مینشن“..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”لارڈ جوزف بول رہا ہوں۔ ارما سے بات کراؤ“..... لارڈ نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”سوری سر۔ لارڈ صاحب کا حکم ہے کہ سوائے ان کے اور کسی کی کال رسیور نہ کی جائے“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ جوزف کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”ٹھیک ہے۔ لارڈ صاحب سے بات کراؤ“..... لارڈ جوزف نے کہا۔

”سوری سر۔ لارڈ صاحب اس وقت محل میں موجود نہیں ہیں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ جوزف نے انتہائی غصے کے عالم میں رسیور کریڈل پر بچ دیا۔

”یہ کیا چکر ہے۔ پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا“..... لارڈ جوزف کے چہرے پر غصے کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات بھی تھے۔

”آپ لارڈ صاحبان کے اپنے مسائل ہوتے ہوں گے۔ ہمیں ان سے کوئی غرض نہیں۔ آپ برائے کرم ہمارے ساتھ چل کر

جب آپ سے ملیں گے تو وہ ہمارے ساتھ نوادرات دیکھنے آئیں گے تو پھر بات بھی ہو جائے گی اور نوادرات بھی اگر آپ چاہیں گے تو آپ کو دے دیئے جائیں گے اور اگر آپ چاہیں گے تو نوادرات ارما کی تحویل میں رہیں گے جبکہ قیمت آپ ادا کریں گے۔ اس لئے میں نے آپ کو فون کیا اور اب ہم یہاں موجود ہیں۔“ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ ارما میری منگیت ہے اس لئے مجھے ان سے ملنے پر کیسے پابندی لگ سکتی ہے اور مجھے ارما کے اس شوق کا بھی علم ہے۔ ٹھیک ہے میں ارما سے بات کرتا ہوں۔ اگر اس نے نوادرات چیک کر لئے ہیں تو نوادرات اس کے پاس ہی رہیں گے حینٹ میں کر دوں گا“..... لارڈ نے کہا۔

”جیسے آپ کہ مرضی۔ ہمیں تو بہر حال حینٹ سے غرض ہے۔“ عمران نے جواب دیا۔

”کتنی رقم میں سو اہوا ہے“..... لارڈ نے پوچھا۔

”آپ خود ارما صاحبہ سے پوچھ لیں۔ وہ غلط بات نہیں کیا کرتیں۔“ عمران نے جواب دیا تو لارڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور بچہ سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے منہ پر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

برائے مہربانی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیں تاکہ ہم بھی آپ کی

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 "یہ بات نہیں ہے۔ میں بہت سے آپشن بھی ساتھ کھلے رکھتا ہوں۔ اب دیکھو اگر لارڈ لاکسن محل میں موجود ہوتا تو لارڈ جوزف کی بات لارڈ لاکسن سے ہو جاتی تو پھر اس گفتگو کے نتیجے میں ہو سکتا تھا مجھے کوئی دوسرا آپشن اختیار کرنا پڑا۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلادیا۔
 "لیکن باس وہاں نوادرات تو نہ ہوں گے پھر؟"..... ٹائیگر نے کہا۔

"صالحہ کی فرینڈ ارما تو ہو گی اور ارما بہر حال لارڈ لاکسن کی بیٹی ہے۔ اگر صالحہ اس سے ملاقات نہیں کر سکی لیکن صالحہ نے اس کے نوادرات کے شوق اور لارڈ جوزف سے اس کی منگنی کے بارے میں بتا کر مجھے کامیاب ڈرامہ کرنے کا مواد دے دیا ہے۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"وہ تو میں نے آپ کے پوچھنے پر ویسے ہی سرسری طور پر بتایا تھا۔ مجھے یہ تو اندازہ ہی نہ تھا کہ آپ ان بے ضرر سی معلومات سے اس قدر کامیاب ڈرامہ بنالیں گے۔"..... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔
 "کبھی کہہ کر کوئی مٹی سے برتن بناتے ہوئے دیکھا ہے تم نے؟" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے تو نہیں دیکھا البتہ ٹی وی پر ڈراموں میں اکثر دکھایا جاتا ہے۔"..... صالحہ نے کہا۔

نوادرات دیکھ کر ہیمنٹ کر دیں تاکہ ہم جا سکیں ورنہ ہم چیف کو اطلاع کر دیں گے اور پھر آپ جانتے ہیں کہ سنڈیکیٹ ان معاملات میں کیا رویہ اختیار کرتا ہے؟..... عمران نے اہتائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں دھمکی واضح تھی۔
 "ٹھیک ہے۔ آپ یہاں ٹھہریں میں جا کر نوادرات دیکھ آتا ہوں۔"..... لارڈ جوزف نے کہا۔

"سوری لارڈ آپ انہیں ہماری موجودگی میں دیکھیں گے۔ یہ کاروبار کا اصول ہے۔"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
 "اوکے چلو میرے ساتھ لیکن ہیمنٹ میں واپس یہاں آکر ہی کروں گا۔"..... لارڈ جوزف نے اٹھتے ہوئے کہا۔
 "اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔"..... عمران نے کہا اور وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہمیں علیحدہ علیحدہ کاروں میں جانا ہو گا یا؟"..... عمران نے کہا۔

"میں اپنی کار میں جاؤں گا اور تم میرے پیچھے آؤ گے۔"..... لارڈ جوزف نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر تھوڑی دیر بعد محل سے پہلے لارڈ جوزف کی رولز رائس کار باہر اٹھی۔ اس کے پیچھے عمران کی کار تھی۔

"کمال ہے عمران صاحب۔ آپ ڈرامہ اس انداز میں ترتیب دیتے ہیں کہ سب کچھ ویسے ہی ہوتا ہے جیسے کہ آپ چاہتے ہیں۔"..... صالحہ

ہے۔۔۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ آؤ۔۔۔۔۔ لارڈ جوزف نے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ان کے پیچھے تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس پارک کے ایک ایسے حصے میں پہنچ گئے جہاں درختوں کی کثرت تھی۔ لارڈ جوزف نے ایک جھاڑی میں ہاتھ ڈالا تو چند لمحوں بعد ہلکی سی سرسراہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جھاڑی کے قریب زمین کا ایک چوکور ٹکڑا کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر اٹھتا چلا گیا اور نیچے راستہ جاتا دکھائی دے رہا تھا۔

”آؤ۔۔۔۔۔ لارڈ جوزف نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ عمران بھی اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہوا تو لارڈ نے زمین پر مخصوص انداز میں چر مارا تو وہ ڈھکن بند ہو گیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس سرنگ میں ہلکی سی روشنی نمودار ہو گئی۔

”بڑا پراسرار سا راستہ ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہمارے سینکڑوں دشمن ہوتے ہیں اس لئے ہم لارڈ اپنے محلوں میں ایسے خفیہ راستے بنواتے ہیں۔۔۔۔۔ لارڈ جوزف نے بے نیازانہ لہجے میں کہا اور عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف سر ہلا دیا۔

”کیا لارڈ لاکسن کو آپ کی اس طرح آمد کا علم نہیں ہو گا۔“
عمران نے پوچھا۔

”ہو بھی جائے تب بھی کیا فرق پڑتا ہے۔ ویسے جب تک ہم خود

”اس کے ہاتھ میں خام مٹی ہوتی ہے لیکن اس کی انگلیاں اس مٹی کو دیکھتے ہی دیکھتے انتہائی خوبصورت اور دلکش برتن میں تبدیل کر دیتی ہیں۔ اسی طرح ڈرامہ لکھنے والے کے پاس خام معلومات ہوتی ہیں لیکن وہ انہی خام معلومات کی بنیاد پر خوبصورت ڈرامہ ترتیب دے دیتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور صلحہ نے بے اختیار اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ عمران کی بات سے پوری طرح متفق ہو۔ ٹائیکر کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا۔ وہ لارڈ جوزف کی کار کے پیچھے کار چلا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کاریں کنگ کالونی میں داخل ہو گئیں اور پھر انہیں دور سے ایک اونچی جگہ پر بنا ہوا انتہائی شاندار اور وسیع و عریض محل صاف نظر آنے لگ گیا لیکن لارڈ کی کار اس سڑک پر جو اس محل کے مین گیٹ کی طرف جاتی تھی مڑنے کی بجائے دائیں طرف مڑی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ گھوم کر اس محل کے عقبی طرف پہنچے ہوئے ایک خوبصورت گارڈن کی پارکنگ میں جا کر رک گئی۔ ٹائیکر نے بھی کار پارکنگ میں روک دی۔ لارڈ جوزف کی کار کا باوردی ڈرائیور نیچے اترا اور اس نے عقبی دروازہ کھولا تو لارڈ جوزف کار سے باہر آ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی کار سے باہر آ چکے تھے۔

”تم اکیلے میرے ساتھ آؤ گے۔ تمہارے ساتھی یہیں رہیں گے۔۔۔۔۔ لارڈ جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”سوری لارڈ۔ یہ ممکن نہیں ہے۔ یہ سیکورٹی اور یہ آدمی دونوں چیف کے نمائندے ہیں ان کی موجودگی ہر حالت میں ضروری

اطلاع نہ دیں ایسا نہیں ہو گا کیونکہ یہ راستہ ارما کی رہائش کے مخصوص حصے میں جا ٹھکتا ہے۔۔۔۔۔ لارڈ جوزف نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صالحہ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ وہ شاید اپنی فرینڈ ارما کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد سرنگ ایک دیوار سے بند ہو گئی لیکن لارڈ جوزف نے دیوار کی جڑ میں کسی ابھرے ہوئے پتھر پر آہستہ سے پیر مارا تو دیوار درمیان سے پھٹ گئی اور خلا سا پیدا ہو گیا۔ دوسری طرف ایک شاندار انداز میں سچی ہوئی خواب گاہ تھی لیکن یہ خالی تھی۔ لارڈ جوزف اندر داخل ہوا تو عمران اور اس کے ساتھ بھی اس کے پیچھے تھے۔ لارڈ جوزف نے مرکز ایک بار پھر زمین پر پیر مارا تو دیوار درمیان سے برابر ہو گئی۔ لارڈ جوزف اس کمرے کے دوسرے دروازے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے اس کی پیروی کر رہے تھے۔ البتہ عمران نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر سر کو مخصوص انداز میں جھٹک کر اشارہ کر دیا تھا اور انہوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے تھے۔ دروازے کی دوسری طرف راہداری تھی جس کا اختتام پھر ایک دروازے پر ہوا تھا۔ یہ دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر سے موسیقی کی ہلکی ہلکی آواز سنائی دے رہی تھی۔ لارڈ جوزف کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ پھر وہ دروازے کے سامنے پہنچ کر تیزی سے اندر داخل ہوا تو عمران اور اس کے ساتھ بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے۔ یہاں ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی جیسن اور

شرٹ پہنے ایک جھولنے والی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی پشت دروازے کی طرف تھی اور وہ اس انداز میں جھول رہی تھی جیسے موسیقی سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہی ہو۔

”ارما۔۔۔۔۔ لارڈ جوزف نے کہا تو وہ لڑکی بھلی کی سی تیزی سے اٹھی اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑی۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تم۔ تم۔ یہ لوگ۔ یہ کون ہیں۔۔۔۔۔ ارما اہتائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم انہیں نہیں پہچانتی جبکہ انہوں نے کہا تھا کہ انہوں نے تمہیں نوادرات دیئے ہیں۔۔۔۔۔ لارڈ جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے عمران کا بازو بھلی کی سی تیزی سے گھوما اور لارڈ جوزف کنسنی پر ضرب کھا کر چیختا ہوا اچھل کر قالین پر جا گرا۔ اسی لمحے صالحہ کسی بھوکے بلی کی طرح ارما پر جھپٹ پڑی جس کا منہ شاید چیخ مارنے کے لئے کھل رہا تھا۔ پھر اس کے منہ سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور وہ صالحہ کے بازوؤں میں جھول گئی جبکہ لارڈ جوزف نیچے گر کر اٹھنے لگا تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور لارڈ دوبارہ نیچے گرا اور ساکت ہو گیا جبکہ ٹائیگر بھلی کی سی تیزی سے دوسرے کھلے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

”دروازہ بند کر دو۔۔۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے دروازہ بند کر کے اندر سے لاک کر دیا۔

"ابھی صرف بے ہوش ہے لیکن اسے تمہارے سلمے گولی ماری جا سکتی ہے اور تمہیں بھی"..... عمران کا لہجہ پھٹے سے بھی زیادہ سرد تھا۔

"مم۔ مم۔ مگر ہم نے کیا قصور کیا ہے۔ پلیز فار گاڈ سیک مجھے مت مارو۔ تم کون ہو۔ میں تو تمہیں جانتی بھی نہیں"..... ارمانے خوف سے کلپتے ہوئے لہجے میں رک رک کر کہا۔ الفاظ اس کے منہ سے ٹوٹ ٹوٹ کر نکل رہے تھے۔ اس کا جسم خوف سے کلپتے لگ گیا تھا۔ "ہم تمہارے دشمن نہیں دوست ہیں لیکن اگر تم نے ہم سے کوئی دھوکہ کرنے کی کوشش کی تو تمہارے اس خوبصورت جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دیا جائے گا اور اب میں جو کچھ پوچھ رہا ہوں اسے غور سے سنو۔ اس کے درست جواب پر تمہاری زندگی کا انحصار ہے۔ تمہارا باپ لارڈ لاکسن کہاں ہے"..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ڈڈ۔ ڈیڈی محل میں ہیں"..... ارمانے کلپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن تھوڑی دیر پہلے لارڈ جوزف نے تمہارے ڈیڈی سے فون پر بات کرنا چاہی تو اسے بتایا گیا کہ وہ محل سے باہر گئے ہوئے ہیں"..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ واقعی باہر گئے تھے لیکن ابھی چند لمحے پہلے انہوں نے مجھے فون کر کے واپس آنے کی اطلاع دی ہے۔ ان کی عادت ہے کہ وہ جاتے

"اسے کرسی پر بٹھا دو صالحہ"..... عمران نے کہا تو صالحہ نے ارمانے کو صوفے کی ایک سنگل کرسی پر بٹھا دیا۔

"ٹائیگر۔ ہیٹ سے اس کے بازو اس کے عقب میں کر کے باندھ دو"..... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔

"صالحہ اسے ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے صالحہ سے کہا تو صالحہ نے آگے بڑھ کر ارمانے کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صالحہ پیچھے ہٹ گئی۔ عمران نے جیب سے مشین پشٹ نکالا اور آگے بڑھ کر وہ ارمانے کے سلمے کھرا ہو گیا۔ ٹائیگر اس کے عقب میں کھڑا تھا۔ چند لمحوں بعد ارمانے کرپتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے عقب میں ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے وہ فوری طور پر اٹھ نہ سکتی تھی اور صالحہ نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر ویسے بھی اسے اٹھنے سے روک دیا تھا۔

"سنو ارمانا اگر تم اپنی جان بچانا چاہتی ہو تو ہمارے سوالوں کے درست جواب دینا"..... عمران نے مشین پشٹ کی لمبی سی نال کا سرا ارمانے کی کنٹینی پر رکھ کر دباتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم۔ تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ لارڈ جوزف۔ کیا یہ مر گیا ہے"..... ارمانے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

سی تیزی سے گھوما اور ارما کی کنپٹی پر بیڑنے والی اس کی مڑی ہوئی انگلی کی ضرب سے ارما ایک ہلکی سی چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی تھی۔ عمران واپس مڑا اور اس نے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اس پر موجود بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"ہیس..... ایک بھاری سی اور باوقار آواز سنائی دی۔

"ارما بول رہی ہوں ڈیڈی..... عمران نے ارما کے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ کیا بات ہے..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"آپ یہاں میرے پاس آئیں۔ لارڈ جوزف یہاں بے ہوش پڑا ہوا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ محل کے مائزین کو اس بارے میں اطلاع ہو..... عمران نے کہا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ لارڈ جوزف اور تمہارے کمرے میں اور بے ہوش۔ کیا کہہ رہی ہو..... دوسری طرف سے لارڈ کی آواز میں شدید حیرت نمایاں تھی۔

"میں موسیقی سن رہی تھی کہ اچانک لارڈ جوزف کمرے میں آگیا اور میں ابھی حیران ہو رہی تھی کہ وہ یہاں کیسے آگیا کہ وہ قالین پر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ میں نے اپنے طور پر کوشش کی کہ اسے ہوش میں لے آؤں لیکن وہ مجھ سے ہوش میں نہیں آ رہا..... عمران

وقت بھی اور آنے کے بعد بھی مجھے ضرور اطلاع کرتے ہیں۔ آپ اکیرمی ہیں اس لئے شاید اس بات کو نہ سمجھ سکیں لیکن گریٹ لینڈ میں اسے وضع داری کہا جاتا ہے..... ارما نے کہا۔ وہ اب ذہنی طور پر پوری طرح سنبھل گئی تھی۔

"کیا آپ اس بات کو کنفرم کرا سکتی ہیں..... ارما نے کہا۔

"کنفرم۔ کیا مطلب۔ میں جھوٹ نہیں بول رہی اور نہ مجھے جھوٹ بولنے کی ضرورت ہے..... ارما نے کہا۔

"سنو۔ زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں۔ سمجھی۔ ایک لمحے میں تمہاری یہ نازک سی گردن ٹوٹ سکتی ہے جیسے کہ رہا ہوں ویسے کرو..... عمران نے یکھٹ اتھائی خشک لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کیا کر سکتی ہوں..... ارما ایک بار پھر خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"فون پر ان سے بات کر دتا کہ میں کنفرم ہو جاؤں کہ تم نے سچ بولا ہے..... عمران نے کہا۔

"لیکن میں تو بندھی ہوئی ہوں۔ میں کیسے فون کر سکتی ہوں..... ارما نے کہا۔

"نمبر بتاؤ لیکن وہ نمبر جو ڈائریکٹ ہو..... عمران نے کہا۔

"ہاٹ لائن پر ہماری بات ہوتی ہے۔ وہ سامنے سرخ رنگ کا فون ہے اس پر ایک ہی بٹن ہے۔ اسے پریس کرو تو ڈیڈی سے بات ہو سکتی ہے..... ارما نے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا بازو بجلی کی

دی تو وہ دونوں بھلی کی سی تیزی سے سائیڈوں میں ہو گئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیر عمر آدمی جس کے جسم پر اتہائی قیمتی لباس تھا تیزی سے آگے بڑھا۔ عمران اور ٹائیگر دروازے کے بھاری پٹوں کے پیچھے آگئے تھے اور ویسے بھی وہ ساکت کھڑے تھے اور انہوں نے سانس روک رکھے تھے اس لئے آنے والے کو احساس ہی نہ ہو سکا تھا کہ وہاں آدمی موجود ہیں۔ یہ واقعی لارڈ لاکسن تھا۔ جب چند لمحوں تک اس کے پیچھے کوئی نہ آیا اور لارڈ بھی دروازے تک پہنچ گیا جو اس کمرے کا تھا جہاں صالحہ اور ارما دونوں موجود تھیں تو عمران تیزی سے دروازے کے پٹ کی اوٹ سے نکل آیا۔

”لارڈ صاحب“..... عمران نے کہا تو لارڈ ایک جھٹکے سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں جبکہ عمران اس دوران اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ لارڈ حیرت کے اس جھٹکے سے سنبھلتا عمران کا بازو بھلی کی سی تیزی سے گھوما اور لارڈ جھٹکا ہوا اچھل کر سائیڈ دیوار سے پہلو کے بل ٹکرایا اور پھر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور دوسرے لمحے نیچے گر کر تیزی سے اٹھتے ہوئے لارڈ کی کنپٹی پر اس کی لات پوری قوت سے پڑی اور لارڈ جھٹکا ہوا نیچے گرا اور ساکت ہو گیا جبکہ ٹائیگر اس دوران دروازہ بند کر چکا تھا البتہ وہ اسی دروازے کے قریب ہی کھڑا تھا۔

نے کہا۔
”دیری سڑخ۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
”صالحہ تم یہاں رکو گی۔ مجھ سے ایک چھوٹی سی غلطی ہو گئی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ لارڈ لاکسن اکیلا نہ آئے۔ میں اور ٹائیگر باہر کسی جگہ چھپ کر اسے چمک کریں گے“..... عمران نے کہا۔
”کیسی غلطی“..... صالحہ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ارما نے بتایا تھا کہ یہ ہاٹ لائن ہے اس لئے لامحالہ اس پر صرف باپ بیٹی کی ہی بات ہو سکتی ہے جبکہ میں نے اس کے پس کہنے کے جواب میں باقاعدہ اپنا تعارف کرایا تھا۔ اس بات پر وہ کھٹک گیا ہو گا“..... عمران نے کہا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جسے ٹائیگر نے بند کیا تھا۔ ٹائیگر اس دروازے کے پاس ہی کھڑا تھا اس نے اس نے عمران کو دروازے کی طرف بڑھتا دیکھ کر دروازہ کھولا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران نے سر باہر نکال کر جھانکا۔ یہ ایک راہداری تھی جو ایک طرف بند تھی جبکہ دوسری طرف سے خاصی طویل تھی اور اس کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔
”آؤ“..... عمران نے کہا اور بیچوں کے بل دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا لیکن ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچے ہی تھے کہ انہیں بند دروازے کے دوسری طرف قدموں کی آہٹ سنائی

ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر لارڈ لاکسن کی طرف بڑھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔

”اسے بند کر کے تم یہیں ٹھہرو اور اگر کوئی آئے تو اسے اسلحہ کے بغیر ختم کر دینا۔“..... عمران نے کہا اور پھر اس نے جھک کر لارڈ کو اٹھایا اور تیزی سے دروازے میں داخل ہو گیا۔

”یہ اکیلا ہی آیا ہے۔“..... صالحہ نے ایک سائیڈ سے نکلتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ شاید لارڈ جوزف کا نام سن کر اس کا شک دور ہو گیا ہو گا کیونکہ ظاہر ہے لارڈ جوزف کے بارے میں کوئی اجنبی تو نہیں جان سکتا۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لارڈ کو صوفے کی ایک کرسی پر ڈال دیا اور پھر اس نے اپنی بیٹے اتارنی اور اس کی مدد سے اس نے لارڈ کے دونوں بازو عقب میں کر کے اس کے ہاتھ اچھی طرح باندھ دیئے۔ اس کے بعد اس نے لارڈ کا منہ کھولا اور انگلی کی مدد سے اس نے دانت چیک کرنے شروع کر دیئے۔ اسے خطرہ تھا کہ کہیں لارڈ نے دانتوں میں کوئی زہریلا کیسپول نہ چھپا رکھا ہو کیونکہ فین سو سائٹی کے بڑے لوگ پکڑے جانے پر خودکشی کر لیا کرتے تھے لیکن لارڈ کے دانتوں میں کوئی کیسپول موجود نہ تھا۔

”یہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے اس لئے دروازہ بند کر دو۔“..... عمران نے صالحہ سے کہا تو صالحہ نے دروازہ بند کر دیا۔ عمران نے قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے لارڈ جوزف کو بھی اٹھا کر ایک صوفے پر ڈال دیا اور پھر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔

”ابھی در ہے اسے ہوش آنے میں۔“..... عمران نے چند لمحوں بعد

واپس آکر اس ڈرائیور سے کہا کہ لارڈ جوزف کا حکم ہے کہ وہ واپس چلا جائے اور لارڈ جوزف ابھی وہیں رہیں گے اور پھر ڈرائیور واپس آ گیا..... دوسری طرف سے کہا گیا تو اینکر نے منہ ہنایا۔

"تو اس رپورٹ میں کیا خاص بات ہے۔ لارڈ جوزف لارڈ لاکسن کی بیٹی ارما کا منگیتر ہے اور پہلے بھی وہ اس خفیہ رستے سے آتا جاتا رہتا ہے اور اس کا علم لارڈ لاکسن کو بھی ہے لیکن ہم لارڈ کے ذاتی معاملات میں مداخلت کرنے کے قائل نہیں ہیں..... اینکر نے منہ ہناتے ہوئے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"باس! یہی بار وہ تین ایکری بھی لارڈ جوزف کے ساتھ گئے ہیں حالانکہ آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ لارڈ جوزف کسی اجنبی کو اس خفیہ رستے سے لے گئے ہوں..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لارڈ جوزف اتہائی ڈے دارنوجوان ہیں۔ ظاہر ہے کوئی ایسا مسئلہ ہو گا جس کی وجہ سے وہ انہیں ساتھ لے گیا ہو گا، ہمیں کسی کے پرائیویٹ معاملات میں مداخلت کا کوئی اختیار نہیں ہے کچھ۔

اینکر نے اتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس غصے سے رسیور کریڈل پر مچ دیا۔

"نائنسنس۔ خواہ خواہ کی کرید میں بیٹلا ہو جاتے ہیں یہ چھوٹے لوگ..... اینکر نے منہ ہناتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ وی اے بول رہا ہوں..... اینکر نے قدرے سرد لہجے

اینکر اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اینکر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ وی اے بول رہا ہوں..... اینکر نے لہجہ بدل کر کہا۔

"وی تھرٹین بول رہا ہوں..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو اینکر بے اختیار چونک پڑا۔

"یس..... اینکر نے چونکے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس تین ایکری جن میں ایک عورت اور دو مرد شامل ہیں لارڈ جوزف سے ملنے آئے۔ اس کے بعد لارڈ جوزف ان تینوں کے ساتھ اپنی کار میں چلے گئے۔ یہ ایکری اپنی کار میں تھے جبکہ لارڈ جوزف اپنی کار میں اور ابھی ڈرائیور واپس آیا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ لارڈ جوزف ان تینوں ایکریوں کو ایک خفیہ رستے سے لارڈ لاکسن کے محل میں لے گئے ہیں اور پھر کافی دیر بعد اس ایکری عورت نے

کوٹھی نمبر بارہ اے تھی۔ جب اس کوٹھی کو چیک کیا گیا تو یہ کوٹھی خالی تھی لیکن اس کی اندرونی چیکنگ سے پتہ چلا کہ وہاں بہر حال لوگ رہ رہے ہیں۔ ان کا سامان بھی موجود تھا۔ ان کا سامان چیک کیا گیا تو اس میں میک اپ کا جدید ترین سامان بھی موجود تھا جس کے بعد ادھر ادھر سے معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ یہاں رہنے والے تین ائیر می ہیں جن میں ایک عورت اور دو مرد ہیں اور پھر ساتھ والی کوٹھی کے ایک ڈرائیور سے اس کار کا نمبر، ماڈل اور رنگ بھی معلوم ہو گیا جس پر اس کار کی تلاش شروع ہو گئی تو اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ اس کار میں تین ائیر می افراد کو دیکھا گیا ہے اور پھر یہ اطلاع ملی کہ یہ کار لارڈ جوزف کے محل کے قریب بھی دیکھی گئی تھی۔ بہر حال آخری اطلاع ابھی ابھی ملی ہے کہ یہ کار لارڈ لاکسن کے محل کے عقب میں موجود پارک کے باہر مخصوص پارکنگ میں موجود ہے اور کافی دیر سے خالی ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں چیک کراتا ہوں۔۔۔۔۔ اینکر نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔ اس کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں تیزی سے بجنے لگ گئی تھیں کیونکہ وی تھرٹین کی رپورٹ اور اب وی سکس کی رپورٹ کے بعد اس بات میں بہر حال وزن پیدا ہو گیا تھا کہ لارڈ جوزف کے ساتھ جو تین ائیر می محل کے اندر گئے ہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہو

میں کہا۔

”وی سکس بول رہا ہوں باس۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔۔۔۔۔ اینکر نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

”باس۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں ایک اطلاع ملی ہے کہ وہ ایک سفید رنگ کی جدید ماڈل کی کار میں موجود ہیں اور ائیر می میک اپ میں ہیں اور باس یہ کار لارڈ لاکسن کے محل کے عقب میں واقع پارک کی پارکنگ میں موجود ہے لیکن اس میں کوئی آدمی موجود نہیں ہے اور نہ ہی وہ ائیر می پارک میں کہیں نظر آ رہے ہیں۔ یہاں لگتا ہے کہ انہیں شاید اطلاع مل گئی ہے جس کی بناء پر وہ کار کو وہیں چھوڑ کر غائب ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو اینکر بری طرح چونک پڑا۔

”تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ ائیر می پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔۔۔۔۔ اینکر نے کہا۔

”باس۔ سٹار کلب کے مینجر جبرالڈ کے بارے میں اطلاع ملی تھی کہ اس کے تعلقات پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہیں اور وہ سیکرٹ سروس کے لئے یہاں مخبری کا کام کرتا ہے جس پر اس جبرالڈ کے نمبر ٹو سے رابطہ کیا گیا تو اس نے بتا دیا کہ چھلے دنوں جبرالڈ نے اپنی ہی کمپنی سٹار پراپرٹی سنڈیکیٹ کے ذریعے ایک کوٹھی اور کار پاکیشیا سے آنے والی کال کی بنیاد پر الاٹ کی تھی۔ یہ کوٹھی گرین کالونی کی

انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

”یس سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو چیف میں ڈینی بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ڈینی۔ پاکیشیائی بمجنٹوں کے بارے میں اطلاع مل گئی ہے۔

ان کی تعداد تین ہے اور وہ اکیڑی میک اپ میں ہیں۔ دو مرد ہیں اور

ایک عورت اور وہ لارڈ جوزف کو ساتھ لے کر لارڈ لاکسن کے محل

کے عقبی طرف والے خفیہ راستے سے داخل ہو کر مس ارما کے پاس

گئے ہیں اور لارڈ صاحب کو بھی شاید وہاں بلایا گیا ہے اور لارڈ

صاحب بھی اس وقت وہاں گئے ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ

انہوں نے کسی بھی انداز میں لارڈ لاکسن کو وہاں بلایا ہے اور لارڈ

صاحب بہر حال دیہاس کے اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتے ہیں

اس لئے تم ایسا کرو کہ اپنے سیکشن کو لے کر فوراً لارڈ لاکسن کے

محل پہنچو۔ اسے ہر طرف سے گھیرنا ہے اور پھر اندر داخل ہو جاؤ۔

کسی قسم کی رکاوٹ برداشت مت کرنا۔ یہ فیبن سوسائٹی کی بقا کا

سوال ہے۔ اگر لارڈ لاکسن زندہ بازیاب ہوتے ہیں تو ٹھیک ورنہ

اگر ان کی قربانی بھی سوسائٹی کے لئے ضروری ہو تو تم نے جھجکنا

نہیں لیکن ان پاکیشیائی بمجنٹوں کو ہر صورت میں ہلاک ہونا

چاہئے“۔ اینکر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

”یس باس“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

سکتے ہیں اور ان پاکیشیائی بمجنٹوں کا اس طرح لارڈ کے محل میں داخل ہونا اس کے نزدیک انتہائی خطرناک صورت حال تھی اس لئے اس نے فوری طور پر ایکشن میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن ایکشن میں آنے سے پہلے وہ لارڈ لاکسن سے بات کر لینا چاہتا تھا۔

”لارڈ لاکسن مینشن“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”اینکر بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب سے فوراً بات کراؤ“..... اینکر

نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

”ہولڈ کریں“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”ہیلو“..... چند لمحوں بعد اسی لڑکی کی آواز سنائی دی۔

”یس“..... اینکر نے کہا۔

”لارڈ صاحب مس ارما کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ آپ نے کوئی

پیغام دینا ہو تو دے دیں کیونکہ وہاں فون کرنا منع ہے“۔ لڑکی نے

جواب دیا۔

”نہیں۔ میں بعد میں خود ہی بات کر لوں گا“..... اینکر نے کہا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے رسیور کرپڈل پر رکھا اور

سائیڈ پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے یکے بعد

دیگرے کئی نمبرز پر دیکھے۔

”یس باس“..... ایک لڑکی کی آواز سنائی دی۔

”سب سیکشن کے انچارج ڈینی سے بات کراؤ“..... اینکر نے

رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈینی نے اپنی مخصوص تیز رفتاری کی وجہ سے دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کا بھی انتظار نہ کیا تھا۔ اس نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

”یس باس“..... ایک دوسری نسوانی آواز سنائی دی۔

”سیکورٹی انچارج گراہم سے بات کراؤ“..... اینکر نے کہا۔

”یس سر“..... دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”گراہم بول رہا ہوں باس“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”گراہم میری طرف سے دوسری اطلاع ملنے تک وی ہیز کو انٹر کو ریڈ الرٹ کر دو۔ پاکیشیائی لیجنٹ ہو سکتا ہے کہ یہاں حملہ کریں۔ ان کی تعداد صرف تین ہے۔ دو مرد اور ایک عورت۔ میں نے ڈینی کو ان کی ہلاکت کا حکم دے دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ انہیں ختم کر دے گا لیکن تم نے بہر حال الرٹ رہنا ہے“..... اینکر نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس باس“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو اینکر نے رسیور کریڈل پر رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

لارڈ لاکسن کی آنکھیں کھلیں تو اس کے چہرے پر یکھٹا اہتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن ہاتھ عقب میں بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا تھا۔ اسی لمحے ارما بھی ہوش میں آ گئی تھی۔

”تم۔ تم ارما۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں“..... لارڈ لاکسن نے ساتھ بیٹھی ہوئی ارما سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ڈیڈی آپ۔ آپ یہاں کیسے آ گئے“..... ارما نے اہتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم جا کر لارڈ جوزف کے ڈرائیور کو واپس بھجوادو“..... عمران کی ان کی باتوں میں دخل دینے کی بجائے ساتھ کھڑی صالحہ سے کہا تو صالحہ نے چونک کر سر ہلایا اور پھر تیزی سے خوابگاہ کی طرف کھلنے والے راستے کی طرف بڑھ گئی۔

کہا۔

”میں نے اخبار پڑھ لیا ہے کہ آسکر اور بلیک دونوں کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکے ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ کسی نہ کسی طرح تم تک یہ بات پہنچ چکی ہے کہ میری آسکر اور بلیک سے کیا بات ہوئی ہے اور تم نے ان دونوں کو اس لئے کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک کر دیا کہ بلیک بہر حال گریٹ لینڈ کی سرکاری بحری فوج کا آدمی تھا۔“ عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے صالحہ واپس آ گئی۔

”وہ واپس چلا گیا ہے۔“ صالحہ نے اندر آ کر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”یہ تم سب کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے تو صرف اتنا معلوم ہے کہ آسکر اپنے ایک دوست کے ساتھ کار حادثے میں ہلاک ہو گیا ہے اور بس۔“ لارڈ لاکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوکے پھر اب اپنی بیٹی کا حشر دیکھو۔“ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار لیکن پتلا سا خنجر نکالا اور صالحہ کی طرف بڑھا دیا۔

”ارما کی ایک آنکھ نکال دو۔“ عمران نے اتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”یس سر۔“ صالحہ نے سرسری لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کے ہاتھ سے خنجر لے لیا۔ ارما بے اختیار خوف کی شدت سے چیخنے لگی لیکن صالحہ خنجر ہاتھ میں پکڑے اتہائی جارحانہ انداز میں اس کی طرف بڑھی۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ اس کے سر پر

”تم۔ تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے۔“ لارڈ لاکسن نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لارڈ لاکسن تم نے کیا سمجھ لیا تھا کہ اسرائیلی حکام کی سرپرستی میں آکر اور پاکیشیا کے خلاف منصوبہ بندی کرنے کے باوجود تم اور تمہاری سوسائٹی کامیاب رہے گی۔ جب تک تمہاری یہ سوسائٹی گریٹ لینڈ کے نظام حکومت کے خلاف کام کرتی رہی ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن اب تم نے پاکیشیا کے نامور ایٹمی سائنس دان کو ہلاک کرنے کا جو مشن دیباہ کو دینے کا ارادہ کیا ہے اس کی وجہ سے تم، تمہاری بیٹی اور تمہاری یہ سوسائٹی سب کچھ ختم ہو جائے گا۔“ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”تم۔ تم کون ہو اور یہ سب کیا کہہ رہے ہو۔ کیسی سوسائٹی اور کیسا مشن۔“ لارڈ لاکسن نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”میرا نام علی عمران ہے اور یہ نام یقیناً اب تم جانتے ہو گے۔ تم نے اپنے محل میں ہر آدمی کا داخلہ بند کر کے یہ سمجھ لیا تھا کہ تم محفوظ ہو لیکن ہم لارڈ جوزف کے ذریعے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ اب اگر تم اپنی بیٹی اور اپنی زندگی چاہتے ہو تو دیباہ کے بارے میں تفصیل بتا دو کہ اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔“ عمران نے اتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”میں تو دیباہ کو نہیں جانتا۔ آسکر جانتا ہو گا وہی سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے۔“ لارڈ لاکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے

”جہاری آنکھوں کے سامنے کاناجا سکتا ہے“..... عمران نے ہاتھ اٹھا کر صالحہ کو روکتے ہوئے اہتہائی سر دلچے میں کہا۔ ارما خوف کی شدت سے دوبارہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

”وہ۔ وہ یہاں دارالحکومت میں ہی ہے۔ اس کا چیف اینکر ہے لیکن مجھے اس کے ہیڈ کوارٹر کا علم نہیں ہے اور نہ ہی اصول کے تحت میں نے کبھی معلوم کرنے کی کوشش کی ہے“..... لارڈ لاکسن نے تیز تیز دلچے میں کہا۔

”جہاری اینکر سے بات چیت کس طرح ہوتی ہے“..... عمران نے کہا۔

”اہتہائی اہم ترین بات ہو تو وہ فون کر لیتا ہے ورنہ ایسی کانگ نہیں ہوتی۔ طویل طریقہ کار ہے اس تک پیغام پہنچانے کا“..... لارڈ لاکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تمہیں واقعی اپنی بیٹی سے محبت نہیں ہے“..... عمران کا دلچہ یکھت سر دہو گیا۔

”نہیں نہیں۔ اسے کچھ مت کہو میں درست کہہ رہا ہوں“۔ لارڈ لاکسن نے ایک بار پھر ہڈیانی انداز میں کہا۔

”یہ خنجر مجھے دو“..... عمران نے صالحہ سے کہا تو صالحہ نے خنجر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”تم فیبن سوسائٹی کے چیرمین ہو اس لئے تکلیف بھی تمہیں ہی پہنچنی چاہئے۔ یہ لڑکی بے گناہ ہے“..... عمران نے کہا اور اس کے

رکھا۔ اس کے چہرے پر اہتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ پلیز فار گاڈ سیک رک جاؤ“..... یکھت لارڈ لاکسن نے حلق کے بل چھٹتے ہوئے کہا۔

”بولو۔ بتاؤ ورنہ“..... عمران نے اہتہائی سفاکانہ دلچے میں کہا۔

”دیباس کا ہیڈ کوارٹر سٹار لینڈ میں ہے یہاں نہیں ہے“..... لارڈ لاکسن نے تیز دلچے میں کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں واقعی اپنی بیٹی کی زندہ آنکھیں پسند نہیں ہیں“..... عمران کا دلچہ مزید سرد ہو گیا۔

”مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں“..... لارڈ لاکسن نے کانپتے ہوئے دلچے میں کہا۔

”مجھے آسکر بتا چکا ہے کہ دیباس گرہٹ لینڈ کے دارالحکومت میں ہے“..... عمران نے سرد دلچے میں کہا۔

”اس نے غلط بات کی ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں“..... لارڈ لاکسن نے کہا۔

”نکال دو اس کی آنکھ“۔ عمران نے اہتہائی غصیلے دلچے میں کہا تو صالحہ جو اس دوران پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی تھی تیزی سے آگے بڑھی۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ“..... یکھت لارڈ لاکسن نے ہڈیانی انداز میں چھٹتے ہوئے کہا۔

”آخری بار میں اپنی ساتھی کو روک رہا ہوں اور یہ تو صرف ایک آنکھ ہے اگر تم نے سچ نہ بتایا تو اس کے جسم کا ایک ایک ریشہ

ساتھ ہی اس کا بازو گھوما تو کمرہ لارڈ لاکسن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ چکا تھا۔ ابھی لارڈ لاکسن کی چیخ مکمل نہیں ہوئی تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور لارڈ کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی۔ اس کا جسم بری طرح کانپنے لگ گیا تھا۔ وہ بار بار اٹھنے کی کوشش کرتا لیکن ہاتھ عقب میں بندھے ہونے کی وجہ سے دوبارہ صوفے پر گر پڑتا۔

”اب تم خود بخود سب کچھ بتا دو گے“..... عمران نے خنجر کو لارڈ کے قیمتی لباس سے صاف کرتے ہوئے اہتہائی سرد لہجے میں کہا۔ لارڈ کے منہ سے مسلسل ہلکی ہلکی چیخیں نکل رہی تھیں اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ سا گیا تھا لیکن عمران نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں خنجر کو دوبارہ کوٹ کی اندرونی مخصوص جیب میں ڈالا اور اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے سرے سے کوئی جلدی ہی نہ ہو۔ خنجر جیب میں ڈال کر عمران نے ایک ہاتھ لارڈ لاکسن کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی مڑی ہوئی انگلی کی ضرب اس نے لارڈ کی پیشانی پر ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر ماری تو لارڈ کا جسم اس طرح تڑپنے لگا جیسے پانی سے نکلنے والی پھلی تڑپتی ہے۔ اس کا چہرہ پسینے سے بھگیگ گیا تھا۔ اس کی حالت خراب ہو گئی تھی۔

”بونو کہاں ہے دیباس کا ہیڈ کوارٹر“..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری ضرب لگا دی اور اس ضرب کے بعد تو لارڈ لاکسن کی حالت واقعی اہتہائی خستہ ہو گئی تھی۔

”اور یگا ہوٹل کے سامنے سرخ پتھروں کی عمارت میں“..... لارڈ لاکسن کے منہ سے لاشعوری انداز میں الفاظ نکلنے لگے تھے۔

”پوری تفصیل بتاؤ۔ وہاں کیسے داخل ہوا جاسکتا ہے۔ کون سا راستہ ہے۔ کتنے آدمی موجود ہوتے ہیں اور وہاں کس کس قسم کے حفاظتی اقدامات ہیں“..... عمران نے پوچھا تو لارڈ لاکسن نے واقعی اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے ٹیپ چل پڑی ہو اور جیسے جیسے وہ تفصیل بتاتا جا رہا تھا عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے جا رہے تھے کیونکہ جو کچھ لارڈ بتا رہا تھا اس لحاظ سے تو یہ ہیڈ کوارٹر دنیا کا محفوظ ترین ہیڈ کوارٹر تھا۔ اس قدر انتظامات تو شاید دنیا کی کسی بڑی سے بڑی لیبارٹری میں بھی نہ کئے جاتے ہوں گے۔ عمران نے اس سے چند مزید سوال کئے اور اس کے ساتھ ہی اینٹکر کے مخصوص نمبر بھی پوچھ لئے۔ اسی لمحے راہداری والا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو عمران اور صالحہ دونوں بے اختیار چوتک پڑے۔

”باس۔ باہر سے تیز فائرنگ کی آوازیں آرہی ہیں۔ یوں لگ رہا ہے جیسے کسی فوج نے محل پر حملہ کر دیا ہو“..... ٹائیگر نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اینٹکر کو معلوم ہو گیا ہو گا اور اس نے حملہ کر دیا ہو گا۔ وہ اہتہائی تیزی سے کام کرتا ہے“..... لارڈ لاکسن نے کہا تو عمران نے یکفخت جیب سے مشین پستل نکالا اور دوسرے لمحے گولیاں لارڈ لاکسن کے سینے میں گھسی چلی گئیں۔

”آؤ۔ ہمیں فوری یہاں سے نکلنا ہے“..... عمران نے کہا اور

تیزی سے مڑ کر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا بعد میں وہ آئے تھے۔
تھوڑی دیر بعد وہ اس سرنگ بنا راہداری میں دوڑتے ہوئے آگے
بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”باس، ہو سکتا ہے کہ انہوں نے پورے محل کو گھیرے میں
لے رکھا ہو“..... اچانک ٹائیگر نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن اب اندر رہنا بھی حماقت ہوگی“..... عمران نے کہا
اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں آخری دیوار کے سامنے پہنچ گئے۔

”ماسک اتار دو، ہو سکتا ہے کہ ہمارے چلیے بھی ان تک پہنچ چکے
ہوں اور اب ہم نے نہ ہی وہ کار استعمال کرنی ہے اور نہ ہی اس
کو ٹھی پر واپس جانا ہے بلکہ تینوں علیحدہ علیحدہ ہو کر نیشٹل پارک
پہنچیں گے۔“ کچھ۔ اور پوری طرح محتاط رہنا ہے۔ اگر کوئی رکاوٹ
ہو تو فائرنگ سے بھی دریغ نہیں کرنا“..... عمران نے کہا تو ٹائیگر
اور صالحہ دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر انہوں نے ماسک
اتار دیئے۔ چونکہ گریٹ لینڈ کے باشندوں کے میک اپ کے اوپر
انہوں نے ماسک میک اپ کیا ہوا تھا اس لئے ماسک اترتے ہی وہ
اب گریٹ لینڈ کے باشندے نظر آنے لگ گئے تھے۔ پھر عمران نے وہ
دیوار کھولی اور سر باہر نکال کر ادھر ادھر جھانکا اور پھر تیزی سے باہر
نکل گیا۔ اس کے پیچھے صالحہ اور ٹائیگر بھی باہر آ گئے۔ وہاں ارد گرد
کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا لیکن وہ بہر حال محتاط انداز میں علیحدہ علیحدہ
سمتوں میں درختوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی اینکر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
”یس“..... اینکر نے کہا۔

”ڈینی بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے ڈینی کی آواز
سنائی دی تو اینکر چونک پڑا کیونکہ اسے ڈینی کی طرف سے کال کا
انتہائی شدت سے انتظار تھا۔

”کیا رہا ڈینی“..... اینکر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔
”باس ہم نے لارڈ صاحب کے محل کو گھیر کر وہاں فائر کھول دیا
اور پھر ہم اندر پہنچ گئے۔ وہاں ہمارے خلاف مسلح افراد نے خاصی
مزامت بھی کی اور سائنسی حفاظتی اقدامات کی وجہ سے بھی ہمیں
خاصی رکاوٹیں پیش آئیں لیکن بہر حال ہم نے محل پر قبضہ کر لیا اور
اس کے بعد ہم مس اراما کی رہائش گاہ والے حصے میں پہنچے تو وہاں لارڈ
لاکسن، ان کی بیٹی اراما اور لارڈ جوزف کرسیوں پر موجود تھے۔ لارڈ

لاکسن اور اس کی بیٹی ارما دونوں کے ہاتھ ان کے عقب میں بیٹلوں سے بندھے ہوئے تھے جبکہ لارڈ لاکسن کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔ ان کے سینے پر گولیاں ماری گئی تھیں۔ ویسے ان کے دونوں نتھنے بھی آدھے سے زیادہ کٹے ہوئے تھے۔ ان کی حالت بتا رہی تھی کہ ان پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہے جبکہ ان کی بیٹی ارما اور لارڈ جوزف دونوں بے ہوش تھے اور وہ پاکیشیائی لہجہٹ وہاں موجود نہیں تھے۔ ہم اس خفیہ راستے کی طرف گئے جو محل کی عقبی طرف سے تھا۔ یہ راستہ آخر میں کھلا ہوا ملا اور وہاں ایک طرف ماسک بھی پڑے تھے۔ ہم باہر گئے لیکن ان تینوں کا پتہ نہیں چل سکا۔ ہمارے آدمی اس کار کی نگرانی کر رہے تھے کیونکہ ہمیں معلوم تھا کہ وہ اس کار میں ہی سوار ہوں گے لیکن کار ویسے ہی موجود تھی اور وہاں کوئی آدمی نہ آیا تھا۔ ہم نے پورے پارک کو چیک کیا لیکن وہاں کوئی مشکوک آدمی نہیں مل سکا۔ اب میں واپس آکر لارڈ صاحب کے محل سے آپ کو کال کر رہا ہوں۔ ڈینی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو اینکر کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے۔

”اوہ۔ ویری بیڈ۔ لارڈ لاکسن بھی ہلاک ہو گئے اور یہ لوگ بھی ہاتھ نہیں آئے۔ ویری بیڈ۔“ اینکر نے کہا۔

”باس۔ ہم نے اپنے طور پر تو انتہائی تیز رفتاری سے کام کیا ہے لیکن لارڈ صاحب کے مسلح محافظوں اور محل کی سائنسی حفاظتی رکاوٹوں کی وجہ سے ہمیں وہاں تک پہنچتے پہنچتے درہو گئی اور وہ نکل

گئے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگ کار کی طرف بھی نہیں آئے اور چونکہ انہوں نے ماسک میک اپ کر رکھے تھے اس لئے ظاہر ہے کہ ہمارے آدمی بھی انہیں نہ پہچان سکے اور وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔“ ڈینی نے جواب دیا۔

”تم ایسا کر دو کہ فوری طور پر گرین کالونی پہنچو۔ گرین کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے ہلاک ان کی رہائش گاہ ہے وہ بہر حال وہیں واپس پہنچیں گے۔“ اینکر نے کہا۔

”یس سر۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اینکر نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

”یس۔“ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”وی اے بول رہا ہوں۔“ اینکر نے لہجہ تبدیل کر کے کہا۔

”وی سکس بول رہا ہوں باس۔“ دوسری طرف سے اس وی سکس کی آواز سنائی دی جس نے پہلے اے سٹار کلب کے جبرالڈ کے ذریعے پاکیشیائی ہجرتوں کی کوٹھی حاصل کرنے اور کار کے بارے میں اطلاع دی تھی۔

”وی سکس۔ پاکیشیائی لہجہٹ لارڈ لاکسن کو ہلاک کر کے نکل گئے ہیں۔ ان کی رہائش گاہ کو تو سب سیکشن کور کر رہا ہے لیکن یہ لوگ انتہائی تیز اور چالاک ہیں اس لئے انہوں نے واپسی میں وہ کار بھی استعمال نہیں کی اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ گرین کالونی کی

کافون محفوظ ہے۔..... اینکر نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔
 "اوہ اچھا۔ ایک منٹ..... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے
 میں کہا گیا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں مجھے کال کی ہے تم نے؟..... اس
 بار سرہنری کے لہجے میں حیرت تھی۔

"سرہنری۔ میں اینکر بول رہا ہوں؟..... اس بار اینکر نے اپنے
 اصل لہجے میں کہا۔

"اینکر تم۔ کیا مطلب۔ کیا دیباس کے چیف تم ہو؟..... سر
 ہنری کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"یس سرہنری۔ چونکہ سوسائٹی کے اصولوں کے مطابق میں اپنی
 شناخت کسی طرح بھی ظاہر نہیں کر سکتا تھا اس لئے مجبوری تھی لیکن
 اب حالات ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ مجبوراً مجھے آپ سے ہی بات کرنی
 پڑی ہے اور اپنی اصل شناخت بھی کرانا پڑی ہے۔..... اینکر نے
 جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا مطلب۔ کیسے حالات؟..... سرہنری کے لہجے میں
 تشویش تھی۔

"سرہنری۔ آپ فین سوسائٹی کے سپر چیف ہیں اس لئے آپ کو
 تمام حالات بتانے ضروری ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ سوسائٹی کے
 پیئرین لارڈ لاکسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے
 کہ سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج آسکر بھی ہلاک ہو چکا ہے۔"

کوٹھی کا رخ بھی نہ کریں اور جبرالڈ سے مل کر یا اسے فون کر کے
 اس سے کوئی نئی رہائش گاہ حاصل کریں۔ تم نے سٹار کلب کے
 جبرالڈ کو اس انداز میں چیک کرانا ہے کہ ان کے بارے میں جو
 معلومات بھی ہوں وہ فوری طور پر ہمیں مل سکیں۔..... اینکر نے
 کہا۔

"یس باس..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
 "جو معلومات ملیں وہ تم نے مجھے فوری پہنچانی ہیں۔..... اینکر
 نے کہا۔

"یس باس..... دوسری طرف سے اسی طرح مختصر سے انداز
 میں کہا گیا اور اینکر نے رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے خاموش بیٹھا سوچتا
 رہا۔ پھر اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے
 شروع کر دیئے۔

"یس..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
 "سرہنری سے بات کراؤ۔ میں دیباس کا چیف وی اے بول رہا
 ہوں۔..... اینکر نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔
 "ہولڈ کریں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سرہنری بول رہا ہوں۔..... چند لمحوں بعد ایک بوڑھی اور
 بلغم زدہ سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ اور انداز بتا رہا تھا کہ
 وہ خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

"سرہنری۔ میں دیباس کا چیف وی اے بول رہا ہوں۔ کیا آپ

حتیٰ کہ اسرائیل اور گریمٹ لینڈ کے حکام تک بھی یہ بات پہنچا دی جائے اور کچھ عرصہ تک خاموشی اختیار کر لی جائے تو میرا خیال ہے کہ اس کے بعد ہم اطمینان سے اپنے مشن مکمل کر لیں گے۔..... اینکر نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات قابل غور ہے۔ ٹھیک ہے میں سوسائٹی کے بورڈ آف گورنرز کا اجلاس طلب کر کے اس میں یہ فیصلہ کر دوں گا لیکن اس وقت جب کم از کم یہ لمبجٹ ختم ہو جائیں ہم واقعی اس انداز میں کسی ملک سے لڑائی نہیں لڑ سکتے۔..... سرہمزی نے جواب دیا۔

”بس جناب۔ میرا بھی یہی مقصد تھا میں ان لمبجٹوں کے خاتمے کے بعد آپ کو اطلاع دے دوں گا۔..... اینکر نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

”اوکے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو اینکر نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

اینکر نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ لارڈ لاکسن ہلاک ہو چکا ہے۔ کیا مطلب۔ کب۔ کیسے۔..... سرہمزی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو اینکر نے شروع سے لے کر اب تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری ہیڈ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ ویری ہیڈ۔ یہ تو پوری سوسائٹی ہی داؤ پر لگ گئی ہے۔ اوہ۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ ویری سیڈ۔..... سرہمزی نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

”سرہمزی۔ ان لمبجٹوں کو تو بہر حال ختم کر دیا جائے گا۔ یہ تو ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ پاکیشیا میں لمبجٹوں کی تعداد تو کم نہیں ہو سکتی۔ وہ تین لمبجٹ ختم ہونے کے بعد چار پانچ اور بھیج دیں گے۔ محکمے تو بہر حال افراد کی وجہ سے ختم نہیں ہوتے اس لئے اب یہ آپ نے سوچنا ہے کہ ہمیں کیا ایسی پالیسی اختیار کرنی چاہئے کہ جس سے سوسائٹی مستقل حالت جنگ میں نہ رہے۔..... اینکر نے کہا۔

”تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو۔..... سرہمزی نے اس بار تیز لہجے میں کہا۔

”میرا کام صرف حکم کی تعمیل ہے سرہمزی۔ میں اس حیثیت میں نہیں ہوں کہ آپ کو کوئی مشورہ دے سکوں لیکن میرا خیال ہے کہ ان لمبجٹوں کے خاتمے کے بعد اگر فرضی طور پر یہ اعلان کر دیا جائے کہ لارڈ لاکسن کی ہلاکت کے بعد فیمن سوسائٹی کو ختم کر دیا گیا ہے

ایک کر کے ٹائیگر اور صالحہ بھی وہاں پہنچ گئے تھے اور پھر عمران، صالحہ اور ٹائیگر کے ساتھ وہاں سے ایک اور ٹیکسی میں مین مارکیٹ پہنچا جہاں عمران نے خصوصی میک اپ کا سامان اور اپنے لئے نیا لباس خریدنا اور عمران کے کہنے پر صالحہ اور ٹائیگر نے بھی علیحدہ علیحدہ جا کر خریداری کی۔ اس کے بعد وہیں ایک ہوٹل کے باغیچہ روم میں عمران نے اپنا میک اپ کیا اور لباس تبدیل کر کے پہلے والے لباس کو ٹیکنگ میں ڈال کر وہ اس ہوٹل سے باہر آیا اور اس نے ایک طرف کارنر میں موجود کوڑے کے ڈرمز میں سے ایک میں وہ بیگ پھینک دیا اور خود واپس جا کر وہ اس ہوٹل کے ہال کے ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ چونکہ وہ صالحہ اور ٹائیگر کو پہلے ہی تفصیلی ہدایات دے چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ صالحہ اور ٹائیگر بھی میک اپ کر کے لباس تبدیل کر کے اور پرانے لباسوں سے چھٹکارا حاصل کر کے یہاں پہنچ جائیں گے اور وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں وہاں پہنچ گئے اور عمران نے ہاٹ کافی منگوا لی۔

”باس آپ کچھ زیادہ ہی محتاط ہو رہے ہیں“..... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”صالحہ کی وجہ سے مجھے محتاط ہونا پڑ رہا ہے“..... عمران نے کافی کی چمکی لیتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

”میری وجہ سے۔ کیا مطلب“..... صالحہ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

گریمٹ لینڈ دارالحکومت کے شمال میں شہر سے کافی فاصلے پر آٹھ منزلہ شاندار اورینٹا ہوٹل کی چوتھی منزل پر ایک کمرے میں اس وقت عمران صالحہ کے ساتھ موجود تھا جبکہ ٹائیگر غائب تھا۔ عمران اور صالحہ دونوں کے چہرے پر موجود میک اپ سے وہ دونوں گریمٹ لینڈ کے باشندے ہی لگ رہے تھے لیکن یہ میک اپ اور لباس لارڈ لاکسن کے محل سے نکل کر باہر آتے ہوئے میک اپ سے مختلف تھا۔ عمران لارڈ لاکسن کے محل کے عقبی رستے سے پارک میں داخل ہوا اور پھر وہ اطمینان سے چلتا ہوا اس پارک سے باہر آ گیا۔ گو اس نے اس پارکنگ کے گرد کئی افراد کو اس انداز میں ٹہلتے ہوئے چمک کر دیکھا تھا جہاں ان کی کار موجود تھی۔ ان لوگوں کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اس کار کی نگرانی کر رہے ہیں لیکن عمران نے خاموشی سے ایک ٹیکسی اینج کی اور پھر وہ نیشنل پارک پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک

اتہائی سخت سائنسی حفاظتی اقدامات بھی ہیں اور وہاں دیہاس کے چیف اینکر کے آفس کے ساتھ ساتھ ایک آفس ایکشن گروپ کا بھی ہے اور شاید یہی ایکشن گروپ ہی ہے جس نے لارڈ لاکسن کے محل پر حملہ کیا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”لیکن لارڈ لاکسن تو ان کا چیرمین تھا پھر اس کے محل پر اس انداز میں حملہ کیوں کیا گیا؟..... صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔

”اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہر قیمت پر ہمیں ختم کرنا چاہتے ہیں۔..... عمران نے کہا۔

”تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے؟..... صالحہ نے کہا۔

”پروگرام یہ ہے کہ دیہاس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا ہے اور اس کے بعد واپسی کیونکہ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ فین سوسائٹی کی تمام طاقت کا مرکز یہی دیہاس ہی ہے۔ اگر یہ تباہ کر دیا جائے تو یوں سمجھو کہ جیسے زہریلے سانپ کا زہر نکال دیا گیا ہو۔..... عمران نے کہا۔

”لیکن کیا یہاں بیٹھنے سے ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جائے گا؟..... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لارڈ لاکسن کی موت کے بعد یقیناً ہماری تلاش پورے دارالحکومت میں ہو رہی ہو گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دیہاس ہیڈ کوارٹر کی بھی نگرانی ہو رہی ہو اس لئے ہم نے یہاں سے پہلے اور یگا ہوٹل جاتا ہے۔ وہاں کمرے بک کر انٹائیگر خصوصی مارکیٹ سے خصوصی اسلحہ خرید کر لے آئے گا اور پھر اس دیہاس کے خلاف

”تاکہ تمہیں صحیح سالم صفدر تک پہنچایا جاسکے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

”آپ کی انہی باتوں کی وجہ سے اب صفدر صاحب مجھ سے بات کرنے سے بھی کتراتے ہیں۔..... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے ٹھیک کرتا ہے بلکہ بقول بزرگ عورتوں کے لڑکیوں جیسا لڑکا ہے۔..... عمران نے جواب دیا اور صالحہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔

”باس۔ کیا ہم نے رات تک یہیں بیٹھنا ہے؟..... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا تو عمران اور صالحہ دونوں چونک پڑے۔

”کیوں۔ یہ خیال تمہیں کیسے آگیا؟..... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

”میرا آئیڈیا ہے کہ آپ رات کو واپس کوٹھی پر جانا چاہتے ہیں۔“ ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”اگر ہماری کارچٹیک کر لی گئی ہے تو پھر لامحالہ کوٹھی بھی ان کی نظروں میں ہو گی بلکہ یقیناً سٹار کلب کے جبرالڈ کی بھی نگرانی کی جا رہی ہو گی اس لئے اب اس کوٹھی کو بھول جاؤ۔ اب ہم نے فین سوسائٹی پر فائنل وار کرنا ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر اور یگا ہوٹل کے سامنے ایک سرخ رنگ کے پتھروں والی عمارت میں ہے اور جو کچھ تفصیل اس لارڈ لاکسن نے بتائی ہے اس کے مطابق اس عمارت میں

نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”وہ کیوں“..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”آپ کے اہتہائی طاقتور ذہن سے ایسی لہریں نکلتی رہتی ہیں جو آپ کے ساتھیوں کے ذہنوں کو مجنوں کر دیتی ہیں۔ وہ صرف کٹھ پتلیاں بن کر رہ جاتے ہیں اور بس“..... صالحہ نے کہا۔

”اسی لئے تو میں تمہیں بھیج رہا ہوں تاکہ تم اپنا ذہن استعمال کر سکو“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں تیار ہوں لیکن میرے ذہن میں تو کوئی پلاننگ ہی نہیں آ رہی“..... صالحہ نے کہا۔

”اس میں پلاننگ کی کیا ضرورت ہے۔ اسلحہ تمہارے پاس ہو گا۔ عمارت تمہارے سامنے ہے اور بس“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ خود ہی تو کہہ رہے ہیں کہ جب تک سائنسی حفاظتی انتظامات آف نہ کئے جائیں وہاں میزائل فائر نہیں ہو سکتا۔ میرے پاس موجود اسلحہ کیا کرے گا“..... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”اصل مسئلہ اس عمارت کے سائنسی حفاظتی انتظامات آف کرنے کا ہے اور باہر سے انہیں کسی طرح بھی آف نہیں کیا جاسکتا البتہ اندر پہنچنے کے بعد انہیں وقتی طور پر آف کیا جاسکتا ہے اور یہ کام ایک خاص قسم کا کیسپول کر سکتا ہے جس کے اندر ایسی ریز بند

کارروائی ہو گی“..... عمران نے کہا اور صالحہ اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب وہاں سے ہوٹل اور یگانے پہنچے تھے۔ یہاں پہنچ کر عمران نے کمرے کی عقبی کھڑکی سے اس عمارت کا بغور جائزہ لینے کے بعد ٹائیگر کو اسلحہ کی لسٹ بنا کر دی اور ٹائیگر اسلحہ لینے چلا گیا اور وہ دونوں کمرے میں بیٹھے ٹائیگر کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔

”عمارت تو خاصی بڑی ہے عمران صاحب“..... صالحہ نے دیباہ ہینڈ کو ارٹر کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ بہر حال ہینڈ کو ارٹر ہے“..... عمران نے جواب دیا۔

”تو کیا آپ اس کے اندر کوئی میزائل فائر کریں گے“..... صالحہ نے کہا۔

”نہیں۔ میزائل اس وقت تک کام ہی نہیں کر سکتا جب تک وہاں کے سائنسی انتظامات آف نہ کئے جائیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو پھر آپ کا کیا پروگرام ہے“..... صالحہ نے کہا۔

”یہ کام تم نے کرنا ہے“..... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار اچھل پڑی۔

”میں نے۔ کیا مطلب“..... صالحہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

”کیوں۔ کیا تم کام نہیں کر سکتی“..... عمران نے کہا۔

”کر سکتی ہوں لیکن آپ جب ساتھ ہوں تو اوروں کی بات تو نہیں کرتی۔ کم از کم میں تو ذہنی طور پر ڈفر ہو جاتی ہوں“..... صالحہ

ہوتی ہیں جو اس کیپول کے ٹوٹنے ہی اتہائی تیز رفتاری سے پھیلتی ہیں اور تقریباً سو گز کی رینج میں ہر قسم کے سائنسی حفاظتی انتظامات آف ہو جاتے ہیں۔ تم نے اس کیپول کو منہ میں چھپا کر رکھنا ہے اور پھر تم اس عمارت میں اس طرح داخل ہو گی جیسے تم دشمن لجنٹ ہو۔ ظاہر ہے تمہیں پکڑ لیا جائے گا۔ چونکہ تم خاتون ہو اور پھر انہیں یہ اطلاع بہر حال ہو گی کہ ہمارے ساتھ ایک خاتون موجود ہے اس لئے لامحالہ تمہیں فوری طور پر ہلاک نہیں کیا جائے گا اور اندر لے جایا جائے گا تاکہ تم سے پوچھ گچھ کی جاسکے۔ تمہارے پاس صرف ایک مشین پستل ہو گا اور بس۔ سائنسی حفاظتی انتظامات کی وجہ سے ظاہر ہے تم بے ہوش ہو جاؤ گی لیکن تمہیں پوچھ گچھ کے لئے بہر حال ہوش میں لایا جائے گا۔ ہوش میں آتے ہی تم نے اس کیپول کو داتوں سے توڑ دینا ہے اور اس طرح تمام سائنسی حفاظتی انتظامات ختم ہو جائیں گے اور ہمیں اس کی اطلاع مل جائے گی۔ اس کے بعد میں اور ٹائیگر اندر داخل ہوں گے اور پھر ہم ان کا خاتمہ کر دیں گے۔..... عمران نے کہا۔

”لیکن بے ہوش ہونے کے بعد اگر میرے منہ سے وہ کیپول باہر نکل آیا تب.....“ صالحہ نے کہا۔

”ایسا نہیں ہو گا۔ تم فکر مت کرو میں اسے اس انداز میں ایڈجسٹ کروں گا کہ وہ باہر نہیں آئے گا اور نہ ہی باہر سے اس کی تمہارے منہ میں موجودگی کا کسی کو احساس ہو سکے گا۔“ عمران نے

کہا۔
”اور جب یہ ریز میرے منہ میں کیپول توڑنے کی وجہ سے باہر آئیں گی تو کیا مجھے تو کوئی نقصان نہیں ہو گا؟.....“ صالحہ نے کہا۔
”نہیں۔ یہ انسان کے لئے قطعاً مضر نہیں ہیں۔.....“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن پھر آپ ریڈ کیوں کریں گے۔ پھر باقی کام بھی مجھے ہی کرنے دیں۔.....“ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”نہیں۔ یہ خاصا بڑا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہ تم اکیلی سے نہیں سنبھالا جائے گا۔ تم بس اس کا کام کر دو جتنا میں نے کہا ہے۔.....“ عمران نے کہا۔

”لیکن سائنسی حفاظتی انتظامات آف ہونے کے باوجود آپ آسانی سے تو اندر نہ پہنچ سکیں گے کیونکہ وہاں کافی مسلح افراد ہوں گے۔“ صالحہ نے کہا۔

”اس کی فکر مت کرو۔ یہ سوچنا میرا کام ہے اصل کام ان سائنسی حفاظتی انتظامات کو آف کرنا ہے اس کے بغیر اس ہیڈ کوارٹر کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی۔.....“ عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران نے اٹھ کر دروازہ اندر سے کھولا۔ ٹائیگر دروازے پر موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا باکس موجود تھا۔ عمران

سلمے سے ہٹ گیا اور ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

”سب سامان مل گیا ہے“..... عمران نے دروازہ بند کرتے

ہوئے پوچھا۔

”یس باس“..... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اطمینان

بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

اینکر اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اینکر
نے فون کا رسیور اٹھالیا۔

”یس“..... اینکر نے کہا۔

”ڈینی بول رہا ہوں باس“..... دوسری طرف سے ڈینی کی آواز
سنائی دی۔

”اوہ ہاں کیا ہوا۔ کیا وہ لوگ آئے ہیں واپس“..... اینکر نے
پر جوش لہجے میں کہا۔

”نہیں باس۔ وہ لوگ واپس نہیں آئے اور اب اتنی دیر گزر چکی
ہے کہ ان کی واپسی کا کوئی سکوپ بھی باقی نہیں رہا اس لئے میں آپ
کو قریبی فون بوتھ سے کال کر رہا ہوں کہ اب ہمارے لئے کیا حکم
ہے“..... ڈینی نے کہا۔

”تم کیا چاہتے ہو“..... اینکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

اٹھایا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔
 "یس"..... اینکر نے کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں باس"..... دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر
 انچارج کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا بات ہے"..... اینکر نے چونک کر کہا۔

"باس۔ ایک عورت ہیڈ کوارٹر میں خفیہ طور پر داخل ہونے کی
 کوشش کر رہی ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ اسے ہلاک کر
 دیا جائے یا پکڑ لیا جائے"..... دوسری طرف سے گراہم نے کہا تو
 اینکر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا وہ اکیلی ہے"..... اینکر نے حلق کے بل چہنچہ
 ہوئے کہا۔

"یس باس۔ وہ عقبی طرف موجود ہے اور قریبی درخت پر چڑھ کر
 اندر چھلانگ لگانا چاہتی ہے"..... گراہم نے جواب دیا۔

"اسے بے ہوش کر کے ڈارک روم میں پہنچا دو اور اس کے
 ساتھیوں کا خیال رکھو۔ یہ لازمی طور پر عمران کی ساتھی ہوگی اور
 عمران بھی اس کے ساتھ ہی کہیں قریب ہی موجود ہوگا اور سنو اس
 کی تلاش لینے کے بعد اسے ڈارک روم میں پہنچانا"..... اینکر نے تیز
 لہجے میں کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
 رابطہ ختم ہو گیا تو اینکر نے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے باس کہ اب یہاں ہم سب کی موجودگی حماقت
 ہے۔ ہمیں انہیں شہر میں تلاش کرنا ہوگا"..... ڈینی نے کہا۔

"کس طرح تلاش کرو گے۔ تم نے خود ہی تو بتایا ہے کہ انہوں
 نے محل سے باہر نکلے ہوئے ماسک اتار دیئے تھے اور ظاہر ہے اب وہ
 کسی نئے میک اپ میں ہوں گے"..... اینکر نے کہا۔

"تو پھر آپ جیسے حکم کریں"..... ڈینی نے کہا۔

"اوکے۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت واپس آ جاؤ۔ مجھے اب خیال آ
 رہا ہے کہ وہ جہاں بھی ہوں گے بہر حال ہمارے ہیڈ کوارٹر پر ہی ریڈ
 کریں گے کیونکہ تمہارے بقول انہوں نے لارڈ لاکسن پر تشدد کیا تھا
 اور لارڈ لاکسن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا تھا۔ انہوں نے لازماً
 اس سے معلومات حاصل کر لی ہوگی اس لئے اب انہیں پکڑنے کا
 ایک ہی طریقہ رہ گیا ہے کہ انہیں یہاں پکڑا جائے"..... اینکر نے
 کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اینکر نے رسیور
 رکھ دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد اسے اطلاع مل گئی کہ ڈینی اپنے
 آدمیوں سمیت واپس آ گیا ہے اور اس نے ہیڈ کوارٹر انچارج کو
 ہیڈ کوارٹر میں ریڈ الارٹ رکھنے کا پہلے ہی حکم دے رکھا تھا اس لئے وہ
 پوری طرح مطمئن تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی
 ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکتے اور پھر تقریباً دو گھنٹے بعد انٹرکام کی
 گھنٹی بج اٹھی تو اینکر نے چونک کر سامنے رکھی ہوئی فائل سے سر

”ہمیں حکم نہیں دیا گیا تھا باس..... ان دونوں نے کہا۔

”ادکے۔ چلو میک اپ صاف کرو اس کا.....“ اینکر نے اس لڑکی کی کرسی کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ان میں سے ایک آدمی نے ایک دیوار میں موجود الماری میں سے ایک جدید ساخت کا میک اپ واشنگٹال اور پھر اس کا کنٹوپ اس نے اس لڑکی کے چہرے اور سر کے گرد چہرہ کس دیا۔ پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے کنٹوپ ہٹایا تو اینکر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ لڑکی کا چہرہ پہلے جیسا ہی تھا۔

”کیا مطلب۔ اگر یہ پاکیشانی ہے تو اس کا میک اپ صاف ہو جانا چاہئے تھا.....“ اینکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”باس۔ یہ میک اپ میں نہیں ہے ورنہ سپیشل میک اپ واش اس کا میک اپ ضرور صاف کر دیتا.....“ اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہ۔ اسے ہوش میں لے آؤ.....“ اینکر نے کہا تو دوسرا آدمی ایک اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری میں سے ایک انجکشن ٹکالا اور پھر اس لڑکی کے قریب آکر اس نے اس کی سوئی پر موجود کیپ ہٹائی اور پھر سوئی اس لڑکی کے بازو میں گھونپ دی۔ سرخ میں موجود سرخ رنگ کا محلول چند لمحوں بعد ہی اس لڑکی کے بازو میں اتر چکا تھا۔ اس آدمی نے سوئی واپس کھینچی اور پھر اسے ایک طرف پڑے ہوئے ڈسٹ بن میں اچھال دیا۔ چند لمحوں بعد لڑکی نے

”تو آخر کار علی تھیلے سے باہر آ ہی گئی۔ ویری گڈ.....“ اینکر نے بڑے مطمئن انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے چونکہ ہیڈ کوارٹر کے سائنسی حفاظتی انتظامات کا پوری طرح علم تھا اس لیے اسے سو فیصد یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہیڈ کوارٹر کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اینکر نے جلدی سے رسیور اٹھالیا۔

”ہیں.....“ اینکر نے کہا۔

”باس حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ یہ عورت اس وقت ڈارک روم میں موجود ہے اور بے ہوش ہے.....“ گراہم نے کہا۔

”اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا.....“ اینکر نے پوچھا۔

”ہم پوری طرح ہوشیار ہیں باس۔ لیکن دور دور تک بھی اس کے ساتھیوں کا وجود نہیں ہے.....“ گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر بھی محتاط رہنا۔ میں تب تک اس عورت سے معلومات حاصل کر لوں.....“ اینکر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے آفس کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہوا تو وہاں ایک لڑکی راڈ والی کرسی پر راڈز میں جکڑی ہوئی موجود تھی۔ اس کی گردن ڈھکی ہوئی تھی۔ کمرے میں دو قوی ہیکل آدمی موجود تھے۔

”اس کا میک اپ کیوں نہیں صاف کیا.....“ اینکر نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

سر اچانک کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا ہو۔ یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر جس طرح کیرے کا شڑاچانک بند ہوتا ہے اس طرح اس کا ذہن بھی اچانک بند ہو گیا اور اس پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔

کر رہے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پھر پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کہ راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی تھی۔
”تمہارا ساتھی عمران کہاں ہے؟“ اینکر نے استہائی سرو لہجے میں کہا۔

”کون عمران۔ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں اور تم کون ہو۔“ اس لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”الماری سے کوڑا نکالو اور اس وقت تک اس پر کوڑے برساتے رہو جب تک یہ سچ بولنے پر آمادہ نہ ہو جائے“..... اینکر نے استہائی سرو لہجے میں ایک آدمی سے کہا۔

”یس باس“..... اس آدمی نے کہا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے لڑکی نے بے اختیار اس انداز میں ہونٹ پیچنے جیسے اپنے آپ کو تشدد کی تکلیف سے بچانے کے لئے دانتوں پر دانت جمار ہی ہو۔
”سب کچھ بتا دو لڑکی ورنہ“..... اینکر نے استہائی سرو لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ مجھ پر تشدد مت کرو۔ پلیز میں سب کچھ بتا دوں گی لیکن پہلے وعدہ کرو کہ مجھے تم ہلاک نہیں کر دو گے“..... اس لڑکی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ میرا وعدہ“..... اینکر نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ لڑکی کچھ کہتی اچانک اینکر کو محسوس ہوا کہ اس کا

جواب.....چند لمحوں بعد ایک چمکتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

”برنارڈ بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔“ لارڈ برنارڈ نے بڑی مشکل سے اپنے لہجے کو سپاٹ بنانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”آپ کے ذریعے اسرائیلی حکام تک ایک خوشخبری پہنچانی تھی۔ چونکہ پاکیشیا کے تعلقات اسرائیل سے نہیں ہیں جبکہ گریٹ لینڈ کے تعلقات ہیں اس لئے آپ کو تکلیف دے رہا ہوں۔ ویسے تو اسرائیل کے صدر صاحب سے میری اکثر بات چیت ہوتی رہتی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ انہیں اطلاع دیں کیونکہ یہ معاملہ گریٹ لینڈ کا ہے پاکیشیا کا نہیں اس لئے انہیں آپ کی بات پر یقین آجائے گا۔“ دوسری طرف سے عمران نے مخصوص چمکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کیسی خوشخبری۔ مختصر بات کر دو۔ میرا دقت بے حد قیامت ہے۔“ لارڈ برنارڈ نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

”انہیں یہ خوشخبری سنا دیں کہ فیبن سوسائٹی کا خاتمہ بالآخر کر دیا گیا ہے۔“ دوسری طرف سے عمران نے کہا تو لارڈ برنارڈ بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ فیبن سوسائٹی کا خاتمہ..... لارڈ برنارڈ نے اہتائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جی ہاں۔ وہی فیبن سوسائٹی جو پہلے گریٹ لینڈ کے نظام حکومت کے خلاف کام کرتی رہی ہے اور جسے آپ کی سپیشل ایجنسی



گریٹ لینڈ کے سیکرٹری لارڈ برنارڈ اپنے آفس میں بیٹھے کام کرنے میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ہیں..... لارڈ برنارڈ نے کہا۔“

”سرا ایک پاکیشیائی علی عمران آپ سے بات کرنے پر اہتائی مصر ہے..... دوسری طرف سے سیکرٹری کی قدرے سبھی ہوئی آواز سنائی دی۔“

”علی عمران۔ کیا پاکیشیا سے بول رہا ہے..... لارڈ برنارڈ نے چونک کر کہا۔“

”نہیں سر۔ گریٹ لینڈ سے سر..... دوسری طرف سے کہا گیا۔“

”اوکے کراؤ بات..... لارڈ برنارڈ نے کہا۔“

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“

جائے گی۔ اس کے بعد آپ ان کے خلاف ایکشن لیتے ہیں یا نہیں اس کا فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے۔ بہر حال اس فائل سے آپ کو میری بات کا یقین آ جائے گا۔ فائل حاصل کرنے کے بعد میں نے اس عمارت کے اندر انتہائی طاقتور بم فٹ کر دیا اور پھر اسے باہر سے ڈی چارج کر دیا گیا۔ چونکہ اس عمارت میں انتہائی طاقتور اسلحے کا ایک پورا اسٹور بھی موجود تھا اس لئے ہم بلاسٹ ہونے کے بعد یہ ذخیرہ بھی بلاسٹ ہو گیا اور اس کے نتیجے میں اس عمارت کی ایک اینٹ بھی سلامت نہ رہی۔..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن تم نے بہر حال گریٹ لینڈ میں قتل و غارت کی ہے اور ہم بلاسٹ کئے ہیں اور عمارت تباہ کی ہے اور میرے نزدیک یہ انتہائی سنگین جرائم ہیں۔..... لارڈ برنارڈ نے کہا۔

”تو آپ بھی یہی چاہتے تھے کہ اسرائیلی حکام فین سوسائٹی کو پاکیشیا کے خلاف استعمال کریں۔ ان کا منصوبہ تھا کہ وہ پاکیشیا کے ایک انتہائی اہم اسٹی سائٹس دان کو ہلاک کر دیں اگر ایسا ہے تو مجھے بتا دیں تاکہ میں گریٹ لینڈ کے بارے میں بھی اپنے رویے پر نظر ثانی کر سکوں۔..... عمران کا بوجہ یکھت سرد ہو گیا۔

”اوہ نہیں۔ گریٹ لینڈ حکام ایسا سوچ بھی نہیں سکتے۔ ہمارے تو پاکیشیا سے انتہائی گہرے اور دوستانہ تعلقات ہیں۔“ لارڈ برنارڈ نے یکھت انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اگر عمران بگڑ گیا تو اسے سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔ وہ اسے اچھی

اور دوسری پہنچیاں آج تک تلاش ہی نہ کر سکی تھیں۔ اس کو ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہ صرف ٹریس کر لیا ہے بلکہ اس کا مکمل خاتمہ بھی کر دیا ہے۔ اس فین سوسائٹی کا چیئرمین لارڈ لاکسن تھا۔ اس کی ہلاکت کی اطلاع بہر حال آپ کو مل چکی ہو گی۔ اس کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج آسکر بھی مارا جا چکا ہے اور اس کی اصل مرکزی قوت ایک مستظم ادارے دیباس میں تھی۔ اس دیباس کا سربراہ اینکر تھا۔ دیباس کا ہیڈ کوارٹر اور یگا ہوٹل کے سامنے سرخ رنگ کے پتھروں والی ایک عمارت میں تھا اور آپ کو یقیناً اطلاع مل چکی ہو گی کہ کل رات یہ عمارت مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے۔..... عمران نے کہا تو لارڈ برنارڈ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

”اوہ۔ اوہ۔ کیا وہ ان کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ واقعی۔..... لارڈ برنارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جی ہاں۔ وہاں اس قدر سخت سائسی حفاظتی انتظامات تھے کہ اسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا لیکن میری ایک ساتھی خاتون اپنی جان خطرے میں ڈال کر اس کے اندر داخل ہوئی اور اس کے سائسی حفاظتی انتظامات آف کر دیئے۔ اس طرح ہم نے اسے قابل تسخیر بنا دیا۔ وہاں سے ایک ضخیم فائل ایسی مل گئی ہے جس میں فین سوسائٹی کے بارے میں تفصیلات اور اس کے بورڈ آف ڈائریکٹران اور اس کے مختلف ملکوں میں اڈے اور آدمیوں کے بارے میں سب تفصیلات درج ہیں۔ یہ فائل بھی آپ کے پاس پہنچ

طرح جلتے تھے۔

”یہ فین سوسائٹی کوئی رفاہی تنظیم نہیں تھی لارڈ برنارڈ۔ اس فائل میں جو میں آپ کو بھجوا رہا ہوں اس کے گریٹ لینڈ میں انجام دیے جانے والے مشنوں کے بارے میں بھی تفصیلات موجود ہیں اور اسرائیلی حکام کے بارے میں بھی آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کا مقصد پوری دنیا پر ہودی سلطنت قائم کرنا ہے اور گریٹ لینڈ بھی اس دنیا کا ہی ایک ملک ہے“..... عمران کا لہجہ تلخ ہو گیا تھا۔

”ٹھیک ہے۔ تمہارے ان ایکشنز کو حکومتی مفادات کی وجہ سے نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔ تم وہ فائل مجھے بھجوا دو۔ میں سرکاری طور پر اسرائیلی حکام کو اس بارے میں آگاہ کر دوں گا“..... لارڈ برنارڈ نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔

”اوکے۔ شکریہ“..... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈ برنارڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ فین سوسائٹی کے خاتمے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس کا رخ پاکیشیا کی طرف موڑ دیا جائے اور وہی ہوا“..... لارڈ برنارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایک طویل سانس لیا اور پھر سامنے پڑی ہوئی فائل پر جھک گئے۔

عمران صاحب صالحہ کو آپ نے یقینی رسک میں ڈال دیا تھا۔ شاید اسی لئے آپ جو یا کی بجائے صالحہ کو ساتھ لے گئے تھے۔“ بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں جان بوجھ کر صالحہ کو اس کام کے لئے لے گیا تھا“..... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”آپ نے جو تفصیل بتائی ہے اس سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے۔“ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیسی تفصیل“..... عمران نے کہا۔

”مہی کہ آپ نے صالحہ کے دانت میں ایم ایس آئی ٹی فٹ کر کے اسے دیہاس کے ہیڈ کوارٹر میں بھجوا دیا۔ یہ تو صحیحاً رسک تھا۔ وہ لوگ صالحہ کو دیکھتے ہی گولی بھی مار سکتے تھے۔“ بلیک زیرو نے

”کیا آپ وضاحت کریں گے“..... بلیک زیرو نے اس بار
 انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 ”وضاحت کرنے کا علیحدہ چیک دینا پڑے گا“..... عمران نے
 مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”چائے پلوادوں گا“..... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران بے
 اختیار ہنس پڑا۔

”چلو اس مہنگائی کے دور میں یہی غنیمت ہے۔ انسانی نفسیات
 کے بغیر سیکرٹ سیکرٹس کا کام بھی نہیں ہو سکتا۔ انہیں معلوم تھا کہ
 ہماری تعداد تین ہے جن میں ایک عورت بھی شامل ہے۔ پھر انہیں
 اپنے ہیڈ کوارٹر کے ناقابل تسخیر ہونے کا بھی مکمل یقین تھا اور واقعی
 تھا بھی ایسا ہی۔ کوئی رخنہ نہیں چھوڑا گیا تھا اب جبکہ ایک عورت
 اندر داخل ہونے کی کوشش کرتی انہیں نظر آئے گی تو انسانی
 نفسیات کے مطابق لامحالہ وہ اسے گولی مارنے کی بجائے زندہ پکڑنے
 کی کوشش کریں گے اور زیادہ سے زیادہ اس کی تلاشی لیں گے اس
 کے بعد ظاہر ہے وہ اسے ہوش میں لا کر اس سے دوسرے ساتھیوں
 کے بارے میں پوچھ گچھ کریں گے اور خاص طور پر ایسی صورت میں
 جبکہ انہیں اس کے ساتھی اس ہیڈ کوارٹر کے گرد کہیں بھی نظر نہ آ
 رہے ہوں۔ اب تم بتاؤ کہ اس میں رسک کی کیا بات تھی۔“ عمران
 نے کہا۔

”بہر حال یہ ایک اندازہ ہی تھا۔ وہ کچھ بھی کر سکتے تھے۔“ بلیک

کہا۔
 ”تم نے صالحہ کو دیکھا ہوا ہے“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو
 بے اختیار چونک پڑا۔
 ”ہاں کیوں۔ کیا مطلب“..... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے
 میں کہا۔

”وہ مرد ہے یا عورت“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے
 چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ لٹھن کے تاثرات بھی ابھر آئے۔
 ”یہ آپ نے کیسی باتیں شروع کر دی ہیں۔ ظاہر ہے وہ خاتون
 ہے“..... بلیک زیرو نے کہا۔
 ”اور جب مردوں کو کوئی خاتون نظر آئے تو کیا مرد خاتون کو
 دیکھتے ہی گولی مار دیا کرتے ہیں“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو
 بے اختیار ہنس پڑا۔

”لیکن یہ تو عام حالات کی بات ہے عمران صاحب۔ وہ تو مجرم
 تھے اور ان کا ہیڈ کوارٹر رسک میں آ رہا تھا“..... بلیک زیرو نے کہا۔
 ”مطلب ہے کہ دانش منزل سے دانش کوچ کر چکی ہے۔“ عمران
 نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”دانش کوچ کر چکی ہے۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں“..... بلیک
 زیرو نے کہا۔

”اگر ایسا نہ ہوتا تو تمہیں یہ سب کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہ
 پڑتی“..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن اس سے کیا ہوتا ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ویسے تو اسے ہاتھ میں بھی رکھا جاسکتا تھا اور جیب میں بھی چھپایا جاسکتا تھا لیکن میں نے اسے جان بوجھ کر صاف کے منہ میں رکھا تھا۔ ایک تو اس لئے کہ تلاشی کے دوران وہ ٹریس نہ ہو سکے اور دوسری بات یہ تھی کہ لعاب دہن جب اس کیسپول سے لگنے کے بعد حلق کے اندر جاتا ہے تو اس کے ساتھ اس کیسپول کے ایسے کیمیائی عناصر بھی اندر چلے جاتے ہیں جن کی خون میں موجودگی کی وجہ سے خون کی کیمیائی ساخت کئی گھنٹوں تک ایسی صورت اختیار کر جاتی ہے کہ اس پر کسی بارود کا اثر نہیں ہوگا۔ اگر صاف کو گولی ماری جاتی ہے تب بھی کئی گھنٹوں تک صاف اس گولی کی وجہ سے ہلاک نہ ہوتی۔ ویسے مجھے سو فیصد یقین تھا کہ وہ اسے ہلاک نہیں کریں گے اور پھر ہوا بھی یہی اور آخری بات یہ کہ بہر حال رسک تو لینا ہی تھا۔ ہاں اگر میں یا نائیکر وہاں جاتے تو پھر لامحالہ ہمیں گولی ماری جاسکتی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ آپ کو کیسپول ٹوٹنے اور حفاظتی نظام آف ہونے کا کیسے علم ہوا۔ آپ تو شاید ہوٹل اور یگان میں تھے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہاں ہم پوری طرح حیار بیٹھے تھے۔ ہمارے پاس ایسا آلہ موجود تھا جو اتنے فاصلے سے بھی ان ریز کو فنا میں چیک کر سکتا

زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"اگر جہاز کی بات تسلیم کر بھی لی جائے تو جہاز کا کیا خیال ہے کہ میں نے اس کی یقینی حفاظت کے لئے کچھ نہ کیا ہوگا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہی بات تو میں پوچھنا چاہتا تھا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ صرف اندازے کی بنا پر اپنے کسی ساتھی کو رسک میں نہیں ڈال سکتے"..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ جس کیسپول میں یہ خصوصی ریز بند کی جاتی ہیں وہ کس چیز کا بنا ہوتا ہے اور اس کی اپنی کیا خصوصیت ہوتی ہے"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"تو کیا وہ کسی خاص چیز کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ میرا تو خیال تھا کہ عام کیسپول ہوگا جو داتوں کی ضرب سے ہی ٹوٹ جاتا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر یہ عام کیسپول ہوتا تو پھر فیکٹری میں حیار ہونے سے لے کر مارکیٹ تک پہنچتے پہنچتے سینکڑوں بار ٹوٹ چکا ہوتا۔ اس میں جو ریز بند ہوتی ہیں وہ دنیا کی سب سے قیمتی ریز ہوتی ہیں اس لئے ایک کیسپول کی قیمت اسلحے کے ایک گودام سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یہ کیمیائی دھاتوں کے خاص مرکب سے بنایا جاتا ہے اور داتوں کو مخصوص انداز میں اس پر رگڑنے سے ہی یہ ٹوٹ سکتا ہے ورنہ نہیں"۔ عمران نے کہا۔

پوری عمارت مکمل طور پر تباہ ہو گئی اور تمام لوگ مع پاکیشیا کے دشمن نمبر ایک خود بخود ختم ہو گئے اور کسی کو اصل بات کا بھی علم نہ ہو سکا۔" عمران نے کہا۔

"آپ اسے حکومت گریٹ لینڈ کے حوالے بھی تو کر سکتے تھے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"کے۔ عمارت کو یا مجرموں کو"..... عمران نے پوچھا۔

"دونوں کو"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"فیبین سوسائٹی کا تعلق اب اسرائیل سے ہو چکا تھا اس لئے گریٹ لینڈ کے حکام ان مجرموں کو کسی نہ کسی انداز میں چھوڑ دیتے اور وہ نئے سرے سے ہمارے خلاف صف آراء ہو سکتے تھے اور عمارت میں جس قسم کی مشینری موجود تھی اس سے گریٹ لینڈ حکومت خود قائدہ اٹھانا شروع کر دیتی اور میں ایسا نہیں چاہتا تھا اس لئے میں نے سب کچھ ختم کرنے کے بعد چیف سیکرٹری لارڈ برنارڈ کو فون کیا تھا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ واقعی بہت دور کی بات سوچ لیتے ہیں"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ میں انٹرویو میں کامیاب بھی ہو سکا ہوں یا نہیں"..... عمران نے کہا۔

"موفیصد کامیاب"..... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"تو پھر لاؤرینٹائر ہوئے ملک کی تمام تختیاؤں اور الاؤنس۔ ہیشنگل و"

تھا۔ چنانچہ جیسے ہی صالح نے وائٹ رگزر اس کیپول کو توڑا اور ریز کیپول سے باہر نکلیں ہمارے پاس موجود آلے نے کاشن دینا شروع کر دیا اور پھر ہم نے وہیں سے ہی کھڑکی میں سے اس عمارت کے اندر اتھائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس کے بے شمار کیپول فائر کر دیے۔ سائنسی حفاظتی انتظامات چونکہ آف ہو چکے تھے اس لئے یہ کیپول اندر جا کر پھٹ گئے ورنہ تو یہ پھٹ ہی نہ سکتے تھے اور آٹا فائنا گیس پوری عمارت حتیٰ کہ اس کے اندرونی تہہ خانوں تک بھی پھیل گئی اور وہاں موجود سب جاندار ہلک جھپکتے ہی بے ہوش ہو گئے۔ اس کے بعد میں اور ٹائیگر عقبی طرف سے آسانی سے اندر داخل ہو گئے۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"پھر آپ نے اسے تباہ کیوں کیا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس عمارت کے اندر اسلحے کا گودام بھی تھا اور اتھائی جدید ترین مشینری بھی نصب تھی اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں اینکر اور اس کے ساتھیوں کی تعداد کافی تھی اور ہم نہیں چاہتے تھے کہ ان سب کو ہم خود ہلاک کریں اس لئے ہم نے صرف تلاشی لی اور فائل حاصل کر لینے کے بعد اس کے اسلحے کے گودام میں اتھائی طاقتور دائر لمیس بم نصب کر دیا اور پھر بے ہوش صالح کو ہوش میں لایا گیا اور ہم تینوں خاموشی سے واپس ہو مل آئے اور پھر ہو مل کے کمرے میں بیٹھ کر میں نے ڈی چارج کی مدد سے اس بم کو دی چارج کر دیا۔ نتیجہ یہ کہ

”مبارک باد دینے۔ کیا مطلب؟“ صفر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اللہ تعالیٰ نے تمہیں رنڈوا ہونے سے پیچھنگی بچا لیا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”رنڈوا ہونے سے۔ کیا مطلب۔ شادی ہوئی نہیں اور رنڈوا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟“ صفر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”شادی بھی ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اصل مسئلہ تو رنڈوے کا ہوتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

اسی لمحے بلیک زیرو چائے کے دو کپ اٹھائے واپس آگیا۔ ایک کپ اس نے عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا اٹھائے وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

”اب تم خود بتاؤ جس سے تمہاری شادی ہونی ہے وہ اگر شہید ہو جاتی تو تم پیچھنگی رنڈوے نہ ہو جاتے؟“ عمران نے کہا تو صفر بے اختیار ہنس پڑا۔ بلیک زیرو بھی عمران کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ عمران کی بات سے ہی سمجھ گیا تھا کہ عمران صفر سے بات کر رہا ہے۔

”لیکن مجھے تو معلوم ہی نہیں کہ شادی کس سے ہونی ہے۔ یہ تو مستقبل کی بات ہے؟“ صفر نے جان بوجھ کر بات کو گول کرتے ہوئے کہا۔

”اے کہتے ہیں تجاہل عارفانہ۔ یعنی اتہائی عالم فاضل آدمی کی

دو۔ پنشن وغیرہ کا حساب بعد میں کر لیں گے۔“ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”سوری۔ نوکری آپ کو نہیں مل سکتی۔ صرف ایک کپ چائے مل جائے گا اور وہ میں لے آتا ہوں۔“ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”صفر بول رہا ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی صفر کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“ عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

”عمران صاحب آپ۔ کہاں سے بول رہے ہیں؟“ دوسری طرف سے صفر نے چونک کر پوچھا۔

”بس یوں سمجھ لو کہ تمہارے فلیٹ کے آس پاس سے ہی بول رہا ہوں۔“ عمران نے جواب دیا۔

”آس پاس سے۔ تو پھر آپ فون کیوں کر رہے ہیں۔ آکیوں نہیں گئے؟“ صفر نے حیران ہو کر کہا۔

”سیانے کہتے ہیں کہ پہلے اطلاع دے کر جاؤ تا کہ جس کے پاس جاؤ وہ تمہارا شایان شان استقبال کر سکے اور تمہاری خاطر مدارت کے لئے کچھ منگوا کر رکھ سکے اور میں نے تو ویسے ہی مبارک باد دینے آنا ہے۔“ عمران نے کہا۔

اپنے اکاؤنٹ میں بھرے ہندسوں میں سے دس بارہ ہندسے مجھے اس خوشی میں منتقل کر دے گا۔۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”آپ ہندسوں کی بات کر رہے ہیں۔ میرا تو سرے سے اکاؤنٹ ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اکاؤنٹ ہی نہیں ہے۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم جو فارغ رہنے کے باوجود اتنی بھاری تنخواہ اور الاؤنس وغیرہ وصول کرتے رہتے ہو ان کا کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ تو ایک خصوصی فنڈ میں پہنچ جاتے ہیں۔ سارے ہی ساتھی ایسا کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

”چلو کچھ تو امید بندھی۔ وہ خصوصی فنڈ۔۔۔۔۔۔ عمران نے یکت چپکتے ہوئے کہا۔

”بالکل عمران صاحب۔ آپ بھی اس فنڈ میں وہ چیک جمع کرا سکتے ہیں جو آپ چیف سے وصول کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے صفدر نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ارے یہ فون کس سے مل گیا ہے۔ یہ صفدر تو نہیں ہو سکتا۔ سوری رائگ نمبر۔۔۔۔۔۔ عمران نے اہتائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے رسیور کر یڈل پر رکھ دیا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

جہالت۔ صالحہ سنے گی تو کیا کہے گی۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”اچھا۔ آپ کا مطلب صالحہ سے تھا۔ تو کیا ہوا۔ کیا صالحہ شہید ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تمہارے چیف کو شاید احساس ہو گیا ہے کہ ٹیم کے ممبرز مفت کی روٹیاں توڑ رہے ہیں اس لئے انہوں نے سب سے جو نیئر ممبر سے شہادت کا آغاز کرنے کا سوچا اور مجھے حکم دیا کہ صالحہ کو مجرموں کے ہیڈ کوارٹر میں اکیلا بھیج دوں تاکہ وہ شہید ہو جائے۔ اس کے بعد ظاہر ہے کسی دوسرے ممبر کی باری آتی لیکن میں نے سوچا کہ اپنا صفدر یار جنگ بہادر ہے چارہ پیشگی رنڈوا ہو جائے گا اس لئے میں نے ایسے انتظامات کر دیئے کہ تمہارے چیف کا پلان کامیاب نہ ہو سکے اور صالحہ شہید ہونے سے بچ جائے۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”لیکن عمران صاحب شہید تو زندہ ہوتا ہے اس لئے میں پیشگی رنڈوا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے صفدر کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار اپنا ایک ہاتھ سر پر پھیرنا شروع کر دیا اور بلیک زیرو اس کی یہ حالت دیکھ کر ایک بار پھر مسکرا دیا۔ ظاہر ہے عمران صفدر کی اس بات کی تردید تو بہر حال نہ کر سکتا تھا۔

”اب۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ سارے کئے کرائے پر پانی پھر گیا۔ میں تو سمجھا تھا کہ چلو صفدر خوش ہو کر

